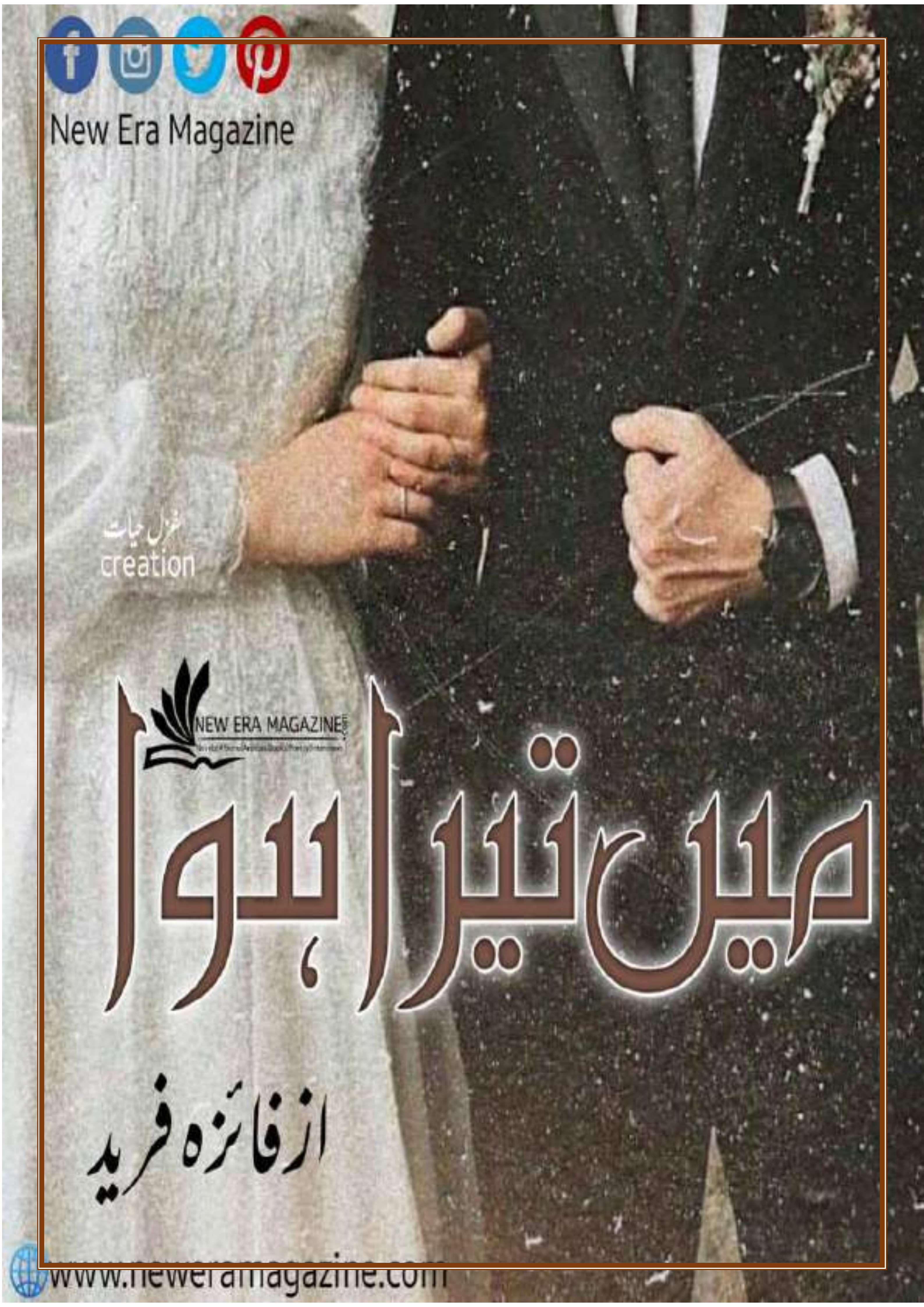
New Era Magazine
غزل حیات
creation
NEW ERA MAGAZINE
میں تیرا ہوا
از فائزہ فرید
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

میں تیرا ہوا

از فائزہ فرید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

میں چاہتی ہوں میرا قلم کسی کی رہنمائی کا باعث بنے۔میں کوئی پروفیشنل رائیٹر نہیں ہوں اس لئے غلطیوں کے لئے معذرت۔۔۔۔ہماری روزمرہ کی زندگی میں کہیں ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہیں جب ہمیں کسی گائیڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور میں بس یہی چاہتی ہوں کہ میری تحریر دوسروں کے لئے گائیڈ لائن بنے زندگی کے مختلف مقامات پر کچھ سیکھنے کا ذریعہ بنے۔۔۔۔امید ہے آپ کو میری چھوٹی سی ایک سمپل سی کہانی پسند آیئگی۔

©®©®®©®®

آج اس کا دل بہت اُداس تھا۔ سکون تھا کے میسر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ کام کے دوران بھی بے چینی نے گھیر ا کیا ہوا تھا تنگ آ کر وہ آفس سے نکلا اور سڑکوں پر گاڑی دورانے لگا۔ اسی دوران اسکی اس مسجد کی طرف نظر گئی۔ وہ مسجد جہاں اسنے نماز اور قرآن پڑھنا سیکھا جہاں اسنے بچپن گزارا۔ اپنے پاپا کا ہاتھ پکڑ کر وہ پانچوں وقت اسی مسجد میں ہی آتا تھا۔ وہی مسجد جہاں رو کر اسنے اپنی زندگی اپنی رُدابہ کی زندگی مانگی تھی لیکن وہ چلی گئی۔ اسکے بعد اسنے یہاں آنا چھوڑ دیا حتٰی کے یہ علاقہ بھی چھوڑ دیا لیکن آج اتفاقاً وہ اس رستے سے نکلا تو اسے یہ مسجد نظر آئی تو وہ فوراً سے گاڑی پارک کر کے اندر چلا گیا۔ نماز کو وقت تھا اس لئے چند لوگ ہی موجود تھے جو تلاوت میں مصروف تھے۔ وہ ایک کونے پر جا کے بیٹھ گیا اور دونوں گھٹنوں کے درمیان اپنا سر رکھ کر بیٹھا تھا کے اسے عقب سے آواز آئی۔

"اُداس ہو؟" رافع نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو اپنے برابر میں ایک نورانی شخص کو بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

اسنے بس اثبات میں سر ہلایا اور اس ایک سیکنڈ میں وہ شخص اسکی آنکھوں میں بسی مایوسی اور ویرانی کو بھی دیکھ چکے تھے۔

"مایوس بھی ہو" اس نے ایک بار پھر انہیں دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

"مت ہو مایوس۔۔۔۔مایوسی گناہ ہے" نورانی چہرے والے شخص نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"مایوسی نے تو جیسا میرا رستہ دیکھ لیا ہے۔۔لاکھ کوشش کروں لیکن نکل ہی نہیں پا رہا۔۔ہر طرف اندھیرا ہے۔۔۔۔کوئی رستہ نہیں۔۔۔۔بے سکونی سی ہے۔۔۔۔کیا کروں میں کے مجھے سکون آجائے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ سے رجوع کرو۔۔۔۔اس کے در کے سوالی بن جاؤ..اسکے رنگ میں رنگ جاؤ۔۔۔اللہ قران میں فرماتا ہے۔۔

صِبۡغَةَ اللّٰہِ ۚ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبۡغَۃً ۫ وَّ نَحۡنُ لَہٗ عٰبِدُوۡنَ

﴿۱۳۸﴾

"(کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں".

سکون بھی آئے گا اور مایوسی بھی دور ہو جائے گی۔۔۔" انہوں نے اطمینان سے اسے جواب دیا۔

"اللہ سے۔۔۔کیسے رجوع کروں۔۔۔" اسنے ہولے سے پوچھا

"نماز کے ذریعے۔۔۔دعا کے ذریعے۔۔۔" اس شخص نے اطمینان سے جواب دیا

"وہ میری نہیں سنتا" اس نے مایوسی سے کہا

"نہ۔۔۔بچے ایسے نہیں کہتے وہ سب کی سنتا ہے" اس نورانی شخص نے اسکی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پر میری نہیں سنتا۔۔۔۔اس جگہ بیٹھ کر میں نے اسے مانگا تھا۔۔۔بہت شدت سے مانگا تھا---اسکی زندگی مانگی تھی لیکن وہ پھر بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی" رافع نے اپنی انگلی سے کچھ دور اشارہ کر کے بتایا

"تیرا رب تیرے کہے بغیر تیری سنتا ہے۔۔۔وہ تو سمیع ہے۔۔یہ کہنا بھی جرم ہے کہ وہ میری نہیں سنتا۔۔۔انسان بڑا جلد باز معلوم ہوا ہے۔۔۔اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ارے نادان انسان ! ایسا نہیں ہوتا اگر کوئی دعا اس

وقت قبول نہیں ہوتی تو روزِ محشر ہمیں اسکا صلہ دیا جاتا ہے۔ہم اپنے رب کی حکمت جاننے سے قاصر ہیں۔۔۔۔یاد رکھو ! جو تمہارا ہے وہ تم سے کوئی چھین نہیں سکتا اور جو نہیں ہے وہ تمہیں کوئی دے نہیں سکتا" انہوں نے رسان سے کہا۔

"لیکن وہ میری تھی۔وہ کہتی تھی کہ مجھے چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی لیکن چلی گئی۔۔وہ جانتی تھی رافع میرا ادھورا ہے۔۔۔ہاں ! ادھورا ہے اسکے بغیر۔۔۔۔میں روز اسکی قبر پر جاتا ہوں روز اس سے پوچھتا ہوں کہ اسنے اپنا وعدہ وفا کیوں نہیں کیا۔۔۔کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔کیوں مجھے تنہا کر گئی۔۔۔۔لیکن وہ مجھے کوئی جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔وہ میری تھی صرف میری۔۔۔۔"جو بات وہ برسوں سے کسی سے نہیں کہ پایا تھا آج بول دیا تھا۔۔۔آج سارا غبار نکال رہا تھا۔۔۔آنسو خشک ہو گئے تھے لیکن آنکھیں اسکی اذیت کو بیان کر رہی تھی۔

انہوں نے کچھ دیر اسکے چہرے پر بسی اذیت کو دیکھا اور پھر بولے

"کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔

"ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔"

(سورۃ آل عمران،3:185)انہوں نے یہ کہتے ہوئے کچھ دیر کا وقفہ لیا۔۔۔ہر ذی روح کو فنا ہے۔۔۔ہر شخص کا وقت مقرر ہوتا ہے اور اسے جانا ہوتا ہے۔۔۔ہم سب اللہ کی امانت ہیں اور ایک دن اسی کے پاس چلے جانا ہے

اس سراب زندگانی میں اے خالقِ کنِ فیکُن

میری حقیقت ہے یہی انا للہ وانا الیہ راجعُون

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب تک ہیں تب تک اپنا کردار نبھانا ہوتا ہے۔۔۔مرنے والے کے پیچھے مرا نہیں جاتا ہے بلکہ انکی مغفرت کے لئے دعا مانگی جاتی ہے۔۔۔انسان نادان ہے۔۔۔کبھی دولت کے پیچھے بھاگتا ہے اور کبھی شہرت کے اور کبھی کسی زی روح کے لئے سب کچھ فراموش کر دیتا ہے۔۔۔یہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ بے معنی ہے۔۔۔ہر چیز کو نیست و نابود اور فنا ہو جانا ہے فقط اللہ کی ذات باقی رہنے والی ہے۔۔۔اس ایک انسان کے پیچھے سب کو نہیں چھوڑا جاتا۔۔۔جو تمہارے پاس ہے اسے وقت دو۔۔اللہ اپنے

حقوق میں کوتاہی تو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد میں کوتاہی معاف نہیں کی جائے گی۔"

رافع کچھ دیر تو انکو دیکھتا رہے۔۔۔وہ دو سال سے یہی تو کرتا آ رہا تھا ہر کسی سے دور ہو گیا تھا۔۔۔لوگوں سے کٹ گیا تھا۔۔۔وہ عورت جو چھ مہینے پہلے اسکی بیوی بنی تھی آج تک اسے بھی اگنور کر رہا تھا۔۔۔پھر کچھ دیر بعد دوبارہ بولا

"مجھے سکون چائیے۔۔۔۔میرا دل بے سکون ہے۔۔۔میری بے چینی کو قرار نہیں مل رہا۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔؟"

"میں ایک بار پھر یہی کہوں گا اللہ سے رجوع کرو۔۔۔دلوں کا سکون تو اللہ کی یاد میں رکھا ہے، اللہ کے ذکر اسکی حمد و ثناء بیان کرنے میں ہے۔۔۔۔۔سکون چاہتے ہو تو اللہ کے قریب ہو جاؤ۔۔۔اسکی عبادت کرو۔۔۔ نماز پڑھو۔۔۔۔زندگی کے بوجھ سجدوں سے دور ہوتے ہیں۔۔۔قرآن پڑھو اسے سمجھو۔۔۔یہ اللہ کا پیغام ہے۔۔۔اس میں امید ہے۔۔۔ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔۔۔زندگی سہل ہو جائے گی۔۔۔۔"

"میں بہت گناہگار ہوں نماز کبھی پڑھتا ہوں کبھی نہیں پڑھتا۔۔قران بھی کم پڑھتا ہوں۔۔۔کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا" رافع نے امید کے ساتھ انسے سوال کیا

"یہ سوچنا غلط ہے کہ اللہ مجھے معاف نہیں فرمائے گا۔ معاف کرنا تو اللہ کی صفت ہے۔ وہ عفوٌ ہے سمندر کے جھاگ جتنے گناہ بھی ہونگے تو ہماری پشیمانی اور ندامت کے ایک آنسو سے ان گناہوں کو معاف کردے گا۔ وہ کہتا ہے مجھ سے معافی مانگو میں معاف کرنے والا ہوں میں بخشنے والا ہوں۔۔۔

وَاِنِّیْ ◌لَ۔غَفَّارٌ لِّمَنْ ◌تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ ثُمَّ اہ◌تَدٰی ﴿۸۲ سورۃ طٰہٰ﴾

ترجمہ : اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں ﴿۸۲﴾

فَاص◌ْبِر◌ْ اِنَّ وَع◌ْدَاللّٰہِ حَقٌّ وَّاس◌ْتَغ◌ْفِر◌ْ لِذَن◌ْ◌ْبِکَ وَسَبِّح◌ْ بِحَم◌ْدِ رَبِّکَ بِال◌ْعَشِیِّ وَال◌ْاِب◌ْکَارِ (سورۃ غافر ۵۵)

ترجمہ : تو صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو

وہ غفور و رحیم ہے. اللہ معاف کرنے والا ہے اور بے شک معاف کرنے کو پسند فرماتا

ہے وہ ضرور معاف کرے گا" اتنی دیر میں عشاء کی اذان شروع ہو گئی

اللہ اکبر

اللہ اکبر کی دل سوز آواز نے دونوں طرف کچھ دیر کے لئے خاموشی پیدا کر دی۔ اذان کے بعد ایک بار پھر نورانی شخص کی آواز گونجی

"دیکھو ! وہ رب تو ہمیں دن میں پانچ مرتبہ اپنی طرف بلاتا ہے، کامیابی کی طرف فلاح کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے لیکن ہم ہی اسکی پکار کا جواب نہیں دیتے۔۔۔۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ مشکل جتنی بھی بڑی ہو۔۔۔۔۔ نماز مت چھوڑنا۔۔۔ جو نہیں ملتا اس میں اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔"

مصلحت" !

"ہاں مصلحت۔۔۔۔ تم خود دیکھو ایک گہری کھائی ہو اور بچہ وہاں جانے کی ضد کر رہا ہو تو کیا ماں اسے جانے دیگی؟"_

رافع نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں نہ ! بچہ تو ضد کرے گا کیونکہ وہ اس کھائی کے نقصانات سے لاعلم ہے لیکن ماں کو تو معلوم ہے کہ وہ گر سکتا ہے اور وہ اسے نہیں جانے دیتی۔ پھر اللہ تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے تو بس ہم کوئی چیز اللہ سے مسلسل مانگ رہے ہو لیکن وہ ہمیں عطا نہیں کر رہا تو اسکا مطلب ہے وہ ہمارے حق میں بہتر نہیں۔۔۔۔ ہم اسے اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں لیکن اللہ کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے حق میں نہیں تو ہمیں اسکی مصلحت سمجھ کر صبر کر لینا چاہیئے. اللہ اپنے بندوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ جو نعمتیں اسکے بدلے میں ہمیں عنایت فرمائی ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔۔۔ اسکی انگنت نعمتیں اور رحمتیں جو وہ ہمیں بنا مانگے عطا فرماتا ہے اسکا شکر ادا کرنا چاہیئے۔۔۔۔ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (سورتا الضحٰی) اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو۔

"تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو" (سورہ البقرہ : 153)

نماز کا وقت ہو گیا ہے" یہ کہ کر وہ کھڑے ہو گئے اور نماز کی صف میں کھڑے ہو گئے۔۔۔رافع بھی نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔وہ آج بہت پیار سے رافع کے دل پر بسے ہر جالے کو صاف کر گئے تھے۔جو کام کوئی نہیں کر سکا آج وہ کچھ دیر میں کر گئے تھے۔۔۔آج وہ واقعی پر سکون ہوا تھا۔۔۔نماز پڑھنے کے بعد اسنے ارد گرد نگاہ دوڑائی تو وہ نورانی شخصیت اسے کہیں نظر نہیں آئی۔کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔آج سکون اسے وہیں میسر آیا تھا جہاں ایک عمر بیتائی تھی۔جہاں سے وہ مایوس ہو کر لوٹا تھا آج وہیں اسے ایک امید بھری نئی زندگی کی نوید سنائی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

©®©®©®®©®

مسجد سے نکلنے کے بعد وہ اسی طرح روڈ پر گاڑی دوڑاتا رہا ہے۔اپنی زندگی کے بارے میں سوچتا رہا۔سب اسے کتنا سمجھاتے تھے۔رُدابہ کے انتقال کے بعد وہ دو مہینے گھر میں بند رہا اس دوران سب گھر والوں نے اسے سمجھایا تو وہ آفس جانا باہر نکلنا تو شروع ہو گیا لیکن ہر چیز کے لئے اپنی ذات میں سمٹ کر رہ گیا۔اسکی ہنسی شرارتیں شوخی تو سب وہ اپنے ساتھ لے گئی۔اب اسکے چہرے پر غصہ رہتا تھا۔وہ انکے ساتھ بہت کم کھانا کھاتا

تھا۔بس ضرورت کے تحت بات کرتا۔اسکی ماں کو اکثر اپنے لئے روتے ہوئے دیکھ اسکا دل بھی کٹتا ہے لیکن وہ اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہا تھا۔اتنی دیر میں اسکا فون بجا تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔

"زین کالنگ" دیکھ کر اسنے بلوتوتھ کے ذریعے کال ریسیو کی

"اسلامُ علیکم" زین کی زندگی سے بھرپور آواز گونجی۔

"وعلیکم اسلام" رافع نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں ہے ؟اور ڈنر کیا ابتک کہ نہیں ؟؟"اسنے اپنا روز اس ٹائم کال کر کے اپنا مخصوص سوال پوچھا۔

"بس گھر کی طرف جارہا ہوں....اور ڈنر ابتک نہیں کیا" رافع نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"مطلب ابتک آوارہ گردی کر رہا ہے۔۔۔یار کتنی بار کہا ہے دیر رات تک شریف لڑکے باہر نہیں گھومتے جلدی گھر جایا کر بھابھی کو ٹائم دے۔۔۔۔اور یہ ڈنر بھی ابتک نہیں کیا۔۔۔ایسے کیسے چلے گا۔۔۔"زین نے دادی اماں کے اسٹائل میں فکرمندی

سے کہا۔

"دادی اماں لگ رہا ہے مجھے تو۔۔۔بس دس منٹ میں گھر پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔بھوک نہیں لگی اس لئے ڈنر نہیں کیا۔"رافع نے اسکے سب سوالوں کا جواب دیا۔

"دیکھ تو اگر سوچ رہا ہے ڈنر اسکیپ کر کے تو بیمار ہو گا اور ہم تیری خدمتیں کریں گے تو سوچ ہے بیٹا تیری۔۔۔اس لئے ڈنر شرافت کے ساتھ کر لینا اور اگر نہیں کھانا تو اٹلیسٹ ملک ضرور پی لینا"زین نے مصنوعی غصے سے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اکثر ڈنر اسکیپ کر دیتا تھا۔

"اوکے دادی۔۔۔"رافع نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

"چل اب تیری بھابھی بور ہو رہی ہیں اکیلی۔۔۔۔باتوں میں ہی الجھا دیا مجھے تو۔۔۔کل ملاقات ہوتی ہے۔۔۔اللہ حافظ۔"زین نے شوخی سے کہا اور فون رکھ دیا جبکہ رافع صرف فون کو گھورتا رہ گیا۔وہ جانتا تھا زین اسطرح صرف اسکا موڈ صحیح کرنے کے لئے کہا تھا۔وہ دونوں بچپن کے دوست تھے۔ہمیشہ سے ساتھ رہے ہیں لیکن رُدابہ کے بعد دونوں اور کلوز ہو گئے تھے۔زین اسکی ہر چھوٹی چھوٹی بات کا دھیان

رکھتا۔اگر خود نہیں آسکتا تو دن میں دس کال تو کم از کم ہوتی تھیں جن میں اسے اپنی باتوں میں اُلجھائے رکھتا۔۔

©®©©®©®

وہ گھر پہنچا تو بارہ بج رہے تھے مطلب سب سو گئے تھے۔وہ سیدھا اپنے روم میں آگیا۔روم میں اندھیرے نے استقبال کیا البتہ نائٹ بلب آن تھا۔ایک نظر بیڈ پر ڈالی جہاں اسکی بیوی شفا کمفرٹر اوڑھے سو رہی تھی۔وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔اندھیرے سے اسے فرق نہیں پڑتا تھا یا شاید اسکی اندھیرے میں رہنے کی عادت ہو گئی تھی۔کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ وارڈروب سے ٹراؤزر اور شرٹ لیتا فریش ہونے چلا گیا۔آکر اسنے سائیڈ ٹیبل سے دودھ کا گلاس لے کر پیا جو روز اسکے لئے رکھا جاتا تھا اور خود بھی سونے کے لئے کمفرٹر اوڑھے لیٹ گیا کچھ ہی دیر میں نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی۔

©®©®©®®©

علی میر اور عائشہ کے دو بیٹے تھے شفیع میر اور احسن میر۔شفیع میر کی شادی ثروت سے

جب کے احسن میر کی شادی نازیہ سے ہوئی تھی۔ شفیع اور ثروت کے دو بچے ہیں بڑا بیٹا رافع اور اس سے چار سال چھوٹی ردا جس کے پیدا ہوتی ہی احسن صاحب نے محسن کے لئے مانگ لیا تھا۔ جب کے احسن میر کے تین بچے ہیں۔ سب سے بڑی رُدابہ جو کے رافع سے ایک سال چھوٹی تھی اسکے بعد محسن اور سب سے چھوٹی سدرا جو کے ردا کے ہم عمر تھی۔ ان دونوں میں صرف دو مہینے کا فرق تھا۔ گھر کے چھوٹے بڑے سب عائشہ بیگم کو اماں کہتے تھے۔ سب جوائنٹ فیملی میں رہتے تھے اور انکی فیملی میں جو پیار تھا وہ پورے خاندان کے لئے مثالی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رافع اور رُدابہ بہت اچھے دوست تھے۔ ہر جگہ ایک ساتھ ہی پائے جاتے تھے۔ رافع اور رُدابہ کا ایک گروپ ہوتا تو محسن ردا اور سدرا ایک ساتھ ہوتے۔ شرارتیں مستیاں اور گھر میں ہر وقت ہلہ گلہ مچانے میں یہ آگے آگے ہوتے اور یہ دوستی کب محبت میں بدل گئی دونوں کو علم ہی نہیں ہوا۔ رافع نے جب اپنی ماں سے ردابہ سے شادی کی خواہش ظاہر کی تو وہ فوراً مان گئی کیونکہ انہیں بھی رُدابہ بہت پسند تھیں۔ سبھی گھر والے اس رشتے سے خوش تھے اور ایک چھوٹی گیٹ ٹو گیدر کر کے ان دونوں کی منگنی کر دی

گئی البتہ شادی رافع کے لندن سے اپنی ڈگری مکمل کرنے کے بعد طے پائی۔

رافع لنڈن چلا گیا لیکن ان دونوں کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا۔وہ اسی طرح ویڈیو کال پر اپنی تمام باتیں شیئر کرتے۔اپنی شادی کی پلیننگ کرتے فنکشنز، تھیمز حتیٰ کہ ڈریس کمبینیشن تک بھی وہ ڈیسائیڈ کر چکے تھے۔

©®©®©®©®©®

حال :

اگلے دن جب رافع کی آنکھ کھلی تو اسنے گھڑی دیکھی پانچ بج رہے تھے۔وہ جلدی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی سامنے نظر گئی شفا کو نماز پڑھتا پایا۔نائٹ بلب کی روشنی میں بھی اسکا چمکتا چہرہ روشن محسوس ہو رہا تھا۔رافع آج پہلی بار اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔رافع کے دل نے آج پہلی بار یہ اعتراف کیا کہ وہ واقعی بہت خوبصورت ہے۔مدھم روشنی میں شفا کو دیکھ کر اسے کسی پری کا گمان ہوا۔ایک پل کے لئے اسکے دل نے اسے قریب سے دیکھنے کی چاہ کی لیکن اگلی ہی پل وہ اپنے خیالات جھٹکتا باتھروم چلا گیا۔ چینج کر کے وہ شفا کو مسجد کا کہہ کر نماز پڑھنے چلا گیا۔

جب وہ نماز پڑھ کر لوٹا تو وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ سورۃ رحمان کی تلاوت اسکی دھیمی اور دلسوز آواز رافع کو مسرور کر رہی تھی تو وہ صوفے پر اسکے برابر میں بیٹھ گیا۔ عموماً وہ قرآن پڑھنے کے لئے اماں کے روم میں جاتی تھی لیکن آج جب رافع چلا گیا تو وہ روم میں ہی بیٹھ گئی۔ وہ آنکھیں موندے اسے ہی سُن رہا تھا۔ اسنے تلاوت پوری کی اور قرآن بند کیا تو رافع بھی تسلسل سے باہر آیا۔

"تھینک یو" رافع نے صوفے کی پشت سے آنکھیں بند کئے بیٹھتے ہوئے اسے کہا۔ شفا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ روز کے برعکس آج اسے اسکا چہرہ کافی حد تک پر سکون محسوس ہوا

"کس لئے" اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیوں اسکا شکریہ ادا کر رہا ہے جبکہ انکے درمیان تو بات چیت بھی ضرورت کے تحت ہی ہوتی ہے۔

"تمہاری آواز نے آج مجھے کافی سکون پہنچایا ہے۔ میری بے چینی کو راحت پہنچائی ہے۔" رافع نے اب باقاعدہ اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا جو روشن چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ نظروں کا تصادم ہوا جہاں شفا کی دھڑکنیں بڑھیں وہیں رافع اسکے چہرے کے ہر

نقش کو آج بغور دیکھ رہا تھا۔اسکی شفاف رنگت چھوٹی چھوٹی کالی آنکھیں اور گلابی ہونٹ اسے دلکش بنا رہے تھے۔آج چھ مہینے میں پہلی بار اسنے اسکا جائزہ لیا تھا۔

شفا جو رافع کی آنکھوں کی اپنی شادی کے دن سے دیوانی تھی اسکے اسطرح دیکھنے پر سٹپٹا گئی اور فوراً نظریں جھکا لیں۔رافع بلاشبہ ایک خوبصورت مرد تھا۔بہترین شخصیت پر کشش چہرہ مغرور ناک ہلکی داڑھی لیکن اسکی گہری براؤن آنکھیں جن میں قدرتی کاجل کا گمان ہوتا تھا اسکے چہرے کی کشش میں اضافہ کرتی تھی۔ان آنکھوں میں جہاں شوخی ہوتی تھی وہاں اب ویرانی کا جہاں آباد تھا۔شفا نے فوراً اپنی کیفیت پر قابو پایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ میرا نہیں قرآن کے لفظوں کا کمال ہے جس نے آپکے قلب کو راحت بخشی دلوں کا سکون تو نماز اور قرآن پاک میں ہے۔اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾

یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں ﴿۲۸﴾ "

اسنے دھیمی آواز میں کہا تو رافع نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ صوفے پر ٹیک لگا کے بیٹھ گیا جبکہ شفا ایک نظر اسے دیکھ کر قرآن لئے کھڑی ہو گئی اور جگہ پر رکھنے کے بعد اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"زندگی خوبصورت ہے اسے مایوسی کی نذر کرنے کی بجائے خوشیاں تلاش کرنی چاہیے۔ گلہ کرنے کی بجائے شکر کرنا چاہیے۔ اپنے رنج و غم سے نکل کر اللہ کی دی ہوئی رحمتوں نعمتوں پر شکر کرنا چاہیے۔ اپنوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔ زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں خوش ہونا چاہیے۔ زندگی میں سکون خود بخود سرائیت کر جائے گا اور بے سکونی زائل ہو جائے گی۔ اس زندگی میں ہم ٹوٹتے ہیں اور بکھرتے ہیں لیکن ٹوٹ کر بکھرنا اور بکھر کر سنورنا ہی زندگی ہے اپنے لئے نہیں تو اپنوں کے لئے، اپنے چاہنے والوں کے لئے ہمیں سنبھلنا ہوتا ہے انکے لئے مسکرانا ہوتا ہے۔ یہی اس مختصر زندگی کا فلسفہ ہے جو اسے سہل بناتا ہے" شفا نے شائستگی سے اسے زندگی کا

فلسفہ سکھایا اور بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے لگی۔رافع صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے خاموشی سے اسے سنتا رہا۔وہ لاجواب ہو گیا تھا۔ہمیشہ خاموش رہنے والی آج کتنی آسانی سے زندگی جینے کا مختصر طریقہ سکھا گئی ہے۔

کافی دیر تک وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا پھر شفا کو مخاطب کیا" پلیز میرا ٹریک سوٹ نکال دو" شفا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کیونکہ شادی کے اگلے دن ہی اسنے شفا کو باور کرادیا تھا کہ اسکا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آج خود ہی اسے ڈریس نکالنے کا کہہ رہا تھا پھر اسنے تابعداری سے وارڈروب سے سوٹ نکال کر دیا تو وہ اس سے لے کر باتھروم چلا گیا۔شفا بھی ناشتے کی تیاری کے لئے چلی گئی۔

جاگنگ سے آنے کے بعد اسنے کچن کا رُخ کیا کیونکہ یہ تو وہ جانتا تھا کہ اس وقت گھر کی سب عورتیں ناشتہ بنانے میں مصروف ہوتی ہیں۔انکے گھر میں ملازم کھانا نہیں بناتے تھے۔اورنج جوس کا کہہ کر وہ روم میں چلا گیا۔جاگنگ سے آنے کے بعد وہ معمول کے مطابق آفس کے لئے تیار ہوا اور اورنج جوس پی کر آفس نکل گیا۔

©®©®©®®©®

دن گزرتے گئے اور رافع بھی اب اپنے آپ کی چینج کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ آفس سے بھی سات بجے تک آجاتا تھا۔ کچھ وقت سب کے ساتھ بھی بیٹھ جاتا تھا۔ اب وہ شفا میں بھی انٹرسٹ لینے لگا تھا۔ اسے اب یہ چھوٹی سی لڑکی اچھی لگنے لگی تھی۔ شفا کا قد اتنا چھوٹا نہیں تھا لیکن اسکے چھ فٹ جتنے دراز قد اور کسرتی جسم کے سامنے وہ نازک لڑکی چھوئی موئی اور چھوٹی ہی محسوس ہوتی۔ رافع اس سے بات کرنے کی کوشش میں اپنے چھوٹے چھوٹے کام کرواتا.

©®©®©®®©®®©

ماضی :

اچانک علی صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی۔ رپورٹس کروائی تو معلوم ہوا انہیں لاسٹ اسٹیج برین ٹیومر ہے۔ یہ خبر سب گھر والوں کو افسردہ کر گئی۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ انکے پاس ٹائم بہت کم ہے۔ رافع کو جب معلوم ہوا تو فوراً آنا چاہتا تھا لیکن علی میر اور شفیع صاحب نے اسکے سیمسٹر کی وجہ سے اسے صاف انکار کر دیا۔ یہ سن علی میر نے سب کو اپنے روم میں بلایا۔

"بیٹا میں جانتا ہوں میرے پاس وقت کم ہے۔" علی میر نے بات کا آغاز کیا

"بابا۔۔آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں۔۔۔۔آپ بلکل ٹھیک ہو جائیں گے" احسن صاحب نے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"موت اٹل ہے۔۔۔۔میرا وقت قریب ہے۔۔۔۔ایسے میں بس میں اپنے بچوں کو ایک ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔میں انکے نکاح میں میں شامل ہونا چاہتا ہوں"

"بابا۔۔۔آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔لیکن رافع کا سیمسٹر چل رہا ہے ایسے میں جلد آنا تو پاسیبل نہیں ہوگا۔" شفیع صاحب نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔اور اس سے میری اس خواہش کا ذکر مت کرنا ورنہ وہ جذباتی انسان اپنی پڑھائی چھوڑ کر دادا کے لئے حاضر ہو جائے گا۔۔۔۔میں صرف محسن اور ردا کو بھی اس رشتے میں بندھے دیکھ لوں گا تو میری خوش نصیبی ہوگی" بابا نے مسکراتے لب اور نم آنکھوں سے کہا

"تمہارے بابا ٹھیک کہ رہے ہیں۔۔۔۔۔بہو گھر میں ہی جمعہ کو سادگی سے نکاح ہوگا۔۔۔چند خاص لوگوں کو مدعو کر لینا" اماں نے اپنے بہوؤں کو تائید کرتے ہوئے

کہا۔

"ٹھیک ہے بابا۔۔۔ جیسی آپکی خواہش۔۔۔ لیکن رافع کو کون منائے گا۔" شفیع صاحب نے کہا۔

"" میں سمجھادوں گا اسے" علی میر نے کہا کیونکہ انکے علاوہ وہ کسی کی نہیں سنتا تھا.

جمعہ کو خاص لوگوں کو مدعو کر کے محسن اور ردا کا نکاح ہو گیا۔ دادا نے اسے نہ آنے کے لئے قائل کر لیا تھا تو رافع نے بھی آنلائن ہی شرکت کی۔ نکاح کے کچھ دنوں بعد اچانک انکی طبیعت زیادہ بگری اور اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ رافع کا سیمسٹر بریک تھا وہ یہ خبر سنتے فوراً آ گیا۔ البتہ کوشش کے باوجود ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکا جسکا اسے بہت افسوس تھا۔

©®©®©®©®©

آج سنڈے تھا اور اسکا کہیں جانے کا ارادہ نہیں تھا۔ ویسے دو سال سے وہ کوئی بہانہ کر کے سنڈے بھی باہر ہی گزارتا لیکن اب وہ سنبھلنے لگا تھا۔ ڈائننگ ٹیبل پر ہی اماں

بیٹھی تھیں تو وہ بھی انکے برابر میں بیٹھ گیا

"اسلامُ علیکم "رافع نے سلام کیا تو اماں سمیت ثروت بیگم جو جوس کا جگ لئے اسی طرف آرہی تھیں اسے وہاں دیکھ حیران رہ گئیں۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔آگیا میرا بچہ "اماں نے نہال ہوتے ہوئے اسکا ماتھا چوما جبکہ ثروت بیگم نے بھی جلدی سے جوس کا گلاس اسے پیش کیا جسے اسنے فوراً تھام لیا۔

"ماما۔۔۔آج مجھے آلو کا پراٹھا کھانا ہے۔"رافع نے لاڈ سے کہا۔

"لو۔۔۔اس میں کیا ہے۔ابھی بنا دیتی ہوں "ثروت بیگم نے خوشی سے کہا کیونکہ اتنے ٹائم بعد آج اسنے خود سے خواہش کی تھی۔

"کیا آپکی بہو کو بنانے نہیں آتے "رافع نے کچن سے نکلتی ہوئی شفا کو دیکھتے ہوئے کہا جو پلیٹس لے کر آرہی تھی۔

"ارے بھائی۔۔۔۔کیا بات کر رہے ہو۔۔۔بھابھی کے ہاتھ کے پراٹھے تو لاجواب ہوتے ہیں۔۔۔جادو ہے جادو انکے ہاتھوں میں "اس سے پہلے کے ثروت بیگم جواب دیتی محسن نے اسکے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ماما۔۔۔آپ زحمت مت کریں شفا سے کہیں وہی بنا دے۔ہم بھی تو ان کے ہاتھ کے کھانے سے فیضیاب ہوں "رافع نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوس کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھا۔

"بیٹا۔۔۔آپ یہ سب کام چھوڑ و اور نوری کو بھیجو۔۔۔ٹیبل وہ سیٹ کر دے گی اور آپ رافع کے لئے آلو کا پراٹھہ بنا دو۔ "ثروت بیگم نے اسے ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے دیکھا تو بولیں

"بھائی آپ ڈائریکٹ بھی تو کہہ سکتے تھے کہ آپکو اپنی بیگم کے ہاتھ کا کھانا ہے۔" محسن نے دھیمی آواز میں کہا لیکن اتنی آواز ضرور تھی کے پاس کری شفا سن لے۔دونوں کے گھورنے پر محسن بیچارا بوکھلا گیا۔

"جی ماما" شفا نے محسن کو گھورنے کے بعد رافع کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ مسکرا رہا تھا۔شفا تو سٹپٹا گئی اور فوراً جواب دیتی کچن میں چلی گئی۔رافع بھی فریش ہونے کے لئے روم میں چلا گیا۔

پراٹھوں سے انصاف کرنے کے بعد رافع کی ایک نئی خواہش حاضر تھی۔

"ماما۔۔۔آج مجھے لنچ میں چائنیز کھانا ہے"

"ارے جو میرا بچہ چاہے گا وہی بناؤں گی"ثروت بیگم کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔خوش تو اماں اور باقی گھر والے بھی تھے رافع کو زندگی کی طرف لوٹتے دیکھ۔تبدیلی تو سب بہت دنوں سے اسکے اندر نوٹس کر رہے تھے لیکن آج تو رنگ ڈھنگ ہی الگ تھے۔

"نہ۔۔۔آپ کی اور اماں کی اپوائمینٹ ہے آج تو آپ دونوں میرے ساتھ چل رہی ہیں۔۔۔شفا بنا لیگی۔"رافع نے ایک بار پھر ناشتہ کرتی ہوئی شفا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹا۔۔۔نازیہ کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں شفا اکیلی سب کیسے کرے گی۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں تم اماں کو لے جاؤ"ثروت بیگم نے کہا

"یہ لو مجھے کیا ہوا چنگی بھلی تمہارے ساتھ بیٹھی ہوں"اماں نے بھی اعتراض کیا۔

"نو ایکسو سیز۔۔۔۔مجھے معلوم ہے آپ دونوں کو گھٹنوں کا درد ہے اور میں اس بارے میں کچھ نہیں سنوں گا۔۔۔کچھ دیر آپ ریسٹ کریں پھر چلیں گے گے۔"رافع نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"رافع ٹھیک کہہ رہا ہے"شفیع صاحب نے کہا۔

www.neweramagazine.com

"ہاں بھابھی۔۔۔آپ جائیں اور فکر مت کریں ڈاکٹر کی دوا لے لی ہے میں اب ٹھیک ہوں۔۔۔اور پھر بچیاں بھی ہیں" نازیہ نے کہا

"جی ماما۔۔۔آج ہم فری ہیں آپ جائیں" ان اب کی وجہ سے ان دونوں کو ہاں کرنا ہی پر اور نہ دونوں ہی ڈاکٹر سے بھاگتی ہیں۔سب بڑے اب کھڑے ہو کر چلے گئے۔رافع بھی اپنے روم میں چلا گیا اب پیچھے وہ چاروں ہی تھے۔

"بھابھی۔۔۔ذرا ان نالائق اور نکمیوں کو بھی سکھائے۔۔۔میں تو پھر بھی ردا کو برداشت کر لوں گا لیکن اس سدرا کا گزارا مشکل ہو گا۔" محسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے نکمی کہا" ردا نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے بھی" سدرا نے بھی کہا۔جب کے شفا انکی نوک جھوک سے لطف ہو رہی تھی۔"چھپکلی۔۔۔اب جو ہو سو ہو۔۔۔" محسن نے ایک بار پھر کہا۔ردا نے فروٹ باسکٹ میں موجود چھری اٹھائی "میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔چھچھوندر" وہ اسکی طرف لپکی جب کہ محسن بچاؤ کہہ کر فوراً باہر کی طرف دورا۔

"کیا کررہی ہو۔۔۔چھوڑواسے "شفانے اسکے ہاتھ سے چھری لی۔

"یاررد ا۔۔۔تمہارے شوہر ہیں بھائی۔"سدرانے بھی اسکی اس حرکت پرچوٹ کی۔

"شوہر ہیں۔۔۔کوئی شوہر اپنی بیوی کو اتنا ستاتا ہے"ردانے غصے میں اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا تو دونوں ہنس دی۔رداغصے میں پیر پٹختی واک آؤٹ کرگئی۔اب وہ دونوں نوری کو آواز دے کر ٹیبل سمیٹنے لگی۔

©®©®©®®©®©

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کا لنچ سب نے ساتھ ہی کیا۔رافع کو تو چائینیز اتنا پسند آیا کہ اسنے اسکے ساتھ پورا انصاف کرکے کھایا۔آج سبھی بہت خوش تھے۔رافع میں اسقدر بدلاؤ سب کے لئے خوش آئیند تھا۔

اب سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔بڑے سب اپنی باتوں میں مصروف تھے اور ینگ سب ایک ساتھ بیٹھے تھے۔

"بھائی آپکو چائینیز کیسا لگا"محسن نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شفا سمیت سب کی

نظریں اسی پر تھی۔

"اچھا تھا"رافع جو موبائیل میں زین سے بات کرنے میں مصروف تھا نے سرسری سا جواب دیا۔

"بسسس۔۔۔۔صرف اچھا تھا" محسن نے شفا کو دیکھتے ہوئے کہا جو صرف اچھا تھا پر منہ کے زاویہ بگاڑ رہی تھی کیونکہ اسے زیادہ تعریف کی امید تھی۔

نہیں۔۔۔۔ایون بہت اچھا تھا۔۔۔it was really delicious"رافع نے ایک نظر سب کی معنی خیز نظروں کو دیکھا پھر شفا کو دیکھا جس کے چہرے پر برہمی تھی لیکن اسکی بات سنتے ہی مسکراہٹ آگئی تھی۔اسے مسکراتا دیکھ رافع کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی۔

"اہمم۔۔۔محسن نے گلہ کنکھارا تو رافع نے اسے گھورا۔

""وہ بھائی میں کہہ رہا تھا رات کو کیا نوش کرنا پسند کریں گے" محسن نے اب معصومیت سے کہا۔

"رات کو۔۔۔رافع نے کچھ دیر سوچا۔۔۔میں سوچ رہا تھا کیوں نہ آج ڈنر پر

چلیں "رافع نے اب موبائیل کو اپنے سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہووو۔۔۔۔ڈنر آہاں۔۔۔"سب نے ہوٹنگ کی تو بڑے بھی اس طرف متوجہ ہو گئے۔

"میں سب کے ساتھ جانے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔اسٹوپڈ "رافع نے سب کو لتاڑتے ہوئے کہا

"واؤ۔۔۔مطلب ہم سب چلیں گے "ردا نے چہکتے ہوئے کہا۔

"لو جی۔۔۔دیگ کھولی نہیں بھیکاری آ گئے "محسن نے کہا تو ردا نے غصے سے اسے دیکھا لیکن وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی احسن صاحب کی آواز آئی۔

"کہاں جانے کی بات ہو رہی ہے"

"وہ چاچو میں سوچ رہا ہوں کہ آج سب ڈنر کے لئے چلتے ہیں۔۔۔نازیہ چچی کو بھی اچھا لگے گا۔"رافع نے کہا

"وہ تو صحیح ہے۔۔۔لیکن بیٹا شفا اور آپ دونوں چلے جاؤ"اماں نے کہا کیونکہ وہ چاہتی تھیں کہ اب سب صحیح ہو رہا ہے تو وہ بھی اپنی زندگی شروع کریں۔

"اماں۔۔۔آپ کی بہو کا ڈنر ڈیو ہے۔آج سب ساتھ چلتے ہیں اس بہانے آپ سب کو کچن کی چھٹی ملے گی"رافع نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔سب کا مائینڈ فریش ہو گا۔۔آپ لیڈیز بھی اتنی گرمی میں کچن میں مصروف رہتی ہیں کچھ چینج ہو جائے گا"شفیع صاحب نے احساس بھرے لہجے میں کہا

"پلیز نہ اماں"ردا نے کہا

"ندیدی"محسن زیرِلب بولا تو ردا نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"اماں۔۔۔کتنا ٹائم ہو گیا ہے ہم کہیں نہیں گئے۔۔آپی تھی تو ہم کتنا انجوائے کرتے تھے لیکن۔۔۔"اسکے جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی ردا نے اسے چٹکی کاٹی اور سب کی طرف اشارہ کیا جن کی اب آنکھیں نم تھیں۔

صحیح کہتے ہیں جانے والے کے لئے صبر تو آجاتا ہے لیکن غم ہمیشہ تازہ رہتا ہے۔وقت ہر چیز کا مرہم ہوتا ہے وہ ان زخموں کو تو بھر دیتا ہے لیکن کچھ زخم ایسے ہوتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے۔رافع کا بھی چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔

"دیکھ لیں بھابھی ہم نہیں آ رہے۔۔۔بھائی ہی کہ رہے ہیں پھر کباب میں ہڈی مت کہیئے گا" محسن نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا کیونکہ رُدابہ تو اسے بھی بہت عزیز تھی۔اسکی دوست اسکی استاد سب تھی لیکن اپنے گھر والوں کے لئے وہ ہمیشہ مسکراتا۔اسکی بات سُن کر سب نم آنکھوں سے مسکرائے

"جی نہیں آپ نے سنا نہیں ہے 'اصلی مزہ تو سب کے ساتھ آتا ہے" شفا نے بھی سب کی اداسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہا لیکن نظریں اسکی رافع پر ہی تھیں۔رافع بھی اسے دیکھ کر مسکرا دیا کیونکہ اب جو بھی ہو وہ بلا وجہ کسی کو پریشان نہیں کر سکتا۔

"چلو ٹھیک ہے جیسی سب کی خوشی" اماں نے اجازت دی تو سب ہنس دیے۔

"ایسا کریں گے جلدی نکل جائیں گے تو پہلے کسی پارک چلیں گے پھر ریسٹورینٹ"

"لیکن بھائی۔۔۔کسی فائف اسٹار ریسٹورینٹ میں نہیں جائیں گے" سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"وہ اس لئے۔۔۔کیونکہ۔۔۔۔ہمارے ساتھ یہ دو فقیرنیاں بھی ہونگی بیکار میں عزت کا فالودہ ہو گا" محسن نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو سبھی نے ان دونوں کو چہرے کو

دیکھتے ہوئے اپنے قہقہہ پر قابو پایا تو رافع نے اسکی گردن دبوچی۔

آہ آہ۔۔۔بھائیی۔۔۔۔"ان دونوں نے اسے زبان دکھائی تو سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

©®©®©®®

پکنک پر سب نے بہت انجوائے کیا رداا اور سدرا تو بلکل بچی بن گئیں تھیں۔زین بھی رافع کے کہنے پر اپنی بیوی ربیعہ اور دو سال کے بیٹے ریان کو لے کر آ گیا تھا جو شفا کے پاس ہی تھا۔شفا اسکے ساتھ کھیلتی بلکل بچی لگ رہی تھی۔ریان جب ہنستا تو وہ بھی کھلکھلا کر ہنستی اور رافع تو اسکی ہنسی میں ہی کھو جاتا۔وہ آج لائٹ پرپل ڈریس میں رافع بہت پیاری لگ رہی تھی پھر حجاب میں اسکا چہرہ اور دلکش لگ رہا تھا۔اسکے بعد اسکی ہنسی اسکے دل میں ساز بکھیر رہی تھی۔

ان کی اک مسکراہٹ پہ ہم اپنے ہوش وحواس گنوا بیٹھے

ہم ہوش میں آنے والے تھے وہ ظالم پھر سے مسکرا بیٹھے۔۔۔۔

زین نے اسکی بھٹکتی نظروں کو خوب نوٹس کیا اور اسے ٹیز بھی کر رہا تھا۔

ریسٹورینٹ میں بھی وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا اور وقفے وقفے شفا کے منع کرنے کے باوجود بھی اسکی پلیٹ میں سرو کر رہا تھا۔ زین اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں زچ کر رہا تھا جسے اسنے پوری طرح اگنور کیا تھا۔ اماں تو نہال ہوتی سب کی نظریں اُتار رہی تھیں۔ آج کا دن سب نے بہت یادگار گزارا۔

©®©®©®©®®®

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں۔۔۔۔ردا اور سدرا اپنی باتوں میں مگن تھیں جبکہ شفا میگزین پڑھنے میں مصروف تھی۔

"یار ردا تو نے کل نازیہ کو دیکھا تھا یونیورسٹی میں کس طرح کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔"سدرا نے یونیورسٹی کی ایک کلاس میٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا

"ہمم۔۔۔۔بہت ہی چیپ ڈریسنگ تھی اور پتہ ہے کیا وہ ہادی یہ لوگ کے گروپ میں ہی نظر آرہی تھی کل مجھے تو لگتا ہے وہ ہادی کو اپنی طرف اٹریکٹ کرنے کے لیئے کر

رہی تھی۔"ردا نے بھی کل یونیورسٹی فنکشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔

ہاہاہا۔۔۔۔لیکن ہادی 'دی ایٹیٹیوڈ مین' نے اسکی طرف کوئی دھیان ہی نہیں دیا جبکہ فارس چپکو بنا اسکے آگے پیچھے مکھی کی طرح منڈ ھلا رہا تھا۔۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی شفا کا دھیان انکی باتوں میں لگ گیا تھا اور اسے انہیں اسطرح کسی کی بات کرتے دیکھ بہت افسوس ہو رہا تھا۔

"ہاہاہا۔۔۔۔تجھے کچھ پتا ہے یہ صبا چشمش کتنی معصوم دیکھتی ہے لیکن۔۔۔۔۔"

بس ردا ! اس سے پہلے کے ردا مزید کچھ کہتی شفا نے اسے ٹوک دیا۔اسے بلکل پسند نہیں آیا کسی کی ذات کو محوِ گفتگو بنایا جائے۔۔۔۔وہ دونوں بھی اسکی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

"کیا ہوا بھابھی؟ردا نے الجھتے ہوئے اس سے پوچھا

"کتنی بُری بات ہے تم لوگ کسی لڑکی کی کردار کشی کر رہے ہو"شفا نے غصے میں ہونے کے باوجود نرم لہجہ میں کہا

"لیکن بھابھی ! ہم نے کسی کی کردار کشی نہیں کی آپ دیکھتے نہ تو آپ بھی یہی

کہتے "سدرا نے صفائی دیتے ہوئے کہا

"نہیں ! کوئی جیسا بھی ہو ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم اسکی برائی کریں یا غیبت کریں۔۔۔وہ جیسا بھی ہے وہ اسکا اور اسکے رب کا معاملہ ہے۔۔۔۔ ہمیں کوئی حق نہیں ہم بد گمانی کریں یا کسی کے سامنے کسی بھی شخص کے عیب بیان کریں۔اللہ تعالیٰ قران مجید میں فرماتا ہے.

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ
وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ
لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ : اے اہلِ ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ﴿۱۲﴾

وہ دونوں اس بات سے شرمندہ ہو گئی جبکہ لاؤنج میں کھڑے رافع کو اپنی بیوی پر فخر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

محسوس ہوا اور افسوس بھی کہ اتنی نیک بیوی کو وہ اگنور کرتا ہوا آیا ہے۔اسے اپنی غفلتوں کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ آخر کیوں اتنا ٹائم وہ غفلت میں رہا۔

وہ مزید نرمی سے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بولی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"غیبت گناہ میں بدکاری سے بڑھ کر ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حضور ﷺ نے فرمایا، کہ "جب مجھے معراج ہوئی تو (اس سفر میں) میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے سے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ نوچ کے زخمی کر رہے تھے میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہیں، جبرائیل نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے) اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔"......)

سنن ابی داؤد)

غیبت کرنے والے کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ہر طرف تیر پھینکتا رہا ہے تو جس طرح اس کا ترکش تیروں سے خالی ہو جاتا ہے اسی طرح غیبت کرنے والا گویا اپنی نیکیاں لوگوں کو دیتا ہے اور اس کا اعمال نامہ خالی ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "غیبت یہ ہے تو اپنے بھائی کے پیچھے ایسی بات کہے جو کہ وہ پسند نہیں کرتا"۔ خواہ وہ بات اس کے بدن کے متعلق ہو یا اس کے حسب و نسب، قول و فعل یا دین دنیا سے تعلق رکھتی ہو۔ خواہ اس کے لباس و پوشاک سے متعلق ہو، اسکی عادات و اطوار کے بارے میں ہو، اسکے رہن سہن اٹھنا بیٹھنا یا اس کی سواری و گھوڑے، گاڑی یا علاقہ سے تعلق رکھتی ہو۔ یہاں تک کہ اگر کہا جائے کہ فلاں کا کپڑا لمبا ہے یا چھوٹا ہے فلاں کا انداز بیان ایسا ہے تو یہ بھی غیبت میں شامل ہے"

اس وقت صرف اسکی ہی آواز تھی جو ایک ساحر کی طرح بتا رہی تھی اور سب اسکے سحر میں جکھڑے ہوئے تھے یہاں تک کہ رافع بھی جو خود لوگوں کو خاموش کرنے کا ماہر تھا وہ بھی ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسے سنے جا رہا تھا اسنے سانس لی اور انکا جھکا سر

دیکھا تو اسے مزید بولی "دیکھو میرا ارادہ تم لوگوں کو شرمندہ کرنا نہیں تھا بس میں اس گناہ سے بچانا چاہ رہی تھی جو ہمارے دین میں ناپسند کیا گیا ہے"

"بھابھی آپ بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ہم عہد کرتے ہیں کہ آئیندہ ہم غیبت کرنے سے اور کسی کے بارے میں بدگمانی کرنے سے پرہیز کریں۔۔۔۔تھینک یو ہمیں گائیڈ کرنے کے لئے۔۔۔وی آر سوری۔۔"دونوں نے ایک ساتھ کہا

"سوری مجھ سے نہیں انسے مانگو جسکی بات کررہی تھیں۔۔۔اب یہ کام کس طرح کرنا ہے یہ تمہارا کام ہے کیونکہ غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا جب تک وہ شخص جس کی غیبت کی گئی معاف نہ کرے۔"شفا نے ایک بار پھر اپنے مٹھاس سے بھرے مخصوص لہجے میں سمجھایا

اوکے۔۔۔۔کل ہمارا یونیورسٹی میں پہلا کام یہی ہوگا"۔۔۔ردا نے کہا سدرا نے بھی اثبات میں سر ہلایا تو شفا نے بھی مزید انہیں شرمندگی سے بچانے کے لئے میگزین کی طرف دھیان کروایا"ہمم۔۔۔۔اچھا یہ دیکھو کتنا انٹرسٹنگ آرٹیکل پبلش ہوا ہو اس ویک "اب تینوں آرٹیکل کی طرف متوجہ ہوئی تو رافع بھی حواس میں آیا جو ابتک شفا کی باتوں کے سحر میں تھا دل میں ہی خدا کا شکر ادا کیا شفا جیسی بیوی دینے کے لئے اور

کمرے میں جانے کی بجائے انکے پاس ہی لاؤنج میں شفا کے بلکل برابر میں آ کر بیٹھ گیا۔

ہم لوگ یہی تو کرتے ہیں کہیں بھی چلی جائیں ہم وہاں موجود لوگوں کی برائی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسنے کیا پہنا، کیا اوڑھا، کیسے چلتی ہے، کیسے بیٹھتی ہے، کیسے اُٹھتی ہے الف سے ے تک ہم ہر چیز پر تبصرہ کریں گے اور فلاں شخص کی برائی کریں گے۔ دو عورتیں ہوں اور وہاں غیبت نہ ہو ایسے مواقع کم ہی دیکھنے کو ملیں گے۔ اگر کسی میں کوئی عیب ہے بھی تو خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس شخص کی پردہ پوشی کا حکم دیا گیا۔ جو دوسروں کا پردہ رکھے گا اللہ اسکا پردہ رکھے گا لیکن یہ بات کون سمجھائے۔۔۔۔ذرا سوچئے !

"اسلام علیکم" وہ تینوں جواب آرٹیکل میں بزی تھی اسکی آواز سے چونکی کیونکہ وہ آفس سے سیدھا روم میں جاتا اور سب کے ساتھ بہت کم پایا جاتا لیکن آجکل سب نوٹ کر رہے تھے کہ رافع بدل رہا ہے اور وہ دو سال پرانا رافع لوٹ رہا ہے۔

"وعلیکم اسلام "تینوں نے جواب دیا وہ دونوں دوبارہ آرٹیکل میں مصروف ہو گئی جبکہ شفا اسکے اکدم قریب بیٹھنے پر کچھ دور ہوئی۔

"بھائی میں آپکے لئے پانی لاتی ہوں۔۔۔"ردا نے کہا تو سدرا بھی اسکے ساتھ چلی گئی۔ردا بھی پانی دے کر اپنے روم میں چلی گئی۔اب وہ دونوں اکیلے تھے

رافع نے اسکی حرکت نوٹ کی اور کھسک کر دوبارہ اسکے قریب ہو گیا پھر صوفے پر ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

اسکی حرکت پر شفا نے اسے ایک نظر دیکھا تو نظریں نہیں ہٹا سکی کہ اتنے رف حلئے میں بھی کوئی اسقدر نظروں کو کیسے بھا سکتا ہے۔خوبصورت چہرہ سوبر، باوقار پرسنلٹی کا مالک یہ شخص اسکے دل کی دھڑکنیں بڑھانے کا سبب بن رہا تھا رف سا حلیہ اور چہرے پر ہلکی ڈاڑھی اسے پر کشش بنا رہی تھی، بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور آستینیں فولڈ کی ہوئی تھیں، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے،ٹائے کی نوٹ لوز کی ہوئی تھی جبکہ کوٹ اسنے سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔بلاشبہ وہ ہینڈسم مرد تھا چہرے سے دن بھر کی تھکن صاف واضح تھی۔رافع اسکی نظریں محسوس کر رہا تھا۔

"کیا میں آج بہت پیارا لگ رہا ہوں "اسنے اسی طرح آنکھیں بند رکھتے ہوئے کہا

"افف ! انکی آنکھیں تو بند ہیں پھر کیسے پتا چلا" شفا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بیگم۔۔۔۔اگر دیکھنے سے فرصت مل گئی ہو تو کچھ شوہر کی خدمت کر لو تھکا ہارا گھر آیا ہے" رافع نے اس بار اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ فوراً سٹپٹا گئی اور اپنی نظروں کا زاویہ بدل گئی۔آجکل ویسے بھی وہ اسکی نظروں سے بڑی خائف رہتی تھی۔

"م۔م۔میں آپ کے لئے چائے اور کباب فرائے کر کے لاتی ہوں" اسنے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کباب نہیں کھانے مجھے" رافع نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"ن۔ن۔نگٹس۔۔۔فرائی کر لوں" شفا نے اسکی نظروں سے گھبراتے ہوئے کہا جو آنکھوں سے ایکسرے کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا لیکن رافع بھی کیا کرتا۔پیرٹ گرین کلر کا سوٹ پہنے دوپٹے کو سر پر اوڑھے میک اپ سے شفاف چہرہ لئے اپنی گوری رنگت اور پرکشش نقش و نگار کے ساتھ پوری طرح سے اسکے دل میں اتر رہی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔یہی لے کر آؤ۔۔۔روم میں لے آنا۔۔۔اور اپنی چائے بھی ساتھ ہی لے آنا" یہ کہتے ہی وہ فوراً چلا گیا پیچھے وہ بِل کھا کر رہ گئی۔اسے منع کرنا چاہتی

NEW ERA MAGAZINE Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی لیکن وہ بنا سنے ہی چلا گیا۔

ⒸⓇⒸⓇⓇⓇⒸⓇ

چوتھی قسط

وہ بلیک ٹراؤزر اور شرٹ پہنے موبائیل میں مصروف تھا اسے دیکھ کر اسنے موبائیل ٹیبل پر رکھ دیا۔شفا نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور ایک پلیٹ میں کچھ نگٹس نکال کر اسے دیے اور ساتھ چائے دی جسے رافع نے ٹیبل پر رکھ دی اور نگٹس کھانے لگا۔شفا خود صرف چائے کا کپ لے کر اسے تھوڑا دور صوفے پر ہی بیٹھ گئی۔

"تم نہیں کھا رہی" رافع نے اسے صرف چائے پیتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

"ن۔نہیں مجھے بھوک نہیں" شفا نے چائے پیتے ہوئے ہی جواب دیا۔

"لیکن مجھے اکیلے کھانے میں مزہ نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ لو کھاؤ" رافع تھوڑا

قریب ہوا اور اپنے ہاتھوں سے ہی کھلانے لگا۔شفا نے حیرانگی سے اسے دیکھا تو اسنے دوبارہ نگٹس کی طرف اشارہ کیا" کھاؤ" تو شفا نے جھجھکتے ہوئے ہی کھالیا کیونکہ یہ بات تو وہ جان ہی چکی تھی کہ وہ ضدی بہت ہے اور اپنی منوا کر رہتا ہے۔اب وہ خود بھی کھا رہا تھا اور اسے بھی کھلا رہا تھا۔

"بسس۔۔۔مجھے اور بھوک نہیں" اسنے دوبارہ چائے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا اور تھوڑا کھسک گئی۔

"اوکے۔۔۔ویسے تم مجھ سے اتنا گھبراتی کیوں ہو" رافع نے چائے پیتے ہوئے کہا

ن۔۔نہ۔۔نہیں۔۔۔میں کہاں گھبراتی ہوں" شفا نے جھجھکتے ہوئے کہا

"سچ میں" رافع شفا کے تھوڑا نزدیک ہوتے ہوئے بولا تو شفا تھوڑا اور کھسکتی ہوئی بولی "ج۔جی سچ میں "

"ہمم۔۔۔تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔ویسے کہاں تک پڑھا ہے" رافع اسکی جھجھک سمجھ سکتا تھا اس لئے بات کو بدلتے ہوئے کہا

"اسلامک اسٹڈیز میں ماسٹرز کیا ہے" شفا نے خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔انٹرسٹنگ۔۔۔۔ویسے میں تمہیں انٹر کی سٹوڈینٹ سمجھتا تھا۔"رافع اب خاموشی سے چائے پی رہا تھا۔اسنے خالی کپ ٹیبل پر رکھا تو شفا نے ٹیبل سے دوسری چیزیں سمیٹی اور اسکے پہلے کے وہ جاتی رافع نے اسے آواز دی

شفا"

"جی"

رافع نے اسے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ اس سے تھوڑا دور بیٹھ گئی۔

"رُدابہ کے بعد میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں۔۔میری زندگی کا کوئی ایسا دن نہیں جب وہ مجھے یاد نہ آئی ہو۔۔۔۔۔میری ذات اپنے آپ میں ہی سمٹ کر رہ گئی ہے۔وہ میری ہر بات سنتی تھی۔۔ہم گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کرتے۔۔۔ایک دوسرے کے پریشانیاں اُلجھنیں شیئر کرتے۔۔۔دل کا حال بتاتے۔۔لڑتے جگھڑتے تھے لیکن فوراً ہی ایک دوسرے کو منا لیتے تھے۔۔۔بچپن ساتھ گزرا جوانی کی دہلیز پر ایک ساتھ قدم رکھا اور ہم اس دوران کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے۔بہترین دوست اور ساتھی تھے۔۔وہ کہتی تھی ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے کبھی جدا نہیں ہوں گے۔۔۔۔لیکن دیکھو وہ مجھے چھوڑ کے چلی گئی۔۔۔شادی سے ایک ہفتے پہلے۔۔۔۔رافع نے ہتھیلی سے اپنی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھوں سے نکلنے والا آنسو صاف کیا۔۔۔ہم نے کتنا کچھ سوچا تھا شادی کے بعد کی کتنی پلیننگ کی تھی۔۔۔لیکن شاید اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔اسکی زندگی اتنی ہی تھی۔۔۔وہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہوا شاید اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔پھر دوبارہ بولا۔۔۔رب کی مصلحت کے آگے ہم سب بے بس ہے۔۔۔۔شاید تمہارا میری زندگی میں آنا لکھا تھا۔۔۔میں نے تمہیں اگنور کیا اسکے لئے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔کیا تم میری تنہائی دور کرنے میں میرا ساتھ دوگی۔۔۔ہمسفر بننے سے پہلے بیوی بننے سے پہلے میری دوست بنو گی۔"رافع نے اسے دیکھا تو وہ بھی اسکے دکھ میں رو رہی تھی۔رافع نے اپنے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کئے اور اپنے ہاتھ اسکے آگے بڑھاتے ہوئے کہا تو شفا نے فوراً نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا اور اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔رافع مسکرا دیا ساتھ وہ بھی مسکرا دی۔اب اسے کیا بتاتی کے صرف دوستی تھی جو اسنے مانگی تھی اگر وہ زندگی مانگتا وہ بھی اسے دے دیتی کیونکہ اسنے تو نکاح کے 'قبول ہے' میں ہی اپنی زندگی اسکے نام پر وقف کر دی تھی۔اسکی ان خوبصورت آنکھوں میں ویرانی دور کرنے کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔

وہ تو نکاح کے دو بول کے ساتھ ہی اپنا دل اس کے لئے وقف کر چکی تھی۔یہ جانتے

ہوئے بھی کہ وہ کسی اور کو محبت کرتا ہے وہ اسکے آگے اپنا دل ہار بیٹھی تھی۔

"تھینک یو" رافع نے اسکی ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر تھتھپایا اور دوبارہ موبائیل میں مصروف ہو گیا جبکہ شفا ہاتھ روم گئی اور منہ دھو کر آئی اور ٹرے لئے کچن کی طرف چلی گئی۔

©®©®©®©©®®©

ان دنوں میں دونوں کی بہت اچھی تو نہیں لیکن دوستی ہو گئی تھی۔دونوں میں اب تھوڑی بہت بات چیت بھی ہو ہی جاتی تھی۔رافع اب شفا کو جاننا چاہتا تھا اور نہ جانے کیوں اسکا دل شفا کی طرف خود بخود کھیچتا چلا جا رہا تھا۔اس کیفیت سے وہ خود انجان تھا۔

©®©©®©®®©®®

رافع کیفے کلائنٹ سے میٹنگ کے لئے آیا تھا۔فری ہوا تو مغرب کا وقت ہو گیا تھا اس لئے اسنے رستے میں ہی نماز پڑھ کر گھر جانے کا سوچا۔اذان تو ہو گئی تھی تو وہ قریبی مسجد میں نماز پڑھنے چلے گیا۔نماز کے بعد وہ جا رہا تھا تو اسے کسی بزرگ کی آواز آئی۔"بیٹا

جا رہے ہو"

"جی" رافع نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"آج جمعرات ہے نہ تو مغرب کے بعد صرف ۱۵ منٹ کا درس ہوتا ہے اگر فری ہو تو سُن لو بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔" بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔رافع انہیں منع نہیں کر سکا اور انکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"بہت شکریہ بیٹا آپ نے میرا مان رکھا" بزرگ نے اب دوبارہ کہا تو رافع صرف مسکرا دیا۔اتنی دیر میں ہی مولوی صاحب آ گئے تو سب انکے درمیان دائرہ بنا کر بیٹھ گئے۔

"اسلامُ علیکم" مولوی صاحب نے شفقت بھری آواز میں سب کو مخاطب کیا تو سب نے سلام کا جواب دیا۔

"آج میں جس موضوع پر بات کروں گا وہ ہے 'یقین '۔۔۔آپ لوگ سوچ رہیں ہوں گے یہ بھی کوئی موضوع ہے لیکن میں آپ کو بتاؤں آج ہمارے معاشرے میں اس 'یقین 'کی سب سے زیادہ کمی ہے۔بیوی کو شوہر پر یقین نہیں تو شوہر کو بیوی پر، وہیں بھائی کو بہن پر اور اسطرح جہاں ہمارے رشتوں میں یقین کی کمی ہے وہیں ہمارے اندر

اپنے رب پر یقین کی کمی ہے۔"مولوی صاحب نے گہری سانس لے کر سب کی طرف دیکھا جو بغور انہیں ہی سُن رہے تھے پھر دوبارہ کہا

"ہمیں کوئی مسئلہ ہوتا ہے زندگی میں ہم کمزور پڑ جاتے ہیں شکوہ شکایت کرنے لگتے ہیں بَین کرنے لگتے ہیں کہ ہم ہی کیوں ایک ذرہ سی تکلیف آ جاتی ہے تو ہم مایوس ہو جاتے ہیں۔۔ کیوں ہم بھول جاتے ہیں کہ ہر تکلیف کے بعد راحت ہے ہر اندھیری رات کے بعد ایک روشن صبح ہماری منتظر ہے۔۔۔۔رافع بھی اب پوری توجہ سے انہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔اگر ہم یہ سوچنے کی بجائے کہ ہم ہی کیوں بلکہ یہ سوچیں کہ یہ ہماری رب کی طرف سے ہمارے لئے آزمائش ہے اور وہ اپنے نیک بندوں کو ہی آزماتا ہے۔۔۔۔ہم اس بات پر پختہ یقین کریں کہ جو بھی مشکل ہے یہ وقتی ہے اور اس میں اللہ کی طرف سے ہمارے لئے بہتری ہے تو یقین کریں ہمارے بہت سی اُلجھنیں دور ہو جائیں گی۔۔۔ صرف بات توکل کی ہے۔۔۔"اب مولوی صاحب خاموش ہوئے تو ایک آدمی نے سوال کیا

"اگر کسی مشکل کے وقت ہمارا یقین ڈگمگائے تو کیا کرنا چاہیے؟"

مولوی صاحب مسکرائے "مشکل جیسی بھی ہو۔۔۔ صبر اور ہمت سے کام لینا چاہیے۔۔۔ اللہ کے آگے سر بسجود ہو جانا چاہیے۔۔۔۔ یہ امید اور یقین رکھنا چاہیے وہی آسانیاں پیدا کرے گا کیونکہ 'ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے'۔۔۔اللہ کی ذات سے نا امید وہ ہوتا ہے جو گمراہ ہو۔۔۔ بزرگ کہتے ہیں 'عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے نا امید ہونا دونوں کفر کی باتیں ہیں'۔۔۔۔ آپ دیکھیں جب بچہ چلنے سیکھتا ہے تو وہ پہلا قدم اُٹھاتے ہوئے ڈرتا ہے ڈگمگاتا ہے لیکن ہم اسکے ساتھ ہوتے ہیں اسے حوصلہ دیتے ہیں کہ ہم اس تھام لیں گے۔۔۔ یہ سوچ کر وہ گر جائے گا ہم اسے قدم اُٹھانے سے روکیں گے تو وہ ساری زندگی نہیں چل سکے گا۔۔۔ ہم اسے یقین دلاتے ہیں کہ ہم ساتھ ہیں۔۔۔۔ اسی طرح اللہ اپنے بندوں سے ماں سے بھی ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے وہ مصیبت کے وقت ہمیں چھوڑتا نہیں بلکہ اور ہمارے قریب ہو جاتا ہے۔ سورۃ التوبہ میں اللہ فرماتا ہے "غم نہ کرو اللہ تمہارے ساتھ ہے"۔۔۔۔ کامل یقین ہی ایمان کو پختہ کرتا ہے۔"

مولوی صاحب کافی دفعہ ہمیں ہماری خواہش کے مطابق نہیں ملتا تو ہم مایوس ہو جاتے ہیں حالانکہ ہمارے نزدیک وہ ہمارے لئے بہتر ہوتی ہے ایسے موقعے پر کیا کرنا چاہیے؟"ایک اور آدمی نے پوچھا

رافع تو بس انہیں ہی سُن رہا تھا کیونکہ وہ بھی تو ابتک بے یقینی میں جی رہا تھا۔وہ بھی تو نہ شکری کر رہا تھا۔حالانکہ کافی دنوں سے وہ چینج ہو رہا تھا لیکن کہیں نہ کہیں خلش ضرور تھی۔۔۔کہیں نہ کہیں اب بھی یہ سوال گرد کرتا تھا کہ کیوں مجھ سے سب چھینا گیا۔

جواب : صبر کرنا چاہیے۔۔۔اللہ کی رضا میں راضی ہونا چاہیے۔۔۔آپ کے نزدیک بے شک وہ صحیح ہو گا لیکن اللہ علم رکھنے والا ہے اسے ہم سے بہتر معلوم ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے

"عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو۔اوران باتوں کو)خدا ہی بہتر

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

"اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس یقین کے پہلو کو تھام لیں۔۔۔ذہن نشین کر لیں جو ہو گا اچھے کے لئے ہو گا۔۔۔میرا دعوٰی ہے معاشرے سے ڈپریشن، شوگر اور بی پی جیسی بیماریاں ختم ہو جائے گی" مولانا نے اپنے شفقت بھرے انداز میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ رافع کی ساری الجھنیں ختم ہو گئیں۔

"آج آپ سب کا کچھ زیادی ٹائم لے لیا اس لئے معذرت کرتا ہوں لیکن ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہم جب مشکل میں ہو تو ان مشکلوں سے گھبرانے کی بجائے اور مایوس ہونے کی بجائے اللہ کی دوسری بے شمار نعمتوں کے بارے میں سوچنا چاہیے جو اسنے ہمیں عطا کی ہیں۔ ہمارا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، دیکھنا اور ایسی بے شمار نعمتیں جس سے دنیا میں کتنے لوگ محروم ہیں پھر دیکھئے گا آپ خود اقرار کریں گے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

"تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" مولوی صاحب نے آخری میں اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور سلام کر کے کھڑے ہو گئے تو باقی سب بھی اب کھڑے ہو گئے اور باہر جانے

لگے۔رافع بھی باہر کی طرف چل دیا۔

گھر پہنچنے تک اسکا دماغ اب ہر طرح سے پر سکون تھا اور آگے کی زندگی کا لائحہ عمل طے کر رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ شفا کے ساتھ اب زندگی خوبصورت ہے اگر ضرورت ہے تو ایک دوسرے کو وقت دینے کی ہے۔

©®©®©®©®®©®

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی:

رافع اپنی پڑھائی مکمل کر کے آگیا۔رُدابہ جو ایم اے کر رہی تھی انگلش لٹریچر میں اسکی پڑھائی بھی مکمل ہو گئی تھی۔رافع کے آتے ہی شادی کی تیاری شروع کر دی گئیں۔کافی تیاری تو انہوں نے پہلے سے ہی کر لی تھی لیکن شادی کا ڈریس رُدابہ کو رافع کی پسند کا ہی چاہیے تھا اور ایسے بہت سے کام رہتے تھے۔

اب بس شادی کو ایک ہی ہفتہ رہ گیا تھا لیکن کتنے کام تھے جو کرنے تھے۔

"نازیہ اور ثروت مہمانوں کے ٹھہرنے کا انتظام وغیرہ دیکھ رہی تھیں جبھی رُدابہ انکے پاس آئی۔

"ماما۔۔۔ماما"رُدابہ شور مچاتی ہوئی انکے قریب پہنچی۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔کیوں اُدھم مچا رہی ہو"نازیہ نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

"اوہو ماما میں آپ کو بتانے آئی ہوں کہ میرا پارلر میں اپوائنمنٹ ہے آج تو اُدھر جا رہی ہوں پھر بوتیک جاؤں گی ڈریس چیک کرنے کے لئے۔"رُدابہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"کس کے ساتھ جا رہی ہو"نازیہ نے اسکے پیار پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈرائیور بزی ہے اس لئے اکیلی پاپا کی کار لے کر جا رہی ہوں"رُدابہ نے بتایا

"بیٹا اکیلی مت جاؤ میں ردا کو یا سدرا کو کہتی ہوں وہ ساتھ چلیں گی۔"ثروت بیگم نے فکرمندی سے کہا۔

"اوہو تائی امی وہ دونوں تو سو رہی ہیں۔آرام کرنے دیں آپ جانتی تو ہیں آج انکے پیپرز ختم ہوئے ہیں اور اب وہ شام سے پہلے نہیں اٹھیں گی"رُدابہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو

ثروت بیگم نے بھی اسکی بات سے اتفاق کیا۔

"تو پھر تم محسن یا رافع کو کال کرو اسطرح دُلہن کا اکیلے گھومنا اچھا نہیں۔۔۔ہمارے زمانے میں تو مہینے دن پہلے سے لڑکیوں کا باہر نکلنا منع ہو جاتا تھا" اب کی بار نازیہ نے کہا۔

"افففف امی۔۔۔میں نے معلوم کر لیا ہے وہ دونوں شاپنگ پر ہیں۔۔۔رافع نے کہا تھا کہ وہ آکر لے جائیں گے لیکن تب تک مجھے لیٹ ہو جائے گا۔۔۔۔یونو نہ پارلر والیوں کے نخرے" رُدابہ نے چہرے کے زاویہ بگارتے ہوئے کہا تو دونوں مسکرا گئی۔

"میرا بچہ ہم دونوں میں سے کوئی چلتا ہے تمہارے ساتھ بلکہ تمہیں پارلر کی ضرورت ہی نہیں۔۔۔ چھوڑو مت جاؤ۔۔۔بوتیک رافع لے جائے گا" ثروت بیگم نے بغور اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا جو گلابی سوٹ پہنے اپنی پر کشش حسن اور گوری رنگت کی وجہ سے کھلتا گلاب ہی لگ رہی تھی اور اسکا ماتھا چومتے ہوئے پیار کیا

رُدابہ انہیں بچپن سے ہی پسند تھی۔وہ خوبصورت بھی تھی اور خوب سیرت بھی۔۔۔۔۔سب کا خیال رکھنے والی۔۔ چنچل شوخ جو اس گھر کی رونق تھی اور وہ خوش تھیں کہ اس گھر کی رونق برقرار رہے گی۔

" تھینکیو۔۔۔تائی امی۔۔۔۔۔لیکن آپ لوگ گھر کا کام دیکھ رہی ہیں مہمانوں نے بھی آنا ہے۔۔۔۔۔اور آپ دونوں سمجھے نہ شادی تو ایک بار ہوتی ہے اور میں اس دن سب سے پیاری دیکھنا چاہتی ہوں۔"رُدابہ نے انہیں بہلاتے ہوئے کہا تو دونوں نے رضامندی دے دی۔

"ٹھیک ہے جاؤ بیٹا لیکن مغرب سے پہلے گھر آجانا۔۔اسطرح دُلہنوں کا گھومنا اچھا نہیں۔"نازیہ نے تھوڑا غصے میں کہا

"اوکے۔۔آئی ایم گیٹنگ لیٹ۔۔اللہ حافظ"رُدابہ نے دونوں کے گلے لگتے ہوئے کہا اور چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

©®©®©®©®©

وہ پارلر سے پہلے بوتیک چلی گئی تھی اور پھر پارلر جا ہی رہی تھی کہ ایک تیز رفتار ٹرک سے اسکی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا۔ڈرائیور چونکہ نشے میں تھا اور بہت ہی اسپیڈ سے ٹرک چلا رہا تھا جس کے باعث رُدابہ کی گاڑی سے ٹرک کا ٹکراؤ ہوا اور گاڑی کھمبے سے جا ٹکرائی۔ٹرک ڈرائیور تو اسی وقت فرار ہو گیا۔

رافع کو جب اسپتال سے کال آئی تو محسن اور دونوں ساتھ ہی تھے اور گھر ہی جا رہے تھے لیکن جو خبر اسے دی گئی وہ دونوں کا ہوش اڑانے کے لئے کافی تھی۔ محسن نے شفیع صاحب کو بھی کال کر کے اسپتال پہنچنے کا کہا اور وہ بھی پہنچے۔

جب تک وہ لوگ اسپتال پہنچے رُدابہ کا ٹریٹمینٹ شروع ہو چکا تھا اسے فوری آپریشن کا کہا گیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ بلیڈنگ بہت زیادہ ہو گئی ہے تو اس لئے کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔

آپریشن شروع ہو گیا تھا۔ سب لوگ دعاؤں میں مصروف تھے۔ رافع بھی مسجد چلا گیا اسنے خوب رو کر اسکی زندگی کی دعائیں کی لیکن کچھ دعائیں ادھوری ہی رہ جاتی ہیں جس میں رب کی رضا ہوتی ہے لیکن ہم انسان اسے سمجھنے میں بے بس ہوتے ہیں۔

وہ جب اسپتال پہنچا اسی وقت ڈاکٹر بھی باہر نکلا اور ڈاکٹر نے جو خبر دی اسنے میر فیملی کے ہر فرد کو ہلا دیا۔ "سوری۔۔۔ ہم پیشنٹ کو نہیں بچا پائے۔۔ سر کی چوٹ بہت گہری تھی اور بلیڈنگ بہت زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔ وی ٹرائے اوّر بیسٹ لیکن جو اللہ کو منظور" ڈاکٹر احسن صاحب کا کندھا تھتھپا کر چلے گئے۔ وہ تو اسی وقت ڈھے گئے وہیں رافع بھی خاموش ہو گیا اسے کچھ یاد تھا تو یہی کہ اسکی زندگی اس سے دور چلی گئی۔ محسن

اور شفیع صاحب نے ہمت کر کے سب کو سنبھالا۔

خوشیوں بھرے اس گھر میں جہاں شادی کی کھلکھاریاں تھیں وہاں رنج اور غم کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ کسی کو بھی اس بات کا یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ ہر وقت ہنستی مسکراتی لڑکی اس طرح خاموش ہو جائے گی۔

یوں لگ رہا ہے جیسے ابھی لوٹ آئے گا

جاتے ہوئے چراغ بُجھا کر نہیں گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر طرف افسردگی پھیلی ہوئی تھی۔ اماں تو یہ خبر سُن کر نڈھال ہو گئی تھیں لیکن انہیں کو بچوں کا حوصلہ بننا تھا اس لئے اپنے آپکو مضبوط ثابت کر رہی تھیں۔

وقت گزرتا گیا اور سب اپنی روٹین میں آتے گئے۔ بھولا تو کوئی بھی نہیں لیکن زندگی کی گاڑی تو کبھی نہیں رُکتی۔ ایک شخص تھا جس کی زندگی اُدھر ہی تھم گئی تھی اور وہ تھا 'رافع'۔ نہ کسی سے بات کرتا۔ کھانے پینے میں بھی کوتاہی کرتا بس ایک کمرے میں

بند ہو کر رہ گیا تھا ساری ساری رات اسکی جاگتے گزر جاتی۔زین روز آتا اسے بہلاتا لیکن وہ ہاں نہ کے علاوہ کوئی جواب نہ دیتا۔سب نے آکر اسے سمجھایا لیکن وہ کسی کی نہ سنتا زندگی اسکے لیئے رُک گئی تھی۔

بے وفا وقت تھا تم تھے یا مقدر میرا

بات اتنی ہے کہ انجام جدائی نکلا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واقعے کے دو مہینے بعد زین نے اسے آفس جوائن کرنے کا مشورہ دیا۔

"دیکھ رافع میں جانتا ہوں بھولانا آسان نہیں لیکن میری جان کب تک یوں بند رہے گا۔باہر نکل اپنے گھر والوں کو دیکھ جو تیری وجہ سے اتنے پریشان ہیں۔۔۔۔۔۔تیری ماں کے آنسو۔۔۔اماں کی حالت۔۔۔۔باقی سب گھر والے۔۔۔۔تجھے کچھ نظر نہیں آرہا۔۔۔یہ غم انکے لیئے بھی چھوٹا نہیں۔۔۔احسن انکل کو دیکھ بلکل کمزور ہو گئے ہیں۔۔انکی تو بیٹی تھی۔۔۔انکا دُکھ تجھ سے کم تو نہیں ہے اولاد کا دُکھ کیا ہوتا ہے یہ ان

سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔۔۔ لیکن جی رہے ہیں" زین کچھ دیر کے لئے خاموش ہوا اور اسے دیکھا جو آج خلافِ معمول چہرہ اُٹھا کر اسکی باتیں سن رہا تھا۔اسے کچھ ڈھارس ملی۔

"دیکھ میرے بھائی۔۔۔ بزنس لاس میں جا رہا ہے۔۔۔ محسن چھوٹا ہے۔۔۔احسن انکل بھی بیمار رہتے ہیں ایسے میں شفیع انکل اکیلے کچھ نہیں کر پا رہے۔۔۔ہمت کر۔۔اپنے گھر والوں کے لئے" زین نے مزید کہا تو رافع نے اسے دیکھا۔

"میں کیا کروں۔۔۔میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔وہ چلی گئی میں اسے نہیں بچا سکا۔۔۔۔مجھے درد ہوتا ہے۔میرا دل بے چین ہے۔۔۔میں نے تو زندگی کا ایک پل بھی اسکے بغیر تصور نہیں کیا تھا۔مجھے لگتا ہے رُدابہ کے ساتھ میری روح بھی فنا ہو گئی۔۔۔ میں زندہ ہوں میری سانسیں چل رہی ہیں لیکن مجھے لگتا ہے میں بے جان ہوں۔۔۔میں بے بس ہوں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔وہ کیوں چلی گئی۔آخر کیوں؟؟۔۔اسنے میرے بارے میں بھی نہیں سوچا۔۔۔مجھے تنہا کر گئی" رافع نے کہا آنسو اسکی آنکھوں سے رواں تھے۔زین نے فوراً اسے گلے لگا لیا تو وہ بھی اپنے ضبط کئے ہوئے آنسو کو اب نہ روک سکا۔" زین اسے کہ نہ وہ واپس آ جائے۔۔اسکا رافع مر

جائے گا۔۔۔اگر وہ نہیں آسکتی تو دعا کر میں مر جاؤں"

"یہ کیسی باتیں کر رہا ہے تو۔۔۔ایسا کہنے سے پہلے اپنے ماں باپ کے بارے میں سوچا تو نے "زین اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا اور پھر اسکے آنسو صاف کئے جو رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور دوبارہ اسکے گلے لگا کیونکہ رافع کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔وہ خود پر ضبط کر کے بیٹھا تھا۔رُدابہ کے جانے کا غم تو اسے بھی تھا۔

لوگ کہتے ہیں مرد روتے نہیں ہیں لیکن مرد جب روتا ہے تو شدت سے روتا ہے اس عورت کے لئے جسے وہ چاہتا ہے۔جس سے وہ محبت کرتا ہے اور جب وہ بچھڑ جائے چاہے کسی بھی وجہ سے تو مرد ٹوٹ جاتا ہے بکھر جاتے اور وہ روتا ہے اور سب کو رُلا دیتا ہے۔اسکے آنسو میں وہ شدّت ہوتی ہے وہ تڑپ ہوتی ہے جو سب کو بے بس کر دیتی ہے۔

اس دن وہ خوب رویا زین نے بھی اسے رونے دیا کیونکہ اسکا دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔اسکے بعد وہ نہیں رویا اسکے آنسو تو خشک ہو گئے لیکن آنکھوں میں ویرانی نے بسیرا کر لیا۔

"دیکھ میرے بھائی۔زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے کسی کے آنے یا جانے سے زندگی

رُک نہیں جاتی ہے۔۔۔وقت کے ساتھ آگے گزرناپڑتاہے۔وقت کاکام ہے گزرنا چاہے اچھاہو یابُراوہ گزر جاتاہےاور ہمیں اسکے ساتھ چلناپڑتاہے چاہے ہماری چاہ ہو کے نہ ہو۔سب کو فیس کرناہی ہے۔۔توآفس جا۔۔۔تیری ضرورت ہے کام میں مصروف ہودل بہل جائے گا۔۔۔اس چار دیوار میں قید رہ کر توُرداب کے ساتھ باقی سب کو بھی تکلیف دے رہاہے۔۔۔مت کرایسا۔۔۔۔کب تک ایساچلے گا۔۔جب تک زندگی ہے جیناتوہے۔۔۔۔میں بھیاکے ساتھ بزی رہتاہوں اس وجہ سے انکل کی ہیلپ نہیں کرپارہا۔۔تواس گھر کابازوہے سہارا ہے۔۔سب کو ضرورت ہے تیری۔۔۔ہمت کرمیرے بھائی"زین الگ ہوااوراسکے آنسوصاف کرتے ہوئے سمجھایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں کل سے آفس جوائن کروں گا"رافع نے کہااوربیڈ کراؤن سے ٹیک لگاکرآنکھیں موند گیا۔اس دن کے بعد سے رافع بس آفس میں ہی الجھ گیا۔دیر رات تک باہر رہتاگھر میں بھی بس حسبِ ضرورت ہی بات کرتالیکن سب اس میں بھی راضی تھےاس امید کے ساتھ کہ وہ ایک دن اپنے خول سے ضرور نکلے گا۔

©®©®©®©®®®

حال :

گھر آنے کا بعد بھی رافع کا دماغ مولوی صاحب کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔اب بھی وہ بیڈ سے ٹیک لگائے یہی سوچ رہا تھا کہ اسنے کس قدر ناشکری کی اور اللہ کی ذات کتنی مہربان ہے وہ اسے نوازتا گیا۔اسی دوران اسکی نظر شفا پر گئی جو اسی کی طرف کروٹ لئے سو رہی تھی۔وہ اسکے ہر نقوش کو بغور دیکھ رہا ہے اور پھر اسکے لب بر برائے "سلیپنگ بیوٹی"۔یہ کہتے ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ہاں اسے دیکھ کسی معصوم پری کا گمان ہو رہا تھا۔اسکا چمکتا چہرہ دیکھ رافع کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی اسے لگا اسکے دل نے دوبارہ دھڑکنا شروع کر دیا ہے۔ایک نہ معلوم سی کشش تھی جو اتنے دنوں سے اسے شفا کی طرف کھینچ رہی تھی۔اس کا دل باغی ہو رہا تھا۔اسکی بالوں کی کچھ لٹیں اسکے چہرے کے گرد پھیلی ہوئی تھی۔رافع نے اسکی لٹوں کو پیچھے کیا تو وہ نیند میں کسمسائی "اوہ ! میری سلیپنگ بیوٹی کو اپنی نیند میں خلل پسند نہیں "رافع دھیمی آواز میں بولا کہ کہیں وہ جاگ ہی نہ جائے۔کب سے وہ 'میری' بن گئی یہ رافع جان ہی نہیں پایا۔

اسکا خوبصورت چہرہ رافع کو دل میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔رافع کو احساس ہوا اسکی

www.neweramagazine.com

زندگی کی خوبصورت نعمت تو شفا ہے۔اچانک مولوی صاحب کی آواز اسکے کانوں میں گونجی

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

وہ کتنی دیر تک اسے تکتا رہا پھر آہستہ سے اسکی پیشانی چومی اور اسی کی طرف کروٹ لئے لیٹ گیا۔کب شفا کو دیکھتے دیکھتے نیند اس پر غالب ہو گئی اسے معلوم ہی نہیں ہوا۔

©®©®©®©®©®

عائشہ بیگم کی ایک ہی بہن تھی 'نائلہ '۔انکے شوہر اعجاز صاحب ایک فیکٹری میں کام کرتے تھے جہاں ایک دن اچانک آگ لگ گئی جس میں وہ جاں بحق ہو گئے۔انکی ایک ہی بیٹی تھی عائلہ جس کی عمر اس وقت 16 برس تھی۔نائلہ بیگم کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا تھا لیکن انہوں نے عائلہ کے لئے اپنے آپ کو سنبھالا۔اس وقت عائشہ بیگم نے بہت کہا کہ وہ انکے ساتھ کراچی چلے لیکن وہ راضی نہیں ہوئی۔اسکے بعد انہوں

www.neweramagazine.com

نے سلائی کڑائی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ نائلہ کو پڑھایا اور پھر اسکی شادی بھی کی۔

عائلہ کی شادی انکی ہی پڑوسن کے بیٹے ولی سے ہوئی۔ ولی اپنے ماں باپ کا اکلوتہ بیٹا تھا۔ باپ کا تو انتقال ہو گیا تھا۔ وہ دونوں ماں بیٹے ہی ایک دوسرے کی زندگی تھے۔ شادی کے ایک سال بعد ہی شفا کی پیدائش ہوئی۔ نائلہ بیگم کی زندگی کا توکلِ سرمایا ہی اب یہ لوگ تھے۔ ولی صاحب بہت ہی اچھے جیون ساتھی کے ساتھ اچھے داماد ثابت ہوئے جنھوں نے نائلہ بیگم کو ہمیشہ اپنی ماں کی طرح مانا تھا۔

ایک دن اچانک محلے میں کچھ گنڈوں نے فائرنگ کر دی اور اس اندھا دھند فائرنگ کا شکار مارکیٹ سے آتے ہوئے عائلہ اور ولی بنے اور اسی وقت خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ولی کی ماں نے جب اپنے بیٹے اور بہو کو کفن میں لپٹے دیکھا وہیں صدمے سے ڈھے گئیں اور انکے ساتھ ہی اپنے حقیقی سفر میں روانہ ہو گئیں۔ اس وقت نائلہ بیگم کو پہلا اٹیک ہوا تھا۔ شفا کی عمر اس وقت صرف بارہ برس تھی۔

شفیع صاجب کو جب اطلاع ملی تو وہ سب کے ساتھ اسی وقت روانہ ہو گئے تھے۔ رافع کی عمر اس وقت ۱۷ برس تھی۔ وہ بھی انکے ساتھ تھا اور اس وقت اسے چھوٹی شفا سے بہت ہمدردی ہوئی تھی جو ایک کونے پر بلکل خاموش ہو گئی تھی۔ دبلے پتلے رافع نے

اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ تو بلکل خاموش ہو گئی تھی۔

نائلہ بیگم کے ہونش میں آنے کے بعد بھی عائشہ بیگم اور علی صاحب نے انہیں کراچی چلنے کے لئے کہا لیکن وہ اس جگہ کو نہیں چھوڑنا چاہتی تھیں جہاں انکی یادیں تھیں۔

اسکے بعد وہ اکثر حیدر آباد جاتے رہتے تھے۔رافع بھی ایک دو بار اماں کے ساتھ گیا تھا لیکن شفا کی ریزرو نیچر کے باعث اسے اتنی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔رُدابہ کے انتقال کے وقت وہ لوگ کچھ دن کے لئے کراچی گئے تھے۔تب شفا نے ہی سب کو سنبھالا تھا کیونکہ اب وہ کافی میچیور ہو گئی تھی تبھی اسکی باقی سب سے بھی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔رداا ور سدرا کو تو وہ باقاعدہ دن میں ایک دو کال بھی کرتی تھی اور بلکل اپنی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔انسے ہی وہ رافع کا ذکر اکثر سنتی تھی اور اسے رافع کی محبت پر رشک آتا تھا۔

©®©®©®®©®®©

صبح جب شفا کی آنکھ کھولی تو رافع اسکے

بلکل نزدیک سویا ہوا تھا اور اسکا ہاتھ اسکے اپر تھا۔ شفا یکٹک اسے دیکھنے لگی۔ رافع تو پہلے دن سے ہی اسکے دل کا مکین تھا حتیٰ کہ اسنے پہلے دن ہی اسے باور کرا دیا تھا کہ اسکے دل میں صرف رُدابہ ہے اسکے باوجود یہ دل اسکی چاہ کرتا تھا۔ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ رُدابہ کو بھول جائے بس اپنے دل کا ایک چھوٹا سا گوشہ وہ اسکے لئے مختص کر دے۔ وہ اپنے رب سے اپنے محرم کی محبت کی آرزو کرتی تھی لیکن جس طرح سے آجکل رافع اس پر دھیان دے رہا تھا اسے خوشی محسوس ہوتی تھی۔ جب وہ اسے مخاطب کرتا تھا تو دل چاہتا تھا کہ وہ بس اسی طرح بات کرتا رہے۔ اسکا نام اسکی زبان سے جب ادا ہوتا تھا تو اسے اپنا نام اور خوبصورت لگتا تھا۔ جب وہ اسکے پاس ہوتا ہے تو اسے اپنے ارد گرد خوشبوئیں بکھیرتی محسوس ہوتی تھی۔ اسکی آنکھوں میں جو اب ویرانی کی جگہ چمک نظر آتی تھی وہ اسکے لئے ایک خوشکن احساس تھا۔

شفا بے دھیانی میں بس اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اگر رافع جاگ رہا ہوتا تو وہ کبھی اسے ایسے نہ دیکھتی کیونکہ اس میں ان لمبی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھنے کی جرأت نہیں تھی۔ وہ سوتے ہوئے بھی اسکے دل کے تار کو چھیڑ گیا تھا۔ اسکی بند آنکھیں بھی اسے اپنا

دیوانہ کر رہی تھی۔اسکے چہرے پر ہلکی بیئرڈ اسکے وجاہت کو نکھار رہی تھی وہاں اسکی پیشانی پر چھوتے سلکی بال بکھرے ہوئے تھے تو اسنے بے اختیار اسکے بالوں کو چھوا۔اسکے چھونے سے وہ ہلکا سا کسمسایا جس پر شفا اپنے حواس میں آئی۔

شفا نے اپنی کمر سے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا تو رافع نے اسے اور مضبوطی سے تھام لیا اور اپنی طرف کھینچا وہ اسکے سینے سے جا لگی۔شفا تو اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی۔شفا نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا وہ آنکھیں بند کئے مسکرا رہا تھا۔"ن۔۔ن۔۔ نماز کے لئے دیر ہو رہی ہے" شفا نے اسکے ہاتھ کو دوبارہ ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"جب میرے چہرے کا ایکسرے کر رہی تھی تب احساس نہیں ہوا" رافع نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"مطلب یہ جاگ رہے تھے۔۔۔اففف ! کیا ضرورت تھی اتنا بے خود ہونے کی" شفا نے دل میں سوچا اور اسے جواب دئے بنا ہی دوبارہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی "مسز۔۔۔۔کوشش بیکار ہے" رافع نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی۔اسکے ہونٹوں کا لمس شفا کی دھڑکنوں میں اُتھل پُتھل مچا رہا تھا۔

"پلیززز۔۔۔۔" شفا نے اب نظر اُٹھا کر دیکھا۔نائٹ بلب کی مدھم روشنی میں دونوں

کی نظروں کا تصادم ہوا جہاں شفا کی پلکیں جھکیں وہیں رافع کے دل کی بٹ مس ہوئی اور یہی وہ پل تھا جب رافع میر کے دل میں شفا میر کے لئے محبت کا جذبہ اجاگر ہوا بس ضرورت تھی تو اسے محسوس کرنے کی۔

تبھی رافع کے موبائیل کے الارم کا شور بلند ہوا تو رافع کی گرفت ڈھیلی ہوئی اور شفا فوراً اسکے حسار سے نکلی اور باتھروم چلی گئی۔اسے اپنے پیچھے رافع کا قہقہ سنائی دیا۔

©®©©®®©®®®®

آفس میں سارا وقت وہ شفا کے بارے میں سوچتا رہا۔اسے شفا اب خوبصورت اور اپنی لگنے لگی تھی۔اسکے چہرے کی لالی اسے اپنا دیوانہ کر رہی تھی۔اپنی دل کی کیفیت سے وہ خود انجان تھا اور ہر کام نپٹا کر گھر پہنچنا چاہتا تھا۔آفس سے آتے ہی اسنے ارد گرد نظر دورائی تو شفا نظر نہیں آئی وہ سب کو سلام کر کے فوراً روم میں آ گیا۔

وہ روم میں اینٹر ہوا تو اسکے کانوں میں شفا کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی تو مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا

"افف۔۔۔ایک تو گرمی پھر یہ بال۔۔۔۔اتنے لمبے ہو گئے ہیں کل ہی ردا کے ساتھ

جا کر کٹنگ کروا کے آؤں گی۔"

رافع نے آج پہلی بار اسکے بال پر غور کیا تھا۔ وہ حجاب ہی لیتی تھی اور رافع تو ویسے بھی شفا کو کم مخاطب کرتا تھا کبھی بالوں پر غور ہی نہیں کیا۔ اسکے براؤن سلکی بال کمر تک آتے تھے۔ رافع کو تو ویسے بھی لمبے بالوں سے عشق تھا۔ وہ رُدابہ کو بھی کٹنگ نہیں کروانے دیتا تھا۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں اسکے دل نے انہیں چھونے کی خواہش کی۔ بے خیالی میں ہی رافع اسکی طرف گیا اور اسکے بالوں کو چھونے لگا۔ اسکے بالوں پر اپنے لب رکھے اب اسکے نرم ملائم بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ شفا آئینے میں اسکا عکس دیکھ کر ایکدم بوکھلا گئی۔ وہ اسکے اس قدر نزدیک تھا کہ شفا کو اسکی مسحور کن خوشبو اپنی سانسوں میں اُترتی محسوس ہو رہی تھی۔ اسکے اچانک افتاد اور اتنی نزدیکی شفا کی دھڑکنوں میں اتھل پتھل مچا رہی تھیں۔ رافع اسکے بالوں سے آتی خوشبو میں مدہوش ہو رہا تھا

"یہ۔۔۔ یہ۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں" شفا سے تو اسکی اتنی نزدیکی برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی۔ برش بھی اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔

"خبردار جو بالوں کو کٹوانے کے بارے میں سوچا بھی تو۔۔۔" اب اسنے اپنی ٹھوری

اسکے کندھے پر رکھی اور آئینے میں اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ۔۔۔وہ بس ہلکا سا کٹ لوں گی" شفا جھکی نظروں کے ساتھ منمنائی۔ وہ کچھ مہینوں بعد کٹ ضرور لیتی تھی حالانکہ نانی کو بھی پسند نہیں تھا لیکن وہ انہیں کچھ نہ کچھ کہہ کر منا لیتی تھی کیونکہ اسے اپنے بال کٹنگ میں بہت اچھے لگتے تھے۔

"کیا تمہاری نانی نے تمہیں بتایا نہیں کے لڑکیوں کے لمبے بال ہونے چاہیے۔" وہ اب اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتا اور اسکے گرد بازو حمائل کئے غصے میں بولا۔

"ج۔ج۔جی۔۔۔وہ منع کرتی تھی۔۔۔لیکن اس بار میں صرف نوک کٹواؤں گی پکا۔" شفا نے گھبراتے ہوئے کہا کیونکہ واقعی اسکی بالوں میں نوکیں نکل آئیں تھیں جو اسے برداشت نہیں تھی۔

"اوکے۔۔۔لیکن خبردار جو لینتھ چھوٹی ہوئی۔" رافع نے اسی طرح اسکے بوکھلائے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ شفا نے اس سے دور ہونا چاہا لیکن اسکی گرفت سخت تھی جو وہ نازک سی لڑکی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اسکے چہرے کی لالی اسکا دل ڈگمگا رہی تھی۔ وہ اسے مزید قریب کرتا اس سے پہلے ہی دروازہ نوک ہوا اور دونوں ایک دوسرے سے دور ہوئے۔ رافع روم کھولنے کے لئے گیا جبکہ شفا اپنی بڑھتی دھڑکنوں

کو قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ملازمہ کو دیکھ کر رافع کو سخت غصہ آیا" کہو"

"وہ جی اماں جی چھوٹی بھابھی کو بلا رہی ہیں" ملازمہ نے ڈرتے ہوئے کہا کیونکہ رافع کے غصے سے سبھی واقف تھے۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ" ملازمہ فوراً رفو چکر ہو گئی تو رافع پھر اندر آیا

"ہمم۔۔۔تو کیا بات ہو رہی تھی"رافع نے مسکراتے ہوئے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"وہ۔۔۔اماں انتظار کر رہی ہیں" شفا نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا۔

"رافع اسکے قریب آیا اور اسکے گلابی گالوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔اسکا چہرہ تھپتھپا کے مسکراتا ہوا باتھروم چلا گیا۔شفا نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا اور اپنے بے قابو دل کو سنبھالتے ہوئے اماں کی طرف چلی گئی۔

©®©®©®©®®®

ردا، سدرا اور شفا لیٹسٹ کلیکشن کو لے کر اپنی باتوں میں مصروف تھیں کہ ردا کی نظر روم سے نکلتے محسن پر اٹھیں تو پلٹنا ہی بھول گئی۔ وہ اپنے روم کا دروازہ بند کرتا موبائیل میں مصروف انہیں کی طرف آرہا تھا۔"ہائے ! کتنے ہینڈسم لگ رہے ہیں" ردا دھیرے سے بربرائی جوان دونوں نے بخوبی سنا۔ سدرا اور شفا نے بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو دونوں معنی خیزی سے ردا کو دیکھتے ہوئے مسکرائی جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

وہ لائٹ بلیو کلر کی جینس پہنے رویل بلو کلر کی ٹی شرٹ اور ساتھ رویل بلو کلر کی ہی لیدر جیکٹ پہنے بہت ہی باوقار لگ رہا تھا۔ بالوں کو اسٹائیل دے کر جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا، بلو کلر کے ہی اسنیکرز پہنے ہوئے تھے۔ چہرے پر ہلکی داڑھی اسے پرکشش بنا رہی تھی۔ وہ اس وقت ردا کے فیروٹ کلر پہنے اور اسی کی گفٹ کی ہوئی جیکٹ پہنے سیدھے اسکے دل میں اتر رہا تھا۔ محسن بھی ردا کا یوں ٹکٹکی باندھے اور ان دونوں کو ہنستے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

"لگتا ہے بھابھی آج میں بہت پیارا لگ رہا ہوں تبھی کسی کے لئے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا

ہے" محسن نے ردا کو دیکھتے ہوئے ہی شفا سے کہا تو ردا بھی اسکی اتنے قریب سے اسکی آواز سن کر سٹپٹائی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی اور اپنی بے خودی پر دل ہی دل میں ملامت کرنے لگی

"ارے ! اس میں تو کوئی شک ہی نہیں" شفا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"ارے میرے بھائی تو ہیں ہی پیارے لیکن آج تو ماشاءاللہ سے اس رنگ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیارے اور جاذب نظر آرہے ہیں" سدرا نے بھی اسے سراہتے ہوئے کہا تو محسن مسکرا دیا اور ردا کو دیکھا جو کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ردا اپنی نظروں کو اسے دیکھنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔

"پھر تو آپ لوگ میری نظر اُتار ہی لیں کیونکہ آج کسی کی نظریں دغا کر رہی ہیں اس لئے مجھے پورا ڈر ہے کہ کہیں نظر ہی نہ لگ جائے۔۔" محسن نے ردا کو ہی دیکھتے ہوئے کہا تو ردا نے خفگی سے اسے دیکھنے لگی جب کہ وہ دونوں مسکراہٹ دبائے لطف ہو رہی تھیں۔

"ہنہ ! میں کیوں آپکو نظر ماروں گی" ردا نے غصے سے کہا۔

"میں نے تو تمہارا نام نہیں لیا" محسن نے بھی دو بدو جواب دیا۔

"ویسے بھائی آپ جا کہاں رہے ہیں؟"سدرا نے آخر کار ردا کے دل کا سوال پوچھا تو ردا بھی اسے ہی دیکھنے لگی۔

"بلال اور باقی فرینڈز کے ساتھ ڈنر کے لئے جا رہا ہوں۔۔۔بس وہ آتا ہی ہو گا" محسن نے بتاتے ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔جہاں بلال کا نام سن کر سدرا کا دل دھڑکا اور اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی ردا نے بھی ایک نظر اسے دیکھا اور پھر محسن کی طرف متوجہ ہوئی

"بلال بھائی کے ساتھ لنچ پر جا رہے ہیں کسی پارٹی میں نہیں۔۔۔پھر اتنا تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے"ردا نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو شفا نے اسکی تائید کی"ہاں بھائی بتائے ! اتنی تیاری کی وجہ"

"میں کہاں اتنا تیار ہوا ہوں۔۔۔۔اب نائٹ ڈریس میں تو جانے سے رہا نہ" محسن نے اپنا جائزہ لیتے ہوئے ردا سے کہا۔

"لیکن آپ اور کوئی شرٹ بھی تو پہن سکتے تھے۔۔۔یا پھر ویسے بھی کوئی اتنی سردی

بھی نہیں ہے ایک کام کریں یہ جیکٹ اتار دیں نہیں تو سویٹر پہن لیں" ردا نے سوچتے ہوئے کہا تو شفا اور سدرا نے دونوں نے اسے دیکھا کیونکہ جنوری کا پہلا ہفتہ تھا اور اس بار کراچی میں بھی اچھی خاصی سردی تھی۔ جبکہ محسن بھی حیرانی سے اسے ہی دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔ دماغ تو نہیں کھسک گیا۔۔۔ آج ہم سب دوست اکٹھا ہو رہے ہیں۔ مجھے آتے ہوئے دیر ہو جائے گی اور شام کے بعد اچھی خاصی ٹھنڈک ہوتی ہے اور کیوں چینج کروں میں یہ جیکٹ" محسن تو تلملا ہی گیا تھا۔

ردا اب یہ تو کہہ نہیں سکتی تھی کہ وہ اس میں بہت وجیہہ لگ رہا ہے اس لئے حیلے بہانے بنا رہی تھی۔

"بھائی۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے ہماری ردا پوزیسسو ہو رہی ہے۔" شفا نے کہا تو محسن نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا جو منہ کھولے اب شفا کو دیکھ رہی تھی۔

"واقعی۔۔۔۔" محسن نے کہا تو ردا تلملا گئی۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ جو پہننا ہے پہنو۔۔۔ مجھے کیا" ردا نے منہ پُھلاتے ہوئے کہا تو محسن کو اس وقت وہ بہت پیاری اور معصوم لگی۔ وہ اسے ہی دیکھنے لگا۔

"مجھے لگتا ہے سدرا اب ہمیں چلنا چاہئیے" شفا نے مسکراتے ہوئے کہا جہاں محسن مسکرا دیا وہیں ردا نے شرم سے نظریں جھکالیں۔ وہ دونوں اب چلی گئی محسن اسکے قریب آیا۔

"کیا چاہتی ہو" محسن نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"میرے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے" ردا نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہی چاہنے سے سب کچھ ہو گا مائی بیٹر ہالف" محسن نے اسے مزید نزدیک کرتے ہوئے کہا ردا تو اسکی قربت سے ہی گھبرا گئی۔ وہ اسکے اتنے قریب تھا کہ اسکی پرفیوم کی خوشبو اسے اپنی سانسوں میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ردا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اور وہ شرم سے نظریں جھکا گئی۔

"ک۔ ک۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ دور ہٹیں۔۔۔ سب گھر میں ہے کوئی دیکھ لے گا" ردا نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہے نہ۔۔۔ اس بہانے ہماری رخصتی کا خیال ہی آجائے گا" محسن نے اسکے گال سہلاتے ہوئے کہا

اسکے لمس سے ردا نظریں جھکا گئی تبھی محسن کا فون بجا"افف ! ظالم سماج" محسن نے ایک ہاتھ سے اپنا موبائیل نکالتے ہوئے دیکھا بلال کی کال تھی اسنے لائن کاٹی۔اسکی گرفت ڈھیلی ہوتے دیکھ ردا فوراً پیچھے ہوئی۔ محسن اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔

"جانے کتنوں سے کنارہ کر کے

ہم نے رکھا ہے خود کو تمہارا کر کے

تم فکر نہیں کرو۔۔۔I am only yours۔۔۔پھر بھی تم کہتی ہو تو میں یہ جیکٹ اتار دیتا ہوں۔۔۔جاؤ میرے روم سے اور کوئی جیکٹ لے آؤ۔" محسن یہ کہتے ہی جیکٹ اتارنے لگا لیکن ردا کی آواز پر دوبارہ رُک گیا۔

"نہیں رہنے دیں۔۔۔لیکن خیال رہے سب لڑکیاں آپکی بہن ہے اس لئے کوئی دیکھیں بھی تو آپکی نظر نہیں بھٹکنی چاہیے" ردا نے کہا لیکن جب اسے احساس ہوا تو اسنے اپنے دانتوں تلے زبان دبائی۔

"ہاہاہا۔۔۔چھپکلی اتنا ظلم تو مت کرو اپنے معصوم شوہر پر" محسن نے قہقہ لگاتے ہوئے

کہا تبھی اسے ہارن کی چنگھارتی ہوئی آواز آئی جو کہ یقیناً اسکے دوست احد ہی کی کارستانی تھی ردا نے خفا نظروں سے اسے دیکھا لیکن اسکی محبت لٹاتی آنکھوں میں دیکھ فوعاً نظریں جھکالیں وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"اللہ حافظ" محسن یہ کہتا باہر کی جانب جانے لگا تو اسے پیچھے سے ردا کی آواز آئی "اللہ کی امان۔۔۔دھیان سے جائے گا"

"جی بلکل" محسن نے پلٹ کر اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور پھر فلائی کس دے کر باہر نکل گیا۔ردا اسکی حرکت پر شرما گئی اور اپنے روم میں چلی گئی کیونکہ اسے اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنی تھی اسکے بعد سدرا سے بھی بات کرنی تھی کیونکہ اب اسے بلال کے بارے میں اس سے بات کرنی تھی۔کیونکہ اسکی دل کی کیفیت سے وہ اچھے سے واقف تھی۔

©®©®©®®©®©

سدرا ہارن کی آواز سے اپنی کھڑکی میں آکر دیکھنے لگی جہاں اسے بلال کی گاڑی دکھائی دی۔اسکے دل نے شدت سے اس دشمنِ جان کو دیکھنے کی خواہش کی۔

اکِ جھلک ہی صحیح لیکن وہ آئے تو نظر

ان آنکھوں کے لئے سیر اب ہے وہی اکِ نظر

کچھ ہی سیکنڈ میں اسے بلال گاڑی سے موبائیل ہاتھ میں لئے اترتا ہوا دیکھائی دیا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ دعائیں اتنی جلدی بھی قبول ہوتی ہیں وہ کسی کو کال کر رہا تھا۔وہ ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی اور اپنی آنکھوں کو سیر اب کر رہی تھی جبھی فون پر بات کرتے ہوئے اسکی نظریں اس طرف اُٹھی تو وہ فوراً کھڑکی کی اوٹ میں جا کر چھپ گئی۔کچھ ہی دیر میں اسے دوبارہ گاڑی کا ہارن سنائی دیا اسنے کھڑکی میں دوبارہ جھانکا تو وہاں اب کوئی نہیں تھا لیکن گاڑی کھڑی تھی جو کچھ ہی منٹ میں چل پڑی۔وہ دوبارہ مسکراتے ہوئے بیڈ پر آکر لیٹ گئی.

بلال گاڑی میں بیٹھا محسن کا ہی انتظار کر رہا تھا۔اسنے کال بھی کی لیکن لائن کٹ کر دی گئی تو وہ اطمینان سے بیٹھ گیا جبکہ احد ہارن پر ہارن دینے لگا۔اسکا موبائیل رنگ ہوا امی

کی کال دیکھ کر اسنے احد کا ہاتھ ہارن سے ہٹایا اور باہر نکل آیا کیونکہ احد نے تیز والیم میں میوزک پلے کیا ہوا تھا۔ بات کرتے ہوئے اسے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اسنے نظریں اٹھائی اسے کوئی نظر تو نہیں آیا لیکن ایک کھڑکی پر اسے پنک کلر کا دوپٹہ لہراتا ہوا نظر آیا۔ اسے اس بات کا یقین تھا کہ وہ سدرا ہی ہو گی۔ اس خیال سے ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ سدرہ کا خیال ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔ اتنی دیر میں محسن بھی آگیا اسکے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بلال نے موبائیل پاکٹ میں ڈالا اور دوبارہ کھڑکی میں دیکھا جہاں اب بھی دوپٹہ لہراتا ہوا نظر آرہا تھا گاڑی میں بیٹھ کر جان کر ہارن دیا تو وہی کھڑکی میں نکلی بلال نے اپنا شک یقین میں بدلتے دیکھا اگلے ہی لمحے گاڑی کو منزل کی طرف روانہ کر دیا۔

اب تو اس سے ملنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے

سنا ہے کہ اسکی آنکھوں میں میرا عکس نظر آتا ہے

©®©®©®®©®®©

بلال اور محسن بہت گہرے دوست تھے۔اکثر وہ محسن کے ساتھ انکے گھر چکر بھی لگاتا تھا لیکن سدرا کا کبھی بھی اس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔سدرا اس وقت لان میں بیٹھی اپنی اور بلال کی پہلی ملاقات کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔

ایسی ہی ایک خوبصورت شام وہ اور سدرا لان میں ٹہل رہیں تھیں۔

"سدرا میں سوچ رہی ہوں کیوں نہ آج ہم آنکھ مچولی کھیلیں "ردا نے چہکتے ہوئے کہا۔

"پاگل ہوگئی ہو ہم بچے ہیں اور ویسے بھی یہ گیم دو لوگوں میں کہاں مزہ دیتی ہے"سدرا نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

"یار اس میں بچے والی کیا بات ہے۔۔اور ہم دونوں ایک دوسرے کو کافی ہیں۔۔۔۔۔۔پلیز نہ چلو۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز۔۔۔"ردا نے اسکے کندھے سے پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اففف۔۔۔۔بلکل بچی بن جاتی ہو کبھی کبھی۔۔۔۔چلو"سدرا نے حامی بھری تو وہ جلدی سے جا کر اندر سے ایک کپڑا لے کر آئی۔پہلے سدرا نے ردا کی آنکھوں پر باندھا

اور گول گھمایا۔اب وہ اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی ساتھ ہی دونوں کھل کھلا کر ہنس رہی تھیں۔

بلال جو کال سننے کے لئے باہر لان میں آیا تھا نسوانی ہنسنے کی آواز سے اسطرف متوجہ ہوا اور اس میں سے ایک چہرہ اسکو اس قدر بھایا کہ وہ پلکیں جھپکانا بھول گیا۔ڈوبتے سورج کے ساتھ اسکا دل بھی کسی کی محبت میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔محبت کا پہلا احساس جو اسے کبھی محسوس نہیں ہوا وہ اس چہرے کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا۔اسنے اورنج کلر کی کرتی اور وائٹ ٹائس پہنی ہوئی تھی۔گندمی رنگت لیکن پرکشش نقش و نگار، اسکی معصومیت جو اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی اور پھر اسکی جلترنگ ہنسی اسے اپنا اسیر بنا رہی تھی۔ہائی پونی ٹیل بھی اسکے بھاگنے کے ساتھ یہاں وہاں ہل رہی تھی۔وہ بلکل اس خوبصورت شام کا ایک خوبصورت حصہ لگ رہی تھی۔وہ بے خودی میں بس اسے دیکھتا ہی رہا۔

ردا نے سدرا کو پکڑ لیا تھا اب وہ اسکی آنکھوں پر پٹی باندھ رہی تھی۔وہ اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ردا ایک درخت کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔

"ردا۔۔۔کہاں ہو؟...دیکھو میں کہہ رہی ہوں کوئی بھی اوٹ پٹانگ حرکت کرنے کی

ضرورت نہیں۔"سدرا ہوا میں اپنے ہاتھ ہلاتی اسے ڈھونڈ رہی تھی۔بلال جو کب سے اسے قریب سے دیکھنے کی آرزو رکھ رہا تھا اب اپنے دل پر قابو نہ رکھ کر بے خودی اسی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔وہ خود اپنی کیفیت سے انجان تھا۔

"پکڑ لیا"سدرا نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے زور سے چیخ ماری جبکہ ردا نے درخت کے پیچھے سے اپنے سر پر ہاتھ مارا اور اس نئے آنے والے شخص کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"یار یہ تمہارے ہاتھوں کو کیا ہو گیا ہے...یہ اتنے موٹے کیسے ہو گئے"سدرا نے اسکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا۔وہ حیران ہی تھی کہ آخر ردا کے نازک ہاتھ اتنے مردانہ کیسے ہو گئے اسکی بات سُن کر بلال مسکرا دیا۔

"ردا۔۔۔یار کتنا کھاتی ہو۔۔۔۔اتنے مردانہ ہاتھ کیسے ہو گئے"سدرا دھیرے دھیرے اسکے ہاتھوں کو چھوتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ردا جلدی سے آئی اور پیچھے سے اسکی رسی کھولی۔سدرا نے جیسے ہی اپنے سامنے کسی انجان شخص کو دیکھا۔فوراً اپنا ہاتھ گھبرا کر پیچھے کیا اور زبان دانتوں میں دبائی جبکہ بلال ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ بلال بھائی ہیں نہ محسن کے دوست"ردا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔بلال اب اسکی طرف متوجہ ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی۔۔۔۔آپ غالباً ردا بھابھی ہیں" بلال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سدرا جو اسے دیکھ رہی تھی نے ہنستے ہوئے اسکے ڈمپل دیکھے جو اسکے خوبصورت چہرے کو پرکشش بنا رہے تھے. اسکی ہنسی اس قدر دلنشین تھی کے وہ بے ساختہ اسے دیکھتی رہی۔ وہ اس وقت بلیک پینٹ اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے ہوا تھا اور سدرا نے محسوس کیا یہ کلر آج سے پہلے کبھی کسی پر اتنا نہیں بھایا۔ وہ دونوں کیا باتیں کر رہے تھے اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔ بلال اسکی نظروں کو محسوس کر رہا تھا اور اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ محسوس تو ردا نے بھی کیا تھا جبھی اسنے اسے کہنی ماری تو وہ حواس میں آئی "یہ سدرا ہے محسن کی بہن"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم' بلال نے شائستگی سے کہا۔ دونوں کی نظریں ملی جہاں اسنے اپنی پلکیں جھکا لیں وہیں اسکی آنکھوں میں اپنے لئے پسندیدگی دیکھ کر بلال کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ دونوں کے دلوں نے بٹ مس کی اور دونوں ہی ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہوئے۔

"وعلیکم اسلام" اسنے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"اب ہم چلتے ہیں۔۔۔اللہ حافظ" ردا جو اسکی غیر ہوتی حالت کو محسوس کر چکی تھی

جلدی سے اسے لے کر اندر چلی گئی۔

کہ واللہ کیا کشش تھی مت پوچھئے صاحب

مجھ سے یہ دل لڑ پڑا مجھے یہ چاہیے

"جلد ہی امی کو بھیجنا پڑے گا" بلال نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے فوراً فیصلہ لیا........

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا سوچ رہی ہو؟؟" ردا جو اسے مسلسل مسکراتا ہوا کسی سوچ میں گم دیکھ رہی تھی اب باقاعدہ اسکا کندھا ہلا کر پوچھا تو وہ ہڑبڑا گئی۔

آہ۔۔۔۔بد تمیز۔۔۔۔کچھ نہیں سوچ رہی۔۔۔۔"سدرا نے پہلے اسے گھورا اور پھر مسکرا کر کہا

"اچھا لیکن یہ چہرے کی لالی تو کچھ اور بتا رہی ہیں۔۔۔بلال بھائی کے بارے میں سوچ

رہی ہو" ردا نے چھیڑتے ہوئے کہا تو سدرا شرما گئی۔

"Ooppssss....u r blushing....."

"آہاں۔۔۔۔۔۔something fishy fishy ۔۔۔۔۔" ردا نے کہا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس دیں اور اپنی نان اسٹاپ باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

©®®©®©®©®©®

رافع اس وقت آفس میں بیٹھا تھا لیکن اسکا آج آفس میں دل نہیں لگ رہا تھا۔نہ جانے کیوں اس کا خیال بار بار بھٹک کر شفا کی طرف ہی جا رہا تھا۔وہ اپنی انگلیوں میں پین گھمائے چیئر سے ٹیک لگائے بس اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"میں کیوں شفا کے بارے میں اتنا سوچ رہا ہوں؟ کیوں میرا دل اسی کی طرف مائل ہو رہا ہے جبکہ میں رُدابہ سے پیار کرتا ہوں اسکی جگہ کبھی کسی کو نہیں دے سکتا میں اسکے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا پھر کیوں شفا کو دیکھ میرا دل بے قابو ہو جاتا ہے اتنے مہینے سے تو ایسا نہیں ہوا؟" تبھی اسکے ذہن میں اماں کی آواز گونجی جو انہوں نے نکاح سے پہلے اس سے کہی تھی۔

"بیٹا نکاح کے دو بول میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔دیکھنا ایک دن تمہارا دل خود اسکی طرف راغب ہو جائے گا."تب رافع نے بڑے دعوے سے کہا تھا کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔"تو کیا یہ اس رشتے کی ڈور ہے جو مجھے شفا کی طرف کھینچتی ہے یا پھر کچھ اور؟"اسکے بعد وہ ماضی کی یاد میں کھو گیا تھا۔

©®©®©®©©®©

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی :

اماں حیدر آباد سے فون کال آنے کے بعد فوراً شفیع صاحب کے ساتھ حیدر آباد روانہ ہوئیں تھیں کیونکہ انکی بہن کی طبیعت کافی ناساز تھی۔وہ اُدھر پہنچی تو انہیں معلوم ہوا کہ انہیں تیسرا اٹیک ہوا ہے اور ڈاکٹر کے مطابق ان کے پاس وقت بہت کم تھا۔انکی آخری خواہش تھی کہ وہ اپنی شفا کا گھر بستا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔شفا کا ایم اے کمپلیٹ ہو گیا تھا اب وہ ایک یونیورسٹی میں لیکچرار تھی۔عائشہ بیگم کو سلجھی اور سمجھدار شفا بہت

ہی اچھی لگتی تھی۔وہ بھی سب کی طرح انہیں اماں کہہ کر ہی مخاطب کرتی تھی۔

اس بار عائشہ بیگم نے نائلہ کی ایک نہ سنی اور انہیں اپنے ساتھ کراچی لے آئیں۔وہاں بھی ڈاکٹر کا یہی کہنا تھا کہ انکی حالت کافی کریٹیکل ہے۔وہ اسپتال میں نہیں رہنا چاہتی تھیں اس لئے شفیع اور احسن نے سارے انتظامات گھر میں ہی کروا لئے۔اب گھر میں ہی انکی دیکھ بال کی جارہی تھی۔

اس وقت وہ دونوں بہنیں روم میں اکیلی بیٹھی تھیں تبھی نائلہ بیگم نے دھیمے آواز میں کہا"عائشہ میری ایک خواہش ہے کہ میں اپنی بیٹی کو دلہن بنتے دیکھوں۔میری موت آسان ہوجائے گی"

"ایسی باتیں کیوں کرتی ہو۔۔۔۔۔شفا کی طرف سے تم بے فکر ہوجاؤ وہ میرے رافع کی دلہن بنے گی۔"عائشہ بیگم نے کہا اسی وقت کمرے میں ثروت، شفیع،احسن اور نادیہ داخل ہوئے جنکے قدم ایک پل کے لئے رُک گئے لیکن پھر وہ لوگ اپنے آپ کو سنبھال چکے تھے۔"یہ لو ثروت بھی آگئی۔۔۔۔اس سے بھی پوچھ لیتے ہیں۔۔۔۔کیوں بھئی تمہیں شفا کو بہو بنانے میں اعتراض ہے۔"عائشہ بیگم نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے ثروت سے پوچھا۔

"اماں آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔اور شفا جیسی خوبصورت اور خوبسیرت لڑکی کا میرے رافع کی زندگی میں آنا ہماری خوشنصیبی ہو گی" ثروت بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں خالہ شفا واقعی بہت سمجھدار بچی ہے۔ہمارے رافع کے ساتھ کافی جچے گی۔"

"خالہ پھر تو آج ہم دونوں بہنیں مل کر آپ سے اپنے رافع کے لئے شفا کا ہاتھ مانگنا چاہتے ہیں۔کیا آپکو قبول ہے۔" نادیہ نے کہا تو نائلہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

"ارے خالہ یہ تو خوشی کا موقعہ ہے اور آپ رو کر برباد کر رہی ہیں۔" احسن صاحب نے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

"رافع جیسا لڑکا میری شفا کے نصیب میں آئے اس سے زیادی خوشی کی کیا بات ہو گی۔مجھے تو دل کی گہرایوں سے یہ رشتہ منظور ہے" نائلہ بیگم نے کہا سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی لیکن اندر سے سب گھبرائے ہوئے تھے وہ جانتے تھے کہ رافع ایک طوفان کھڑا کرنے والا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفا سے جب نائلہ بیگم نے بات کی تو پہلے کچھ جز بز کا شکار ہوئی کیونکہ ان چار دنوں میں ایک سے دو بار ہی اسنے رافع کو دیکھا تھا جب وہ نائلہ بیگم کی طبیعت پوچھنے انکے روم میں آیا تھا باقی وہ گھر میں کم ہی پایا جاتا۔ باقی سب سے بھی وہ اسکے غصے کے بارے میں سنتی رہتی تھی "نانی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں" شفا رافع کے بارے میں سب سے سنتی رہتی تھی تو یہ سنتے ہی پریشان ہو گئی۔

"بیٹا تو تو میری پیاری گڑیا ہے نہ۔۔۔نانی کی آخری بات نہیں مانے گی۔" نائلہ بیگم نے لیٹے لیٹے ہی دھیمی آواز میں کہا

"نانی۔۔۔ایسا مت کہیں میں نے کبھی آپکی کوئی بات سے انکار کیا ہے" شفا نے انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"تو بیٹا میری یہ آخری بات مان لے۔۔۔۔میرے لئے موت کو آسان کر دے" انہوں نے پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پلیز نانی ایسا مت کہیں۔۔۔میں راضی ہوں اس شادی سے" شفا نے انکا ہاتھ چومتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جیتی رہ میری بیٹی۔۔۔اللہ تجھے ہر خوشی سے نوازے" نائلہ بیگم نے کہا تو شفا ان کے گلے لگ گئی۔آنسو دونوں کی آنکھوں سے جاری تھے۔

ⒸⓇⒸⓇⒸⓇⓇⒸⓇ

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔آپ سب جانتے ہیں میں یہ شادی نہیں کر سکتا" رافع کو جب اماں نے شفا سے شادی کا کہا تو وہ غصے سے بپھر گیا۔وہ سب اس وقت اماں کے روم میں ہی موجود تھے۔

"کیا برائی ہے۔۔۔اور آج نہیں کل شادی تو کرنی ہے نہ" شفیع صاحب نے کہا

"نہ آج نہ کل۔۔۔میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔میں رُدابہ کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا...میں رُدابہ کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا" رافع نے غصے سے کہا۔

'بیٹا میری بہن مرنے سے پہلے شفا کا گھر بسنا دیکھنا چاہتی ہیں۔' عائشہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تو وہ انکے گھوٹنوں میں بیٹھ گیا۔

"اماں میں اسکے لئے بہت اچھا رشتہ ڈھونڈھوں گا۔۔۔میرے ساتھ وہ کبھی خوش نہیں رہ پائے گی۔۔۔آپ پلیز سمجھیں۔۔۔۔۔چاچو چاچی آپ۔۔۔آپ کیسے اپنی بیٹی کی

جگہ کسی اور کو دیکھ سکیں گی" رافع نے اماں سے کہنے کے بعد احسن صاحب سے اور نادیہ سے کہا۔

"بیٹا وہ ہمیں رُدابہ کی طرح ہی عزیز ہے۔۔۔ تم اپنے سارے دُکھ بھول جاؤ گے" احسن صاحب نے کہا تو نادیہ بیگم نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چاچو ٹھیک کہہ رہے ہیں"

"رافع میری جان۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔ مان جاؤ نہ اپنی ماں کی زبان کا ہی پاس رکھلو" ابکی بار ثروت بیگم نے التجا کی۔

"ماما ! آپ تو مجھے سمجھنے کی کوشش کریں پلیززززز" رافع بے بسی سے بولا

"چھوڑ دو اسے اگر یہ منع کر رہا ہے تو احسن تم ایک کام کرو محسن سے بات کرو۔۔۔ ہم اپنی بچی کو باہر نہیں بیاہیں گے" شفیع صاحب نے غصے سے کہا تو سب نے انہیں حیرانی سے دیکھا جبکہ اماں ہولے سے مسکرائیں کیونکہ وہ جانتی تھی اب کی بار صحیح وار ہوا ہے۔

"پاپا ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ آپ جانتے ہیں محسن کا نکاح ردا سے ہوا

ہے "رافع نے دھیمے لہجے لیکن غصے سے کہا۔۔اسکی لمبی سرخ آنکھیں اسکی بے بسی کی گواہی دے رہی تھیں لیکن وہ سب بھی مجبور تھے کیونکہ کہیں نہ کہیں انہیں یقین تھا کہ شفا ہی ہے جو انہیں ہنستا ہوا رافع لوٹا سکتی ہے۔

"ہمیں امید ہے محسن دونوں بچیوں میں ناانصافی نہیں کرے گا" اماں نے کہا

" بلکل "احسن صاحب نے بھی تائید کی تو رافع نے ایک نظر سب کو دیکھا جو متفق نظر آرہے تھے۔

"آپ لوگ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں "رافع نے دھیمے لہجے میں کہا

"جی نہیں بیٹا جی۔۔۔۔جمعہ کو نکاح ہے آپ شامل ہو جائے گا۔۔۔مجھے امید ہے میرا محسن مان جائے گا" احسن صاحب نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا گئی بلاآخر رافع کی آواز گونجی "ٹھیک ہے میں راضی ہوں لیکن اسکے بعد کی کوئی ذمیداری میری نہیں ہو گی "رافع نے کھڑے ہوتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"بیٹا نکاح کے دو بول میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔دیکھنا ایک دن تمہارا دل خود شفا کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طرف راغب ہوگا" اماں نے پر امید لہجے میں کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہوگا" یہ کہتے ہی رافع وہاں ٹھہرا نہیں اور باہر نکل گیا۔

©®©®®©®®®®

جمعہ کے بابرکت دن نکاح رکھا گیا۔ چند خاص لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔ گھر میں ہی سارا انتظام تھا۔ نکاح کے بعد رافع شفیع صاحب کے اسرار پر نائلہ بیگم سے ملنے گیا۔ وہ اس وقت کاٹن کے وائٹ سوٹ میں ملبوس تھا "بیٹا میری بیٹی بہت معصوم ہے۔ اسکا بہت خیال رکھنا۔" نائلہ بیگم نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو اسنے ایک نظر انکے برابر میں سفید سوٹ میں ملبوس لال دوپٹہ اوڑھے نظریں جھکائے بیٹھی شفا کو دیکھا پھر مصنوعی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ شفیع صاحب نے اسے پہلے ہی وارن کیا تھا کہ وہ بیمار ہیں انکے سامنے کچھ اُلٹا سیدھا نہ بولا جائے۔

"خوش رہو بیٹا۔۔۔۔ مجھے امید ہے شفا بھی تمہیں کبھی شکایت کا موقعہ نہیں دیگی" نائلہ بیگم نے اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا۔ رافع کچھ دیر ادھر ہی بیٹھا رہا پھر باہر نکل گیا اب اسکا ارادہ رات سے پہلے گھر آنے کا نہیں تھا۔

©®©®©®®>®®>

ردا اور سدرا نے اسے اماں کے کہنے پر دوبارہ لائٹ میک اپ کر کے دیا اور رافع کے روم میں بٹھایا۔اماں اور ثروت بیگم بھی انکے ساتھ ہی آئیں۔

"بیٹا آپ لوگ اب آرام کرو۔۔۔مجھے شفا سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" اماں نے دونوں کو کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چلی گئیں۔

"بیٹا۔۔۔میں جانتی ہوں تم رافع کو لے کر پریشان ہو نگی۔۔۔لیکن تم یقین رکھیں وہ بظاہر اپنے آپ کو جتنا سخت دکھاتا ہے دل کا اتنا ہی نرم ہے۔۔۔اسے کچھ وقت دو وہ اس رشتے کو ضرور اپنائے گا" اماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں مجھے اس دن کے لئے کتنا انتظار کرنا ہو گا" شفا نے دل میں سوچا لیکن زبان سے نہ کہہ پائی۔

"بیٹا اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔وہ بہت ٹوٹ گیا بکھر گیا ہے لیکن میں جانتی ہو آپ اسے سمیٹ لو گی۔۔میں جانتی ہوں آپ اپنے اخلاق سے اور اپنی خوبصورتی سے اسکے دل میں ضرور جگہ بنالو گی۔۔۔میاں بیوی کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے جہاں دو انجان ایک

رشتے میں بنتے ہیں لیکن اللہ انکے درمیان اس رشتے کی برکت سے انکے درمیان محبت پیدا کر ہی دیتا ہے۔وہ غمگیں ہے آپ رافع کو اس غم سے نکلنے میں مدد کرو گی نہ "ثروت بیگم نے کہا تو شفا نے کچھ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔وہ دونوں اسے ہدایت دیتی اور باری باری اسکا ماتھا چومتی آرام کا کہہ کر روم سے چلی گئیں۔

©®©®©®®©®

انکے جانے کے بعد شفا نے ایک نظر روم میں دیکھا۔یہ اس گھر کا سب سے بڑا روم تھا جو واقعی بہت خوبصورت تھا۔وہاں کی ہر چیز امپورٹڈ معلوم ہوتی تھی۔براؤن کلر کا فرنیچر اور وال پر بھی لائٹ اور ڈارک براؤن کلر کا ہی کنٹراسٹ تھا۔ردا نے بتایا تھا اسے ایک بار کہ رُدابہ سے شادی سے پہلے انکا پورا روم رینوویٹ کیا گیا تھا۔شفا نے اب بیڈ سے ٹیک لگایا اور رافع کا انتظار کرنے لگی۔اسے رافع کے بارے میں سوچتے ہوئے اچھا محسوس ہو رہا تھا کہ لیکن وہ پریشان بھی تھی کہ ناجانے اب زندگی کس موڑ پر لے جائے۔"مجھے میرے رب پر یقین ہے ایک دن وہ میرے محرم کے دل میں میرے لئے محبت ضرور پیدا کرے گا۔مرحلہ مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں۔مجھے اللہ کی رضا میں راضی ہو کر صبر کرنا ہو گا۔بے شک وہ بہتر کرنے والا ہے۔"اب وک

www.neweramagazine.com

مطمعین تھی تبھی اسے کلک کی آواز آئی تو وہ سیدھی ہو کر نظریں جھکا کر بیٹھ گئی۔

رافع روم میں آیا تو اسکی نظر شفا پر گئی۔زین اور ثروت نے اسے نصیحتیں کر کے روم میں بھیجا تھا اور ساتھ ہی ایک مخمل کی ڈبی بھی دی تھی جس میں دو کنگن تھے رونمائی میں دینے کے لئے۔وہ بیڈ پر اسکے سامنے بیٹھ گیا اور اسے دیکھا۔سفید سوٹ جس پر ہلکا ہلکا کام کیا ہوا تھا اس پر لال دوپٹہ اوڑھے نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔لائٹ سے میک اپ میں وہ واقعی خوبصورت لگ رہی تھی۔رافع نے اسکا جائزہ لیا اور پھر نظریں پھیر لیں۔کچھ دیر خاموشی کی نظر ہوئی۔

"شفا۔۔۔میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔میں رُدابہ کی جگہ کبھی کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔وہی میری محبت ہے۔۔۔اس دل میں صرف اسی کا بسیرا ہے۔۔۔۔"رافع نے دھیمے لہجے میں کہا یہ زین کی نصیحتیں تھیں یا شفا کی معصومیت کہ وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا ورنہ جس طرح وہ پورا دن غصے میں تھا آفس کے تمام ورکرز نے پناہ مانگی تھی۔

"میں تمہاری ذمیداریوں سے سبکدوش نہیں ہونگا۔۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو

مجھ سے کہہ دینا۔۔۔اسکے علاوہ مجھ سے کوئی امید مت لگانا۔۔۔اور میرے کسی کام کو کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔یہ ماما نے دیا تھا پہن لینا ماما کو اچھا لگے گا" رافع نے آخر میں بکس اسے دیتے ہوئے کہا تو شفا نے اپنی بھیگی پلکیں اُٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ناچاہنے کے باوجود بھی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔اسنے رافع کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ویرانی بسی ہوئی تھی۔اسکی بھوری آنکھیں جن میں کاجل کا گمان ہوتا تھا اور لمبی پلکیں اسکی آنکھوں کو اور خوبصورت بنا رہی تھی۔شفا کچھ دیر کے لئے اسکی تمام باتیں بھول گئی۔اسکی آنکھوں کو دیکھ اسکے دل نے بٹ مس کی۔اسکی مغرور کھڑی ناک، ہلکی ڈارھی جو اسکی وجاہت کو چار چاند لگا رہی تھی۔شفا آج پہلی بار اسے اتنے قریب سے دیکھ رہی تھی اور پہلی نظر میں ہی اسے اپنا دل دے چکی تھی اسے اپنا مان چکی تھی وائٹ ڈریس میں اسکی گوری رنگت چمک رہی تھی۔بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا۔لیکن اسکے چہرے کی اذیت اسکے درد اسکی بے سکونی کی گواہ تھی۔شفا نم آنکھیں لئے اسے ہی گھور رہی تھی۔جب رافع کی آواز نے اسکے حواس بحال کئے۔

رافع نے جب بہت دیر تک اسے نم انکھوں سے اپنے آپ کو تکتے دیکھا تو اسے غصہ

آیا"دیکھو ! اب تمہیں ایسے ہی رہنا ہے۔۔۔چاہو تو الگ ہو سکتی ہو مجھے اعتراض نہیں لیکن پلیز یہ رونا دھونا میرے سامنے مت کرو۔۔۔۔۔۔ چینج کر لو پھر لائٹ آف کرنی ہے۔۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے"رافع یہ کہتے ہی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔شفا نے اسکے جانے کے بعد اپنے آنسو صاف کئے اپنے آپ پر ضبط کیا"یااللہ تو رحیم ہے پلیز میری مدد فرمانا۔۔مجھے صبر عطا کر"

اتنی دیر میں رافع باہر آیا تو شفا بھی کھڑی ہو گئی"آپ فکر مت کیجئے گا آپکو میری طرف سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی"شفا کہتے ہی ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔وہ باہر آئی تو روم میں صرف نائٹ بلب کی روشنی تھی جبکہ رافع کمفرٹر اوڑھے سو رہا تھا۔شفا نے کمرے میں یہاں وہاں دیکھا جہاں وہ سو سکے.

"مجھے کوئی پرابلم نہیں بیڈ پر سو سکتی ہو لیکن اس سے زیادہ کی امید مجھ سے وابستہ کرنی کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ایک اور کمفرٹر نکال دیا ہے آکر بیڈ پر سو جاؤ۔۔"رافع نے آنکھیں بند کئے ہی اسے کہا۔شفا نے ایک نظر اسے دیکھا جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔

©®©®©®©®®©

فون کی چنگھارتی ہوئی آواز سے رافع کا ارتکاز ٹوٹا جو رافع کو حال میں لائی۔اسنے موبائیل پر دیکھا تو گھر کے لینڈ لائن سے کال تھی۔اسنے گھڑی میں ٹائم دیکھا جو ساڑھے چھ بجا رہی تھی۔"اُفف خدایا آفس کا ٹائم بھی آف ہو گیا" رافع نے اپنی بدحواسی کو کوستے ہوئے کال پِک کی۔

©®©®©®©®®

قسط

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفا کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئ۔

"وعلیکم اسلام"

"ج۔ج۔جی وہ آپ گھر کب تک آ رہے ہیں" شفا نے گھبراتے ہوئے پوچھا کیونکہ اسکے سامنے ہی ردا اور سدرا بیٹھی اسے مدعے کی بات پر آنے کا کہہ رہی تھی اور وہ انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"کیوں پوچھ رہی ہو؟ گھر میں سب ٹھیک ہے؟" رافع کو حیرانگی ہوئی کیونکہ وہ اکثر لیٹ جاتا تھا لیکن کبھی کسی نے کچھ پوچھا نہیں تھا۔

"سب سب ٹھیک ہے بس وہ۔۔ وہ امی پوچھ رہی تھیں" شفا نے بہانا گھڑا جب کہ وہ دونوں اسے کام کی بات نہ کرتے دیکھ منہ پھلائے بیٹھیں تھی

"اوہ ! ماما سے کہنا فکر نہ کریں کچھ کام ہے تو ابھی آفس میں ہی ہوں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔" رافع نے اب لیپ ٹاپ پر دھیان دیتے ہوئے کہا

"میں نے کہا بھی تھا مجھ سے نہیں ہو گا" شفا نے فون پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کان سے تھوڑا دور ہٹایا اور دونوں سے کہا۔

"بھابھی آپ پوچھیں تو صحیح ایک بار" ردا نے آہستہ آواز میں کہا

رافع کو جب کوئی آواز نہ آئی تو اسنے ایک بار کال چیک کی کہیں ڈسکنیکٹ تو نہیں ہو گیا لیکن فون کال جاری دیکھ کر رافع نے ایک بار پھر موبائیل کان سے لگا یا۔

"شفا آر یو دیئر" رافع کو جب کوئی آواز نہ آئی تو اسنے استفسار کیا۔

"ج۔ ج۔ جی۔۔۔ وہ مجھے کہنا تھا کہ کیا آپ فری ہیں" شفا نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم۔۔۔بس تھوڑا کام رہتا ہے۔۔۔خیریت "رافع کو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا

"ایکچیولی وہ کہنا تھا کہ اگر آپ فری ہیں تو ہمیں گولہ گنڈا کھانے لے جائیں "شفا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے مدعے کی بات کی۔

"واٹ؟شفا....are u mad دماغ ٹھیک ہے "رافع نے حیرانگی سے اپنی بیوی کی عجیب فرمائش پر کہا تو شفا نے ایک سیکنڈ کے لئے فون کانوں سے دور کیا

"اس میں اتنا چیخنے والی کیا بات ہے اور اس میں پاگل والی بھی کیا بات ہے "شفا نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"یار اتنی سردی میں گولہ کون کھاتا ہے "رافع نے اب دھیما لہجہ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو ٹھنڈی چیز کھانے کا مزہ ٹھنڈ میں ہی آتا ہے "شفا نے بھی مصنوعی ناراضگی سے کہا

"شفا۔۔۔بات سمجھو یار۔۔۔بیمار ہو جاؤ گی "رافع نے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی۔

"آپ صاف صاف انکار کر دیں۔۔۔ہم کوئی اور بندوبست کر لیتے ہیں۔۔۔محسن

بھائی گھر میں نہیں تو اماں نے کہا آپ سیے کہیں ورنہ وہی بنا سوال جواب کے لے جاتے "شفا نے زچ ہوتے ہوئے کہا

"شفا میں انکار نہیں کر رہا" رافع نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تو اقرار بھی نہیں کر رہے "شفا نے اب بھی تھوڑے ناراض لہجے میں ہی کہا اور ایموشنلی بلیک میل کیا کیونکہ بقول اماں کہ رافع ایسے ہی قابو آنے والا تھا۔

"آپ چھوڑ دیں ہم کیب کے ذریعے چلے جائیں گے "شفا نے کچھ جواب نہ پا کر کہا۔

"اففف۔۔۔ہم میں کون کون شامل ہے "رافع نے کہا۔

"میں ردا اور سدرا "شفا نے بتایا

"اوکے۔میں ایک گھنٹے میں آ رہا ہوں۔۔پہلے ڈنر کریں گے پھر تمہارا گولہ کھلا دوں گا" رافع نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"تھینکیو۔۔۔تھینکیو سو مچ "شفا نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو ردا اور سدرا نے بھی یاہو کا نعرہ لگایا۔رافع انکی خوشی دیکھ کر مسکرا دیا۔

"تم ماما وغیرہ سے بھی پوچھ لینا" رافع نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔میں پوچھ لوں گی۔۔۔اللہ حافظ "شفا نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"ہاہاہا۔۔۔۔پاگل "رافع نے کال ڈسکنیکٹ دیکھ کر کہا اور جلدی جلدی کام نپٹانے لگا۔

"چلو ریڈی ہو جاؤ وہ ایک گھنٹے میں آرہے ہیں اور ڈنر بھی باہر کریں گے "شفا نے دونوں کو الگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"بھابھی یو آر گریٹ "دونوں نے ایک ساتھ ہنستے ہوئے کہا

"دیکھا بھابھی۔۔۔آپ بلاوجہ ہمارے سوئیٹ سے بھائی سے گھبرا رہی تھیں "ردا نے کہا تو شفا بھی مسکرا دی۔

"اچھا چلو تیار ہو جاؤ۔۔۔میں ماما سے پوچھ لوں "شفا انکو کہہ کر اماں کے روم میں چلی گئیں جہاں تینوں خواتین موجود تھیں جبکہ وہ دونوں اپنے اپنے روم میں چلی گئیں۔ایک گھنٹے بعد ہی رافع انکو لینے پہنچ گیا تھا۔

گھر والوں نے تو باہر آنے سے منع کر دیا تھا تو وہ چاروں ہی جا رہی تھے البتہ محسن انہیں ریسٹورینٹ میں ہی جوائن کرنے والا تھا۔رافع گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ان

تینوں کا انتظار کر رہا تھا تبھی ردا اور سدرا اسے باہر آتی دکھائیں دی۔

"اسلام علیکم بھائی" دونوں نے کہا۔

"وعلیکم اسلام ۔--شفا کہاں ہے؟" رافع نے انسے پوچھا

"وہ بس امی کو بتا کر آ رہی ہیں' ردا نے کہا اور پھر

دونوں گاڑی میں بیٹھ گئیں تبھی اسے شفا بھی آتی

ہوئی نظر آئی۔ اوف وائٹ کلر کے سوٹ میں وہ ہم رنگ ہی کا حجاب لئے صرف

ہونٹوں پر پیچ کلر کی لپسٹک لگائے اپنی سادگی میں بھی رافع کو اپنے دل

اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ شفا اسکی نظروں سے محفوظ ہوتے ہوئے دھیمے دھیمے

قدم اٹھاتے ہوئے آ رہی تھی۔ رافع کو برائٹ رنگ پسند تھے جبکہ شفا اکثر لائٹ کلر

ہی پہنتی تھی لیکن یہ لڑکی ہر رنگ میں اسے خوبصورت لگتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ ہر

رنگ بنا ہی اس کے لئے ہے۔

"اسلام علیکم" شفا جو اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی دھیرے سے سلام کیا تو وہ شفا

کی آواز سے وہ اپنے حواس میں آیا۔

"وعلیکم اسلام "رافع نے اسکا جائزہ لیتے ہی جواب دیا۔

"آپ فریش ہو جاتے پہلے "شفا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھا جس کی آستینوں کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا اور بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔۔میں آفس سے فریش ہو کر ہی نکلا

تھا "رافع نے کہتے ہوئے اسکے لئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رافع نے انہیں ڈنر کے بعد گولہ بھی کھلایا۔واپسی پر محسن نے ان دونوں کو زبردستی اکیلا بھیجا اور رداسدرا اسکے ساتھ ہی گھر چلی گئیں۔

©®®®®®®®©

گاڑی میں اسوقت خاموشی تھی جبھی رافع نے پلئیر آن کیا تو عاطف اسلم کی خوبصورت آواز گونجی۔

میں نے چھانی عشق کی گلی

بس تیری آہٹیں ملیں

میں نے چاہا چاہوں نہ تجھے

پر میری ایک نہ چلی

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہے بارشیں

پھر بھی کیوں کرہا ہے دل تیری خواہشیں

شفا نے رافع کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا تو شفا نے فورا نظریں جھکا لیں جبکہ رافع کو تو وہ اپنی دل کی آواز لگ رہی تھی

دل میری نہ سنے دل کی میں نہ سنو

دل میری نہ سنے دل کی میں نہ سنوں

اواواو۔۔۔

آب رافع بھی اسکے بول کے ساتھ بول ملا رہا تھا۔شفا نے دھڑکتے دل کے ساتھ ایک

بار پھر اسے دیکھا جو سامنے دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا لیکن گا ہے بگاہے اسے بھی دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں سنگر کے ساتھ اسکے سُر میں سُر ملا رہا تھا۔شفا نے آج اسکی آنکھوں میں ویرانی نہیں بلکہ خوشی دیکھی تھی

"کیا ہوا؟ کیا میں اتنا بے سُرا ہوں" رافع نے جب مسلسل اسے دیکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے بولا شفا سٹپٹا گئی

"نہ نہیں۔آپ کی آواز بہت اچھی ہے" شفا نے دھیمے

لہجے میں کہا تو رافع نے قہقہ لگایا۔اس وقت شفا کا دل کیا کہ یہ لمحہ یہیں تھم جائے اور وہ اسی طرح مسکراتا رہے۔شفا کے لئے رافع کی ہنسی کسی قیمتی موتی کی مانند تھی جس کو وہ کبھی کھونا نہیں چاہتی تھی۔اسنے دل سے اسکے سدا اسی طرح مسکرانے کی دعا کی تھی۔شفا نے بھی مسکراتے ہوئے دیکھا کیونکہ وہ آج کھل کر مسکرا رہا

تھا۔رافع کو بھی یاد نہیں تھا کہ وہ آخری بار کب اتنا کھل کر ہنسا تھا۔عاطف اسلم کی آواز ابھی بھی گاڑی میں سُنائی دے رہی تھی۔

"تھینکس پلیز ر" رافع نے کہا لیکن تبھی اسکے کانوں میں رُدابہ کی آواز گونجی "رافع--

-آپ کی آواز بہت اچھی ہے۔۔۔شادی کے بعد جب میں آپ سے ناراض ہوں تو مجھے آپ گا کے ہی منایا کرنا" اکثر اس سے ضد کر کے کے گانا سنتی اور پھر اسی طرح کہتی تو رافع اسکی بات پر مسکرا دیتا۔

"رُدابہ بھی یہی کہتی تھی" رافع نے کہا اور میوزک آف کر دیا۔شفا نے دیکھا اب اسکے چہرے پر افسردگی آگئی تھی۔کچھ دیر یونہی خاموشی سے رستہ کٹا پھر رافع نے ہی کہا

"آئی ایم سوری۔۔۔مجھے اس طرح اسکا ذکر نہیں کرنا چاہیئے"

"پلیز۔۔۔ڈونٹ بی۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے جب آپ رُدابہ کی باتیں مجھ سے شیئر کرتے ہیں۔لیکن پلیز آپ اُداس مت ہوں۔۔۔انکے لئے دعا کیجئے۔۔۔آپ کے چہرے پر افسردگی اچھی نہیں لگتی" شفا نے دھیمے دھیمے کہا کیونکہ اسے اس دکھ سے تو نکالنا تھا۔

"ہمم" رافع نے اثبات میں سر ہلایا

"ویسے میرے چہرے پر کیا اچھا لگتا ہے" رافع نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔

"آپکے چہرے پر سجی مسکراہٹ آپکی بڑی آنکھیں

اور شفا نے ایک ٹرانز کی کیفیت میں کہا اور پھر گاڑی رکنے پر چونک کر دیکھا تو رافع لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔" اور " رافع نے اسکے خاموش ہونے پر کہا تو شفا کو فوراً ہی احساس ہوا اسنے گاڑی باہر دیکھا گاڑی پورچ میں کھڑی تھی۔ وہ جلدی سے اتر گئی۔

"ارے بات مکمل کرو۔" رافع نے بھی گاڑی اسے نکلتے ہوئے دیکھ کر کہا شفا شرماتے ہوئے جلدی گھر کے اندر چلی گئی رافع نے قہقہہ لگایا اور مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے ہی اندر چلا گیا۔

ⒸⓇⓇⓇⓇⓇⓇⒸⒸ

رافع آفس سے گھر آیا تو سب لاؤنج میں ہی براجمان تھے سوائے شفا کے۔۔ رافع نے ادھر ادھر نظر دورائی لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئی تو وہیں سب کے پاس بیٹھ گیا

"اسلامُ علیکم " رافع نے اماں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ سب نے سلام کا جواب دیا اور اماں نے محبت سے اسکا ماتھا چوما۔ رافع نے بھی انکا ہاتھ تھام کر چوما اور صوفے کی پشت

سے ٹیک لگا لیا۔کچھ دیر تک بھی وہ نظر نہیں آئی تو رافع کو فکر ہوئی کیونکہ شفا ہمیشہ سب کے ساتھ ہی پائی جاتی

"ماما شفا کہاں ہے" رافع نے بلآخر پوچھا۔

"بیٹا اسکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تو میں نے روم میں آرام کے لئے بھیج دیا ہے۔" ثروت بیگم نے بتایا جس پر رافع اکدم پریشان ہو گیا۔

"خیریت صبح تک تو بلکل ٹھیک تھی" رافع نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں بیٹا کہ رہی تھی سر میں درد ہے ہم نے زبردستی اسے روم میں بھیجا ہے" اب کہ اماں نے جواب دیا تو رافع کھڑا ہوا

" چلیں ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں" یہ کہتے روم میں چلا گیا جبکہ اماں نے باقی خواتین کو آنکھوں سے اشارہ دیا جیسے کہ رہی ہو میں کہتی تھی نہ سب ٹھیک ہو جائے گا وہ دونوں بھی مسکرائیں۔

رافع روم میں آیا تو شفا ٹشو بکس ایک سائیڈ پر رکھے اور دو تین ٹشو ناک پر رکھے بیڈ پر

بیٹھی تھی۔

"اسلام علیکم "رافع نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس کی نزلے کی وجہ سے ناک سرخ تھی اور چہرہ اترا ہوا تھا۔

"وعلیکم۔۔۔اچھی۔۔۔اچھی اچھی۔۔اسلام۔۔۔اچھی اچھی۔۔"شفا نے چھینکتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔

شکر الحمداللہ"شفا نے اپنے ناک سے بہتا پانی صاف کرتے ہوئے کہا

"یرحمکَ اللہ"رافع نے کہا اور اپنا کوٹ صوفے پر رکھ کر اسکے سامنے بیٹھا۔

"ڈاکٹر کے پاس چلیں کیا"رافع نے فکر مندی سے پوچھا

"نہیں۔۔۔اچھی۔۔۔میں نے پین کلر لی ہے سر درد کے لئے کچھ ریلیف ہے اب"شفا نے تکیہ سے ٹیک لگاتے ہوئے ہلکی ہلکی آواز میں کہا

"یہ آواز کو کیا ہو گیا ہے"رافع نے اسکی دھیمی آواز جو وہ بامشکل نکال رہی تھی سنتے ہوئے کہا

"نہیں۔۔اچھی۔۔۔اچھی۔۔بس وہ نزلہ کی وجہ سے گلے میں درد ہے"شفا نے منہ پر

ٹشو رکھتے ہوئے کہا۔

"افف۔۔۔شفا۔۔۔میں نے کتنا منع کیا تھا گولہ کھانے سے اور پھر تم نے میرا چھوڑا ہوا گولہ گنڈہ بھی کھالیا تھا۔۔۔اب دیکھو ہو گئی نہ بیمار "رافع اسکی چینخوں سے زچ آتے ہوئے بولا اور اب کھڑے ہو کر اسکا ماتھا چھوّا۔

"دیکھو۔۔۔فیور بھی ہو گیا ہے۔۔۔چلو شاباش ہمت کر کے کھڑی ہو جاؤ ڈاکٹر کے پاس چلنا ہے۔"رافع نے اسے کندھے سے تھامتے ہوئے کھڑا کرتے ہوئے کہا شفا نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"رافع پلیز۔۔۔میں آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی "شفا نے لیٹتے ہوئے کہا۔

"شفا۔۔۔آواز تو نکل نہیں رہی تمہاری اسلئے بحث مت کرو۔۔۔تمہاری بات ماننے کا انجام میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔۔۔چلو شاباش ہمت کرو"رافع آج ایک سننے کی موڈ میں نہیں تھا غصے سے بولا لیکن اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہی فوراً دھیما لہجہ اپنایا تبھی ردا اور اماں روم میں انٹر ہوئیں۔۔۔روم چونکہ کھلا ہی تھا تو وہ ہلکا سا نوک کر کے اندر آگئی۔رافع نے بھی اب اماں کا ہاتھ تھام کر انہیں بیڈ پر بٹھایا۔

"کیا ہو گیا ہے رافع کیوں بیمار بچی کو ڈانٹ رہے ہو" اماں نے شفا کا اُترا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"اماں ڈانٹ نہیں رہا اسے دیکھیں فیور ہے گلہ الگ بیٹھا ہوا ہے لیکن یہ میڈم دوا کے بلئے راضی نہیں ہو رہیں" رافع نے خفگی سے کہا۔

"ارے میرا بچہ دیکھو تو کیسا چہرہ زرد ہو گیا ہے ایک دن میں۔۔ بلکل تلملا گئی ہے چلو ہمت کرو دوا لے کر آؤ" اماں نے اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا

"اماں لیکن۔۔۔" شفا کہتی لیکن اس سے پہلے ہی رافع نے اسکی بات اچک لی

"شفا نو مور آرگیومینٹس۔۔۔۔اپنے گلے پر زور مت ڈالو۔۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں جب تک ردا تم انہیں حجاب پہنا کر ریڈی کرو۔" رافع نے اسے خاموش کرا کے ردا کو حکم دیا اور باتھ روم چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ باتھ روم سے نکلا تو شفا ریڈی ہو کر بیٹھی تھی۔ رافع نے اسے سہارا دیا اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

واپسی پر شفا گاڑی میں ہی سو گئی تھی۔ رافع نے اسے دھیرے سے اپنے بازوں میں اُٹھایا اور بیڈ روم میں آکر آرام سے بیڈ پر ڈالا۔ اسکے بعد کچن میں گیا تو سب کھانے کی تیاری

میں مصروف تھے۔

"ماما۔۔۔پلیز شفا کے لئے کچھ لائٹ سا دے دیں پھر میں اسے دوا دے دوں۔"رافع نے کچن میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹا میں نے سوپ ریڈی کروایا ہے ابھی آکر دے جاتی ہوں "ثروت بیگم نے کہا۔

"ماما آپ مجھے دے دیں میں مینیج کرلوں گا"رافع نے کہا۔

"اچھا بیٹا ٹھیک یہ لو۔۔۔اور اسے پلا کر تم بھی آجاؤ ڈنر ریڈی ہے "ثروت بیگم نے ٹرے اسے تھماتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔آپ اسٹارٹ کیجئے۔۔۔ویٹ مت کرنا میں آرہا ہوں "یہ کہتے ہی رافع نے ٹرے تھامی اور روم میں چلا گیا۔اسے زبردستی سوپ پلایا اور دوا دینے کے بعد سلا کر پھر آیا اور سرسری سا ہی ڈنر کر کے دوبارہ روم میں چلا گیا۔

اماں اور ثروت بیگم کو اسنے زبردستی روم میں آرام کے لئے بھیجا جو شفا کی وجہ سے اُدھر

ہی بیٹھی تھیں اور خود روم لاک کر کے اسکے سرہانے آکر بیٹھ گیا۔ ہر تھوڑی دیر میں شفا کا بخار چیک کرتا رہا۔ دوا کے باوجود حرارت میں کمی نہیں ہو رہی تھی تو رافع نے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کی تب کہیں جا کر رات کے آدھے پہر کے قریب اسکا بخار کم ہوا۔ رافع ادھر ہی اسکے پاس بیٹھے بیٹھے ہی بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔

©®©®©®®©

شفا کی آنکھ کھلی تو رافع بیٹھے بیٹھے ہی سو رہا تھا۔ اسکا ہاتھ رافع کے ہاتھ میں تھا۔ شفا کو اس وقت رافع پر بہت پیار آیا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ پوری رات نہیں سویا تو اسنے دھیمی آواز میں رافع کو آواز دی لیکن اسنے نہیں سنی "رافع۔۔۔رافع۔۔" دو بار اور آواز دینے سے بھی رافع نے نہیں سنا۔ ایک تو وہ اتنا قریب تھا کہ شفا کی دھڑکنیں اسکی قربت سے تیز ہو رہی تھی دوسرا بخار کی وجہ سے اسے کھڑے ہونے کی بلکل ہمت نہیں تھی۔ اسنے ہمت کر کے کھڑے ہونے کی کوشش کی تو رافع کی انکھ کھلی۔

"کیا ہو گیا۔۔۔کچھ چاہیے۔۔۔بخار تو نہیں ہے اب؟؟" رافع نے ایک ساتھ اتنے سوال کر ڈالے اور ساتھ ہی اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بخار چیک کر رہا تھا۔

"شکر ہے بخار اب نہیں ہے" پھر خود ہی بولا شفا بھی اب بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں" شفا نے وہی دھیمی آواز میں کہا۔

"آواز تو اب تک نہیں آئی۔۔۔ چلو کچھ فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کر کے دوا بھی لینی ہے" رافع بیڈ سے اُتر کے اسکی سائیڈ آیا اور اسے کھڑے ہونے میں مدد دی۔

"میں باہر ہی کھڑا ہوں۔۔۔ تم فریش ہو جاؤ" رافع نے اسے باتھ روم میں واش بیسن کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔

کچھ ہی دیر میں شفا نکلی تو اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"رافع آپ پلیز کچھ دیر سو جائیں۔۔۔ میں باہر جا کے ناشتہ کر لوں گی اور دوا بھی لے لوں گی" شفا نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں روم سے باہر قدم نکالنے کی۔۔۔ اور میری نیند کی فکر مت کرو۔۔۔ آرام کرو بس" رافع نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا اور باتھ روم میں چلا گیا تو شفا پیچھے سے ہلکا سا مسکرا دی۔

رافع کچن میں آیا تو سب ناشتے کی تیاری میں بزی تھیں۔وہ اسکو دیکھ فوراًہی اماں نے سوال کیا"رافع بیٹا اب کیسی طبیعت ہے شفا کی؟ "

"اماں پوری رات بخار تھا لیکن اب صحیح ہے۔باہر آنے کا کہہ رہی تھی لیکن میں نے منع کر دیا۔۔ماما ناشتہ ریڈی ہو تو آپ دے دیں اور میں بھی روم میں ہی ناشتہ کروں گا"رافع نے اماں کو جواب دینے کے بعد ثروت بیگم سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور دونوں کے لئے ٹرے ریڈی کرنے لگیں۔

"ارے جھلی ہے بلکل۔۔۔بیماری میں بھی چین نہیں اسکو۔۔۔رافع اسے دو دن تک روم سے مت نکلنے دینا"اماں نے اسے ہدایت دی تو اسنے جی بہتر کہہ کر جواب دیا اتنی دیر میں ثروت بیگم نے ناشتے کی ٹرے اسے دی تو وہ روم میں چلا گیا۔اگلے دو دن تک وہ آفس نہیں گیا اور اد کی خدمت کرتا رہا۔وہ شفا کو اُٹھ کر گلاس بھی نہیں لینے دیتا۔دو دن بعد بھی شفا نے اسے یقین دلایا کہ وہ بلکل ٹھیک ہے اب اسکی آواز بھی ٹھیک تھی اور کچھ میٹنگ کی وجہ سے جانا بھی ضروری تھا اسی لئے وہ گیا لیکن جلد ہی وہ واپس آگیا۔اسکے بعد سے اسکا معمول بن گیا وہ آفس سے ہمیشہ جلدی آجاتا تھا اور جس دن نہیں آتا اُس دن شفا پریشان ہو جاتی اور اسے کال ضرور کرکے پوچھتی۔پہلے کے نسبت

اب دونوں میں کافی انڈراسٹینڈ نگ بھی ہو گئی تھی۔

©®©®©®©®©®

رافع کا معمول بن گیا تھا اب آفس سے جلدی آنا اور سب کے ساتھ مل کر چائے پینا۔ وہ آفس سے آنے کے بعد فریش ہو کر آیا اور سب کے ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا۔ اتنی دیر میں ردا چائے اور دوسرے لوازمات لئے ٹرالی گسیٹتے روم میں اینٹر ہوئی۔ محسن نے اسے دیکھا تو لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔ وہ لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں بالوں کا جوڑا بنائے سادگی میں بھی اسے خوبصورت لگ رہی تھی۔ ردا سب کے سامنے اسکے اس طرح گھورنے پر کنفیوز ہو رہی تھی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے باز رہنے کا اشارہ کر رہی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بن کر مسکرائے جا رہا تھا۔ وہ سب کے لئے چائے کپ میں ڈال رہی تھی اور سدرا سب کو سرو کر رہی تھی۔

"ذرا اپنی نظروں کو قابو میں رکھو میری بہن کو اس طرح گھورو مت "رافع جو اسکے نزدیک ہی بیٹھا تھا نے اسے سرگوشی میں کہا۔

"آپکی بہن میری بیوی ہے" محسن نے بھی اسے جواب دیا۔

"بیوی نہیں منکوحہ۔۔۔مائنڈاٹ" رافع نے اپنی ہنسی کو قابو پاتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ہنہ۔۔۔ سیم تھنگ" محسن نے کندھا جھٹکتے ہوئے کہا اور کباب کی پلیٹ سے کباب کھانے لگا۔ رافع کو بھی سدرا نے چائے دی تو اسنے ارد گرد دیکھنے کے بعد ٹیبل پر رکھ دی اور موبائیل میں مصروف ہو گیا۔

"رافع کیا کر رہے ہو اس موبائیل کی جان چھوڑو اور چائے پی لو پہلے ٹھنڈی ہو جائے گی" اماں نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

"جی اماں بس وہ ضروری میل کرنی ہے" رافع نے ایک بار پھر اپنی نظریں گھمائی لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی پھر اماں کو جواب دیا۔

"سدرا بیٹا شفا کو بلا کر لاؤ۔۔۔ ورنہ اسنے کام کی جان نہیں چھوڑنی" اماں نے ابکی بار سدرا کو کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر کچن میں چلی گئی۔

"ویسے یہ کینڈی کرش کھیل کر کونسی ضروری میل ہوتی ہے۔" محسن نے اسکے

موبائیل میں جانکتے ہوئے کہاتو رافع نے گھبراتے ہوئے سب کو دیکھااور پھر محسن کو گھورا

"تم اپنی زبان بند نہیں رکھ سکتے "رافع نے راؤنڈ کمپلیٹ ہو جانے کے بعد موبائیل سائیڈ پر رکھااور محسن کو غصے سے کہاتو اتنی دیر میں شفا بھی سدرا کے ساتھ آگئی۔

"آیئے آپکاانتظار تھا...آیئے آپکاانتظار تھا

دیر لگی آنے میں تم شکر ہے پھر بھی آئے تو" محسن نے جیسے ہی شفا کو آتے ہوئے دیکھا تو گنگنانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے وہ آگے گاتا رافع نے اسکے منہ میں پورا بسکٹ ڈال دیا جس کی وجہ سے اسکا بولنا مشکل ہو گیا وہیں سب نے قہقہہ لگایا۔شفا نے دیکھا تو رافع کی چائے ٹیبل پر پڑی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔شفا نے اسکے لئے دوسرا چائے کا کپ بنایااور ایک پلیٹ میں نگٹس اور بسکٹ رکھے پھر رافع کو سرو کیا۔اس کے بعد اپنا چائے کا کپ اور بسکٹ لے کر رافع کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی اور کھانا شروع کیا اسے کھاتے دیکھ رافع نے بھی شروع کیا۔

"اہم۔۔۔اہم" محسن نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے گلہ کھنکھارا تو رافع مسکرادیا۔

شفا جانتی تھی اب اسکار وز کا معمول ہے جب تک شفا شروع نہیں کرتی تھی وہ بھی کھانے کا شروع نہیں کرتا تھا۔ آج بھی وہ کچن میں رات کے لئے کڑاہی گوشت بنا رہی تھی تو اسی وجہ سے کچھ دیر ہو گئی۔ یہ بات شفا کے علاوہ باقی سب نے بھی نوٹ کی تھی اور سب رافع کی تبدیلیوں کو دیکھ کر بہت خوش تھے۔

©®©®©®®©®®©

سب اپنے اپنے روم میں مصروف تھے۔ ردا کے سر میں درد تھا تو وہ بھی سو رہی تھی۔ سدرا بور ہو رہی تھی تو وہ لاؤنج میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہی تھی تبھی گھر کے فون کی بیل رنگ ہوئی۔ سدرا نے ٹی وی کا والیم میوٹ کیا اور کال ریسیو کی۔

"اسلام علیکم" سدرا نے اپنی مدھم آواز میں کہا لیکن دوسری جانب اپنا موبائیل کان سے لگائے شخص کی تو آواز ہی بند ہو گئی ہے۔ کوئی جواب نہ پا کر سدرا نے پھر سلام کیا لیکن خاموشی ابھی بھی قائم تھی کیونکہ یہ آواز کسی کے لئے خوشنودی اور تسکین کا باعث بن رہی تھی۔

"جب بات نہیں کرنی تو کال کیوں کی۔۔۔اگر جواب دینا ہے تو دو ورنہ میں فون رکھ رہی ہوں" سدرا نے غصے سے کہا تو وہ اس آواز کے حصار سے نکلا۔

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔پلیز فون مت رکھئے گا"اس شخص نے جلدی سے کہا کہ کہیں وہ فون رکھ ہی نہ دے جب کہ سدرا کے لئے بھی یہ آواز انجان نہیں تھی۔

"ک۔ک۔کون"سدرا نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو نہیں آپ ہم سے اس قدر نا آشنہ ہونگے۔۔۔۔خیر آپ کی معلومات کے لئے بتاتے چلیں کہ موصوف کو بلال منیر کہتے ہیں"بلال نے اسکی گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے شوخیہ انداز اپناتے ہوئے کہا تو سدرا نے اپنے دانتوں تلے ہونٹ لئے۔

"سدرا۔۔۔کیسی ہیں آپ"کچھ سیکنڈ کی خاموشی کے بعد بلال نے ہی پوچھا جبکہ سدرا تو اسکی آواز کے حصار میں تھی۔

"جی ٹھیک"اسنے اب بھی دھیمی آواز میں کہا۔

"میں کب سے محسن کا کال کر رہا تھا لیکن وہ کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔کیا اس سے بات ہو سکتی ہے"بلال نے اپنے کال کرنے کا جواز پیش کیا جبکہ اس کے دل نے یہی چاہ کی تھی کہ کسی طریقے سے سدرا کی آواز سن جائے۔اسی لئے اسنے محسن کو صرف دو بار کال کرنے کے بعد گھر کال کی ورنہ اسے بہت ضروری کام بھی نہیں تھا اور گھر کال تو وہ

بہت ضروری کام ہو تب بھی کم ہی کرتا تھا۔

"وہ بھائی پاپا ساتھ گئے ہیں۔ موبائیل گھر پر ہی بھول گئے ہیں۔" سدرا نے بتایا بلال اب مدعے کی بات کرنے کا سوچ رہا تھا۔

"بھائی آئینگے تو میں بتا دونگی۔۔۔ اللہ حافظ" سدرا نے جب کوئی جواب نہیں سنا تو فون رکھنا چاہا کیونکہ بلال سے بات کرنا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔ اسکی آواز سنتے ہی دل میں اُتھل پُتھل شروع ہو گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ فون رکھتی بلال کی آواز آئی۔

"ایک منٹ فون مت رکھئے گا۔۔۔ میں اپنی مما کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔۔۔ آپکو کوئی اعتراض تو نہیں۔" بلال نے فوراً کہا کہیں وہ فون ہی نہ رکھ دے۔

"آپکی مما ہمارے گھر آئیں گی تو مجھے کیوں اعتراض ہو گا" سدرا کو سمجھ نہ آیا کیونکہ اس سے پہلے بھی کہیں بار وہ انکے گھر آچکی ہے پھر یہ پوچھنے کی وجہ۔

"اُفف۔۔۔ دیکھیں میں سیدھی بات کرونگا۔۔۔ میں کوئی دل پھینک قسم کا بندہ نہیں ہوں لیکن نجانے کیوں آپ پہلی نظر میں ہی اس دل میں سما گئی ہے۔ اب آپ کے علاوہ کوئی اور چہرہ بھاتا ہی نہیں ہے۔ میں آپ کی بہت عزت اور احترام کرتا ہوں اس

وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ میری فیلنگس کو لے کر کوئی آپ پر انگلی اُٹھائے اس لئے میں فوراً اپنی مما کو آپ کے گھر رشتہ لے کر بھیجنا چاہتا ہوں۔ سچی محبت کی نشاندہی ہی یہی ہے کہ جس کو چاہا جائے اسے اپنا محرم بنالیا جائے۔ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟؟" بلال نے ایک ہی سانس میں اپنے دل کی بات کہ کر اسے پرپوز کر ڈالا اور سکون کا سانس لیا تو دوسری جانب سدرا اسکی بات سن کر حیران تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ وہ اس محبت کی کشتی کی اکیلی سوار ہے جبکہ اب اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلی سوار نہیں ہے بلکہ اللہ نے جس شخص کے لئے اسکے دل میں محبت ڈالی تھی اسکے دل میں بھی اسکی محبت کے دیئے جلائے تھے۔ "بھلا فون پر کون پرپوز کرتا ہے" سدرا نے دل میں سوچا لیکن زبان سے اقرار نہیں ہو رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دے۔

"سدرا۔۔۔I' m waiting" بلال نے خاموشی دیکھ کر کہا۔

"اگر گھر والے راضی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ اللہ حافظ" سدرا نے کہتے ہی فون رکھ دیا۔

اسکا جواب سُن کر بلال سرشار ہو گیا اور جلدی جلدی کام نپٹانے لگا تا کہ آج ہی شائستہ

بیگم سے اس سلسلے میں بات کر سکے۔ وہ جانتا تھا اسکی ماں باپ کبھی انکار نہیں کریں گے۔ آج تک انہوں نے اسکی ہر بات مانی تھی اور بلال بھی انکا اکلوتہ، لاڈلہ اور فرمانبردار بیٹا تھا جس نے کبھی کوئی ناجائز مطالبہ نہیں کیا تھا۔

بڑی شدت سے انتظار ہے اس سوال کے جواب کا

جس کے جواب میں وہ اور میں دونوں کہیں گے

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے"

فون رکھتے ہی سدرہ نے اپنے تیز دھڑکتے دل کو سنبھالا اور ٹی وی بند کر کے آگے بہتری کے لئے دعا اور شکرانے کے نفل ادا کرنے چلی گئی۔

کچھ بات تو ہے تیری باتوں میں جو بات یہاں تک آ پہنچی

ہم دل سے گئے دل تم پر گیا اور بات خدا تک جا پہنچی

ایک مشرقی لڑکی کو ایسا ہی ہونا چائیے۔جب اسے کوئی پسند بھی آجائے تو وہ اپنی محبت کو دل میں ہی چھپا کر رکھتی ہے اور اپنے ماں باپ کی خوشی میں ہی راضی ہوتی ہے۔

©®©®©®®©®®©®

زین اور رافع اس وقت کیفے میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔رافع بار بار گھڑی پر نظر ڈالتا زین سے باتوں میں بھی مصروف تھا اور زین یہ بات اچھی طرح سے محسوس کر رہا تھا

بدلے بدلے سے سرکار نظر آتے ہیں۔"زین نے کافی پیتے ہوئے لقمہ دیا تو رافع نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا

"اس بات کا مطلب"

"اجی مطلب وطلب چھوڑئے کام کی بات پر آئے۔۔۔حالِ دل سنائیں"زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا رافع نے اسے گھورا"بکواس کروالو بس۔۔۔"رافع نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"خیر بکواس تو نہیں کر رہا میں۔۔۔۔لیکن ایک بات میں دل سے کہہ رہا ہوں جس کے لئے میں اپنے رب کا شکر گزار بھی ہوں کہ ہمارا رافع لوٹ آیا ہے۔۔۔ہر وقت اُداس، مایوس، افسردہ اور زندگی سے بیزار رافع اب کہیں نہیں نظر نہیں آتا۔" زین نے اب سنجیدگی سے کہا تو رافع اسکے انداز پر مسکرا دیا۔

"تو اب کونسا رافع تمہیں نظر آتا ہے" رافع نے کہا۔

"اب۔۔۔۔ہنستا مسکراتا رافع۔۔۔وہ آنکھیں جہاں ویرانی تھی اب وہاں خوشی کی رمق دکھائی دیتی ہے۔۔۔زندگی جینے کا حوصلہ دکھائی دیتا ہے۔۔پیشانی پر غصہ کے بل بھی کم دکھائی دیتے ہیں۔۔۔۔افسردہ اور مایوس رافع کی جگہ اب خوش اور مطمعین رافع نظر آتا ہے" زین نے کہتے ساتھ اب کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ رافع جو اسکی بات بغور سن رہا تھا اسکی بات کے اختتام پر اس کے جزیہ پر مسکرایا۔

"زین۔۔۔میں جان گیا ہوں کہ اداس انسان تب ہوتا ہے جب وہ اللہ کی رضا میں راضی نہ ہو اور میں نے اللہ کی رضا میں راضی ہونا سیکھ لیا ہے۔اسکے بعد سے مایوسی افسردگی یہ سب خود میری زندگی سے دور ہوتی گئی اور اسکی جگہ اطمینان نے لے لی۔ہر غم و خوشی اللہ کی طرف سے ہے کبھی کچھ دے کر کبھی کچھ لے کر وہ ہمیں آزماتا ہے

ہمیں صبر اور شکر کے ساتھ اسکی آزمائش پر کھڑا ہونا چاہیئے۔مجھے یہ بات تھوڑی دیر سے سمجھ آئی لیکن آگئی۔شفا کہتی ہے دلوں کا سکون نماز اور قرآن میں ہے اور واقعی اب میری زندگی میں سکون ہے۔

میں جان گیا ہوں کہ زندگی جینے کا نام ہے اور اس مختصر زندگی میں ہمیں ہر مشکل کا سامنا ہنستے مسکراتے اور صبر و شکر کے ساتھ کرنا چاہیئے نہ کہ شکوہ شکایتیں کر کے زندگی کو ضائع کرنا چاہیئے۔ہر مشکل کے بعد آسانی ہے جو ہر مشکل کا سامنا یہ سوچ کر کرتا ہے کہ اس کی بعد اللہ بہترین سے نوازے گا پھر زندگی سہل لگنے لگتی ہے۔میں بھی اللہ کا شکر گزار ہوں کہ اسنے مجھے زندگی میں بہترین سے نوزا ہے۔"رافع نے آخر میں مسکراتے ہوئے کہا تو زین بھی مسکرا دیا۔

"اور یہ بہترین شفا بھابھی کی صورت میں عطا کیا گیا ہے"زین نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافع نے اسے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اسکی مسکراہٹ بہت کچھ بتا رہی ہے۔

"دیکھ میرے بھائی جب اتنا سب کچھ جان گیا ہے تو یہ بھی جان لے تجھے بھابھی سے محبت ہو گئی ہے"زین نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"محبت۔۔۔۔نہیں کبھی نہیں۔۔۔میں تو رُدابہ سے۔۔۔۔"رافع کہہ رہا تھا کہ زین نے اسکی بات کاٹی۔

"پلیز رافع اب یہ مت کہنا کہ محبت ایک بار ہوتی ہے وہ تو نے کرلی ہے بلا بلا۔۔رُدابہ کو ہم میں سے کوئی بھی کبھی نہیں بھول سکتا لیکن اسے اب ہر چیز سے زیادہ ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔۔زین ٹھہرا تو رافع نے اسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا۔۔ایسا ضروری نہیں ہے محبت دوسری بار بھی ہو سکتی ہے اور میرے نزدیک اس میں پہلے سے زیادہ شدت پائی جاتی ہے۔۔۔۔اور جب دو لوگوں کے درمیان نکاح جیسا پاکیزہ رشتہ ہو تو محبت ہو ہی جاتی ہے اور میرے بھائی تجھے بھی بھابھی سے شدید والی محبت ہو گئی ہے بس تو سمجھ نہیں پا رہا یا اقرار نہیں کرنا چاہ رہا۔"زین نے کہا تو رافع اسکی بات سے سوچ میں پڑ گیا کیونکہ کچھ دنوں سے اسکے دل کی بدلتی کیفیت سے وہ انجان تو ہر گز نہیں تھا جو صرف شفا کے نام سے ہی دھڑکتا تھا اور ہر وقت اسی کی چاہ کرتا تھا۔

"تو کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ محبت ہے۔"رافع نے سوچتے ہوئے کہا

" کبھی کبھی کچھ چیز بتائی نہیں جاتی خود ہی پتا چل جاتی ہے۔۔۔۔ہم تو اُڑتی چڑیا کہ پر گن لیتے ہیں جانی۔۔۔۔دیکھ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ تو بھابھی سے محبت کرتا

ہے "زین نے کہا اور رافع جانتا تھا کہ وہ اب ثابت کر کے رہے گا کیونکہ وہ رافع کو اس سے بہتر جانتا تھا اور رافع بھی آج اپنی فیلنگ کو نام دینا چاہتا تھا۔

"اچھا۔۔کیسے ثابت کرے گا" رافع نے کہا

"اہمم۔۔۔زین نے گلہ کھنکھارا۔۔۔ابھی سے شروع کرتے ہیں۔۔۔تو ابھی میرے ساتھ ہے لیکن تیری سوچ کے دھاگے کہیں اور ہے۔بار بار تیری نظر گھڑی کی طرف جا رہی ہے تو کبھی موبائیل کی طرف یعنی تجھے گھر جانے کی جلدی ہے اور تو کسی کے کال کی ویٹ کر رہا ہے۔"زین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو رافع حیران ہوا کیونکہ وہ واقعی شفا کی کال کی ویٹ کر رہا تھا کیونکہ آجکل جب بھی وہ لیٹ ہوتا تو شفا اسے کال ضرور کرتی۔

"ہاں وہ تو بس ایسے ہی ماما ویٹ کر رہی ہو گی" رافع نے بہانہ بنایا۔

"ہائے میرا بیبا بچہ۔۔۔۔ڈرامے بازیاں میرے سامنے مت کر۔۔۔اب دوسری بات بھابھی بیمار تھیں تو کیسا بوکھلاتا پھیڑ رہا تھا۔۔۔"

'وہ۔۔"رافع نے بولنے کے لئے لب کھولے لیکن اس سے پہلے زین نے اسے خاموش

کرادیا۔۔۔۔

"دیکھ اب کوئی بہانا مت کرنا کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے تیرا حال ملاحظہ کیا تھا۔۔۔آجکل تجھے گھر پر جانے کی بھی سب سے زیادہ جلدی ہوتی ہے سب سے بعد میں نکلنے والا بندہ سب سے پہلے نکلتا ہے اور تو اور تجھے آفس میں بھی بیٹھے بیٹھے کسی کے خیالوں میں کھوتے ہوئے تو کبھی اکیلے مسکراتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔"زین نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو رافع تلملا گیا"یہ علی کے بچے کو تو میں کل پوچھتا ہوں"علی رافع کا مینیجر تھا جو کام کم اور اسکی جاسوسی زیادہ کرتا تھا۔اسکی بات پر زین نے قہقہ کا لگایا اور دوبارہ شروع ہوا"اور تو اور میں نے سنا ہے کہ آجکل بھابھی کے بغیر نہ چائے پی جاتی ہے نہ کھانا شروع کیا جاتا ہے"

"مطلب۔۔۔ہر جگہ میرے لئے جاسوس بیٹھائے ہوئے ہیں"اسبار تو رافع بھڑک ہی گیا۔

"ہاہاہا۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔تو میرے بھائی یہ سب یہی ظاہر کرتے ہیں کہ تجھے پیار ہونے لگا ہے۔۔۔"زین نے آخر میں گانے کے اسٹائیل میں گاتے ہوئے کہا تو رافع بھی اب مسکرادیا۔

"ایک اور بات۔۔۔۔رافع نے اسے دیکھا کہ اب کیا باقی ہے۔۔۔۔تو سب بھول جا کہ تو کہاں ہے۔۔تیرے سامنے کون ہے ہر چیز اور اپنی آنکھیں بند کر "زین نے کہا تو رافع نے اسے دیکھا "لیکن کیوں "

"جو کہہ رہا ہوں وہ کر "زین نے اپنا مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا تو رافع نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب دیکھ سب سے پہلے تیری آنکھوں کے سامنے کس کا چہرہ نظر آتا ہے "زین نے کہا رافع نے جیسے ہی آنکھ بند کی اسے شفا کو کھلتا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا تو اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔زین بھی اسکے ایکسپریشن ملاحظہ کر رہا تھا اور پھر دو منٹ کے بعد کہا "بھابھی کا چہرہ نظر آیا نہ "زین کے کہنے سے رافع نے آنکھیں کھولیں اور اثبات میں سر ہلایا۔

"تو بس میرے یار محسوس کرو تو یہی محبت ہے۔۔۔۔ہاں یہی پیار ہے۔۔۔ہاں یہی پیار ہے "زین گنگنایا تو رافع کھل کر ہنسا کیونکہ اب اسکے دل نے بھی اقرار کر لیا تھا کہ اسے شفا رافع میر سے محبت ہو گئی ہے۔اتنی دیر میں رافع کا موبائیل رنگ کیا تو اسکی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"بھابھی کی کال ہے "زین نے کہا تو رافع نے اثبات میں سر ہلایا "چل تو بات کر لے "میں بل کلئیر کروں ورنہ اس ویٹر نے ہمیں کنگلا سمجھنا ہے۔زین نے ویٹر کی طرف اشارہ کیا جو انہیں گھور کر دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ کافی دیر سے بیٹھے تھے اور صرف کافی ہی پی تھی۔اسکی بات پر رافع مسکرایا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

"اسلامُ علیکم "شفا کی چہکتی ہوئی آواز آئی۔

"وعلیکم اسلام"

"آپ ابھی تک آئے نہیں کتنا ٹائم ہو گیا ہے "شفا کی پریشانکن آواز آئی۔

"کیوں جی مس کیا جا رہا ہے "رافع نے شرارتاً کہا تو شفا گھبرا گئی۔

"نہ نہیں۔۔۔وہ تو بس آپ روز اس ٹائم تک گھر میں ہوتے ہیں اس لئے پوچھ رہی تھی اور سب چائے کے لئے انتظار کر رہے ہیں "شفا نے گھبراتے ہوئے کہا کیونکہ اب یہ تو کہہ نہیں سکتی تھی کہ وہ واقعی اسے مس کر رہی تھی کیونکہ وہ تو جب اس سے بات نہیں کرتا تھا تب بھی وہ اسکے لئے فکر مند رہتی تھی اب تو باقاعدہ وہ اپنا عادی بنا چکا تھا۔

"اچھا جی۔۔۔میں زین کے ساتھ کیفے آیا ہوا تھا بس تھوڑی دیر میں گھر پہنچ جاؤں

گا" رافع نے اسے آگاہ کیا

"دوست کے ساتھ مزے سے کیفے میں بیٹھے ہیں اور میں ان کے انتظار میں پاگل ہو رہی ہوں" شفا نے کڑھ کے سوچا لیکن کہنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

"شفا۔۔۔کہاں غائب ہو جاتی ہو۔۔بات کرتے ہوئے" رافع کو جب کچھ سنے میں نہ دیا تو اسکی عادت سے چڑتے ہوئے کہا۔

"ک۔ک۔کہیں نہیں" شفا نے کہا

"کچھ چاہیے کیا؟" رافع نے اس سے پوچھا

"وہ اگر آئسکریم۔۔۔" شفا کی بات کو رافع نے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔

"شفا خبر دار جو آئسکریم کا نام بھی لیا۔۔۔ابھی بیماری سے اُٹھی ہو" رافع نے غصے سے کہا۔

"آپ نے پوچھا تو میں نے کہا۔۔۔بس ڈانٹتے ہی رہتے ہیں" شفا نے خفگی اور نروٹھے پن سے کہا۔

"ہاہاہا۔۔۔میں ڈونٹس لے کر آؤں گا" رافع نے اسکے انداز پر ہنستے ہوئے کہا کیونکی اب

اسکی خفگی دور کرنی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اسے ڈونٹ پسند ہے۔

"ہائے سچی۔۔۔۔ جلدی آئے میں انتظار کر رہی ہوں" شفا نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"اوکے اللہ حافظ "رافع نے بات ختم کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب زین سامنے گاڑی کی بونٹ پر کھڑا غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکے جاتے ہی وہ فوراً گاڑی میں بیٹھا کیونکہ دونوں ایک ہی گاڑی میں آئے تھے اور رافع کو ہی اسے ڈراپ کرنا تھا۔

©®©®©®®©

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلال گھر آیا تو منیر صاحب اور شائستہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے وہ بھی انکے پاس ہی آگیا۔

"اسلام علیکم "بلال نے صوفے پر شائستہ بیگم کے پاس بیٹھتے ہوئے دونوں کو سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام "دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔

"بابا آپکی طبیعت کیسی ہے؟ بلال نے انکی طبیعت کا پوچھا کیونکہ آج انکی طبیعت صحیح

نہیں تھی اسی وجہ سے آفس بھی نہیں گئے تھے۔

"اللہ کا شکر ہے اب کافی بہتر ہے" منیر صاحب نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹا اب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اس گھر میں رونق دیکھنا چاہتا ہیں" منیر صاحب نے ہمیشہ والا ٹوپک چھیڑتے ہوئے کہا۔

"مطلب" بلال نے نا سمجھی کا اظہار کیا

"تمہارے بابا کے کہنے کا مطلب ہے اب ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔اپنی بہو کو لانا چاہتے ہیں اور ہمارے پوتے پوتیوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔" شائستہ بیگم نے صاف گوئی سے کہا اور اب دونوں اپنے اکلوتے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جو ہمیشہ شادی کے نام سے بھاگتا تھا جبکہ بلال آج بغیر بحث کے مسکرا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں" بلال نے آج خلاف عادت اقرار کیا تو دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر مسکرا دئے۔شائستہ بیگم نے پیار سے اسکی پیشانی چومی۔

"اب بتاؤ کون لڑکی ہے" منیر صاحب نے کہا۔

"کیا مطلب بابا" بلال نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ انہیں

کیسے معلوم ہوا۔اسکے بر عکس شائستہ بیگم بھی دونوں کی گفتگو حیرانگی سے سن رہی تھیں۔

"بیٹا زیادہ انجان بنے کی ضرورت نہیں۔میں تمہارا باپ ہوں تم نہیں۔۔دنیا دیکھی ہے میں نے۔۔۔۔یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کئے میں نے۔۔۔۔تم جو آج ایک بار کہنے سے ہی مان گئے ہو میں سب سمجھتا ہوں اور یہ تمہاری جو مسکراہٹ ہے جو آج جانے کا نام نہیں لے رہی میں سب سمجھتا ہوں اس لئے شرافت سے بتاؤ کہ کون لڑکی ہے"منیر صاحب نے اسے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاہا۔۔۔بابا آپ اتنے کونفیڈینس سے سب کیسے کہ سکتے ہیں"بلال نے اب صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"ایکسپیرینس بھی کوئی چیز ہوتی ہے بیٹا"منیر صاحب نے کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"بلال۔۔۔۔تمہارے بابا کیا کہ رہے ہیں۔۔۔کیا واقعی تم کسی کو پسند کرتے ہو؟"شائستہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا تو وہ فوراً سیدھا ہوا۔

"وہ مما بابا میں آپ سے بات کرنے ہی والا تھا۔۔۔میں صرف پسند نہیں کرتا بلکہ پہلی نظر والا پیار کرتا ہوں۔۔۔پلیز مما آپ مجھے غلط مت سمجھئے گا آج سے پہلے وہ بھی میری محبت سے ناواقف تھی" بلال نے سر کھجاتے ہوئے کہا تو منیر صاحب نے شائستہ بیگم سے نظروں سے کہا دیکھا میں صحیح تھا۔

"کون ہے وہ لڑکی مجھے صحیح سے بتاؤ" شائستہ بیگم نے کہا۔

"مما وہ محسن کی بہن۔۔۔" بلال نے بالوں کو کُھجاتے ہوئے کہا

"سدرا کی بات کر رہے ہو تم" شائستہ بیگم نے حیرانگی سے کہا وہاں منیر صاحب بھی سیدھے ہو کر بیٹھے۔

"بلال تفصیل سے بتاؤ" منیر صاحب نے کہا

"جی مما سدرہ کی ہی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔" پھر اسنے پہلی ملاقات اور آج کی گفتگو تک کی تمام بات بتائی اور سدرا کا جواب بھی بتایا۔

"مجھے فخر ہے اپنے بیٹے کی پسند پر" شائستہ بیگم نے پیار سے کہتے ہوئے اسکی پیشانی چومی۔

"میں آج ہی نازیہ کو کال کروں گی" شائستہ بیگم نے فرطِ مسرت سے کہا۔

"تم نے تو ہتھیلی پر سرسوں جما لیا ہے" منیر صاحب نے کہا۔

"ارے اب تو میں ایک منٹ کی بھی دیری نہیں کروں گی" شائستہ بیگم نے کہا۔ آج وہ بہت خوش تھیں۔

"لیکن بیگم خیال سے تم اپنی طرف سے ہی یہ رشتہ لے کر جا رہی ہو ایسے ہی بتانا کیونکہ کسی کی لڑکی کا سوال ہے" منیر صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا شائستہ بیگم نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"مما میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔ بہت بھوک لگی ہے پلیز آپ جب تک کھانا لگوائیں" بلال نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنے روم میں چلا گیا۔ شائسہ بیگم کچن میں چلی گئیں اور منیر صاحب اخبار پڑھنے بیٹھ گئے۔

©®©®©®©®©©®

رافع اپنے نئے پراجیکٹ کو لے کر کافی بزی رہنے لگا تھا۔ یہ اسکا ڈریم پراجیکٹ تھا۔ اس کے بنا پر انکے بزنس کو چار چاند لگ جانا تھا۔ پوری آفس آجکل اسکے غصے کے عتاب میں

تھی۔سب کو اسنے تگنی کا ناچ نچایا ہوا تھا۔ محسن بھی اس پراجیکٹ میں اسکا پورا ساتھ دے رہا تھا۔زین بھی اپنی آفس کے بعد کچھ نہ کچھ اسکی ہیلپ کے لئے آجاتا تھا۔سب جانتے تھے کہ اس پراجیکٹ کے لئے وہ دن رات ایک کر رہا تھا اور سب اسکے ساتھ تعاون کر رہے تھے۔

وہ آفس کے بعد کافی تیز ڈرائیونگ کے بعد گھر پہنچا تھا اور حسبِ معمول اینٹر ہوتے ہی ارد گرد نظر دورائی کیونکہ جیسی بھی پریشانی ہو وہ شفا کو دیکھتے ہی اور نچھو ہو جاتی تھی تبھی اسے اپنے پیچھے سے محسن کی آواز سنائی دی

میری بے چینیوں کو چین مل جائے

تیرا چہرہ جب نظر آئے۔۔تیرا چہرہ جب نظر آئے

میرے دیوانہ پن کو صبر مل جائے

تیرا چہرہ جب نظر آئے

اسکی آواز کو رافع کی گھوری نے خاموش کرایا اور وہ جا کے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا۔

"ہائے اللہ کوئی ہے۔۔۔بہت تھک گیا ہوں آج میں" محسن نے شور مچایا جبکہ رافع اب بھی لب بھینچے اسکی نوٹنکیاں دیکھ رہا تھا تبھی شفا کچن میں سے بر آمد ہوئی

"اسلامُ علیکم" شفا نے رافع کے ہاتھ سے کوٹ تھامتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم اسلام" دونوں نے جواب دیا اور اب رافع بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"محسن بھائی لگتا ہے آج آپ بہت تھک گئے ہیں" شفا نے محسن کو دیکھتے ہوئے کہا جسکے چہرے پر تھکاوٹ واضح تھی۔

"ارے بھابھی جی مت پوچھیں آپ کے شوہر نامدار نے کام کروا کے جان ہی نکال دی ہے اور پھر قسم سے اتنی تیز ڈرائیو نگ کر کے آئے ہیں۔۔افففف۔۔۔میری تو جان ہی نکل گئی تھی" محسن نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا کیونکہ اسے رافع سے پورے راستہ کا بدلہ بھی تو لینا تھا۔اس دوران اسنے رافع کی گھوریوں کو بھی اگنور کیا۔رافع نے شفا کو دیکھا جو پورے دھیان سے اسکی بات سن رہی تھی۔

"رافع پلیز آپ بھائی سے اتنا کام مت لیا کریں دیکھیں کتنا تھک گئے ہیں۔۔شفا نے محسن کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں دنیا بھر کی معصومیت رقصاں تھی۔۔۔اور آپ سے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی بار کہا ہے سلو ڈرائیو کریں لیکن آپ سنتے ہی نہیں" شفا کا رُخ اب رافع کی طرف تھا۔

"شفا اسکی مت سنو۔۔۔ یہ جھوٹ کہتا ہے اور یہ اکیلا نہیں ہے جو کام کرتا ہے ہم سب کام کرتے ہیں" رافع نے دھیمی آواز میں لیکن غصے سے کہا۔

"ٹھیک ہے کام سب کرتے ہیں لیکن تیز ڈرائیو نگ کیوں کی آپنے۔۔۔ میں نے منع کیا تھا نہ" شفا نے اکی بار خفگی سے پھر اپنا سوال دھرایا۔

"نہیں کی میں نے تیز ڈرائیو نگ۔۔۔ جھوٹا ہے یہ۔۔۔" رافع نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا

"بھابھی آپکو معلوم ہے میں جھوٹ نہیں بولتا" محسن نے ایک بار پھر معصومیت سے کہا تو شفا نے سوالیہ نظروں سے رافع کو دیکھا۔

"اچھا بابا آئیندہ دھیان رکھوں گا" رافع نے بیزاریت سے کہا اور پھر محسن کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"کیا دیکھ رہے ہو؟" رافع نے غصے سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہ۔میں تو بس دیکھ رہا ہوں کہ آفس میں شیر بن کر سب پر ڈھارنے والے کیسے گھر میں بھیگی بلی بن گئے ہیں" اسکی بات سن کر جہاں شفا کی ہنسی گونجی وہیں رافع کا پارہ ہائی ہوا اور اس سے پہلے کے وہ اس پر لپکتا شفا بیچ میں آگئی

"کیا کر رہے ہیں آپ بچہ ہے یہ؟" شفا نے ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے کہا رافع دوبارہ اپنی جگہ تلملا کر بیٹھ گیا "یہ چھ فٹ کا بندہ کہاں سے بچہ لگتا ہے" رافع نے غصے سے کہا لیکن آواز دھیمی ہی تھی۔

"آپ لوگ سکون سے بیٹھیں میں پانی لے کر آتی ہوں" شفا نے اب دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عین نوازش" رافع نے صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے بھابھی آپکی نند کہاں ہے ویلی اور نکمی انسے کہے پانی لانے کو آپ تو وہاں اپنے شوہر کے پہلو میں بیٹھئے" محسن کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی ہوئی۔ تبھی ردا بھی اپنے روم سے لاؤنج میں غصے سے آئی کیونکہ وہ اپنے لئے لفظ نکمی سن چکی تھی۔

"محسن بھائی آپکی بہت زبان چلنے لگی ہے" شفا نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا۔

"اور یہ آپ نے نکمی کسے کہا؟" ردا نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا جبکہ محسن کی تو سٹی پٹی گُم ہو گئی۔

"سدرا۔۔۔ہاں سدرا کو کہا" محسن نے سدرا کو دیکھتے ہوئے فوراً کہا جواب لاؤنج میں کھڑی سٹویشن سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"نہیں ردا اسنے تمہیں ہی کہا ہے۔۔۔صرف نکمی نہیں ویلی بھی کہا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے کام چور بھی کہہ رہا تھا۔۔۔اللہ معافی اور نجانے کیا کیا میری پیاری بہن کے بارے میں کہتا ہے" رافع نے بھی مداخلت کر کے اپنے بدلہ پورا کیا۔

"ارے یہ بدلہ لے رہے ہیں۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔اور تم کیا کھڑی ہو۔۔۔۔شوہر تھکا ہارا آیا ہے کچھ چائے پانی کا پوچھو" محسن نے جب توپوں کا رخ اپنی طرف دیکھا تو فوراً بات گھمائی۔

"اچھا جی۔۔۔آپ جو آفس سے آتے ہی مجھے نکمی کہہ رہے ہیں وہ اور سب کے سامنے میری برائی کرتے ہیں" ردا نے بھی حساب بے باک کیا جبکہ رافع اب اپنا قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بھابھی۔۔۔" محسن نے اب معصومیت سے مدد کے لئے شفا کو پکارا

"ارے ردا جاؤ پانی لے کر آؤ" شفا نے ردا کو کہا وہ فوراً پیر پٹکتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ رافع تو ان بہن بھائی کا پیار دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سدرا انہیں دیکھ انجوائے کر رہی تھی۔

"میں روم میں جا رہا ہوں۔۔۔ وہیں پانی لے کر آؤ جلدی آنا ذرا" رافع سنجیدگی سے کہتا ہوا چلا گیا۔ ردا پانی لے کر آئی اور محسن کے سامنے ٹیبل پر رکھ کر منہ پھُلا کر سدرا کے برابر میں بیٹھ گئی۔

"غصہ دلا دیا تم نے" شفا نے محسن سے کہا

"ارے بھابھی کچھ نہیں کہتے جائے آپ" محسن نے پانی پیتے ہوئے ایک نظر اپنی روٹھی منکوحہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو شفا بھی چلی گئی۔ سدرا بھی دونوں کو شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے چلی گئی جبکہ محسن اب اسے منانے کی کوشش کرنے لگا بلا آخر لاکھ منتیں اور آئسکریم کی لالچ دے کر وہ مان ہی گئی تو وہ بھی فریش ہونے کے لئے روم میں چلا گیا۔

ⒸⓇⒸⓇⒸⓇⒸⓇⒸⓇⓇ

سب گارڈن میں بیٹھے ٹھنڈی ہوا سے لطف ہو رہے تھے۔ لہلہاتے پتے، خوشبو بکھیرتے پھول ماحول کو خوشگوار اور باعثِ تسکین بنا رہے تھے۔ رافع احسن اور شفیع صاحب کے ساتھ پراجیکٹ کو لے کر ڈسکس کر رہا تھا۔ اماں تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں اور باقی سب خواتین کچن میں رات کی تیاری میں مصروف تھیں۔ کچھ ہی دیر میں نازیہ، ثروت بیگم اور شفا کے ساتھ آکر انکے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔ رِدا اور سدرا کو وہ کچن کے کام سونپ کے آئی تھیں۔

"آپ لوگ کیا یہ گھر میں بھی آفس کی باتیں لے کر بیٹھیں ہیں" نازیہ بیگم نے ناراضگی سے کہا۔

"ارے ! چلو بھئی رافع چھوڑو یہ باتیں۔۔۔ ہماری بیگم کو غصہ آگیا ہے" احسن صاحب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو سب ہنس دئے۔ نازیہ بیگم بس انہیں گھور کر رہ گئیں۔

"شکر مما۔۔۔آپکے کہنے سے میری جان تو بخشی۔۔۔قسم سے بور کر کے رکھ دیا تھا ان لوگوں نے مجھے "محسن نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"نالائق۔۔کام چور "احسن صاحب نے اسے القابات سے نوازہ تو وہ تلملا گیا

"ارے یہ سب چھوڑو نازیہ تم بات کرو کیا ضروری بات کرنی تھی۔"ثروت بیگم نے ہی مداخلت کی ورنہ انکی باتیں تو کبھی ختم نہ ہوتی۔

"اوہ ہاں ! اماں آج شائستہ بیگم کا فون آیا تھا وہ ہماری سدرہ کے لئے رشتہ لے کر آنا چاہ رہی ہیں "نازیہ بیگم نے بتایا تو اب سنجیدگی سے سب انکی بات کو غور کر رہے تھے۔

"تم نے کیا کہا "احسن صاحب نے پوچھا

"میں نے وقت مانگا ہے اور کہا کہ اماں سے اور باقی سب سے مشورہ کر کے ہی جواب دے سکتی ہوں "نازیہ بیگم نے انہیں آگاہ کیا۔

"ہمم۔۔۔بلال ماشاءاللہ سے اچھا لڑکا ہے۔۔۔بچپن سے جانتے ہیں ہم اسے "احسن صاحب نے پُر سوچ لہجے میں کہا

"ہاں دیکھا بھالا لڑکا ہے۔۔۔آجکل ایسے اچھے رشتہ ملنا مشکل ہے۔۔۔سوچ لو۔" شفیع

صاحب نے بھی اپنی رائے سے آگاہ کیا۔

"نازیہ میں بھی متفق ہوں انکی باتوں سے۔۔۔۔شائستہ کو بھی ہم اچھے سے جانتے ہیں۔۔دیکھا ہوا خاندان ہے باقی رافع اور محسن سے بھی پوچھ لو۔۔۔یہ باہر ہوتے ہیں انہیں زیادہ علم ہوتا ہے "اماں نے شائستگی سے کہا۔

"اماں بلال کو میں بچپن سے جانتا ہوں۔۔۔کبھی اس میں کوئی بری عادت نہیں دیکھی۔۔۔اور آپ لوگ تو جانتے ہیں وہ مجھے کتنا عزیز ہے مجھے تو لگتا ہے ہماری سدرہ کے لئے بلال پرفیکٹ ہے "محسن نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بہت خوش تھا کہ بلال اب اس سے اور قریب ہو جائے گا۔

"ہمم۔۔۔محسن ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔کافی خوش اخلاق لڑکا ہے۔۔جب ہم محسن جیسے کو اپنی بہن سونپ سکتے ہیں تو بلال تو بہت بہتر ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں بغیر کسی دیری کے اس رشتے کو پریفر کرنا چاہئیے "رافع نے محسن کو دیکھتے ہوئے کہا تو سب کا قہقہہ گونجا وہاں محسن تلملا گیا

"مجھ جیسے سے کیا مراد ہو آپکی۔۔۔ارے چراغ لے کر بھی ڈھونڈھیں گے نہ تو مجھ سا نہیں ملے گا۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں ڈھونڈ ھو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب

ہیں ہم "محسن نے کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمی پال رکھی ہے بس۔۔۔۔بلی کتا پال لے لیکن خوش فہمی نہ پالے "رافع نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے بچو چھوڑو لڑائی اور کام کی بات پر دھیان دو "ثروت بیگم نے دونوں کو ڈپٹتے ہوئے کہا اس دوران شفا خاموش تھی لیکن وہ مسکرا رہی تھی اور خوش تھی کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ بھی بلال کو لے کر سدرا کی فیلنگ سے آگاہ تھی۔

"تو ٹھیک ہے لیکن رافع تم ایک بار سدرا سے بات کرلو مجھے یقین ہے ہماری بیٹی انکار نہیں کرے گی لیکن بیٹیوں کی رائے بھی معنی رکھتی ہے۔ہمارا دین بھی ہمیں یہی حکم دیتا ہے کہ بچوں کے رشتے کے لئے انسے اجازت لینے چائیے اسکے بعد نازیہ تم ان سے کہ دینا جب بھی وہ آنا چاہیں ہمیں آگاہ کردیں "اماں نے حتمی فیصلہ سنایا۔

"جی اماں میں آج ہی بات کروں گا "رافع نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"جی میں کل ہی انہیں کال کر کے دعوت دے دیتی ہوں "نازیہ بیگم نے خوشکن لہجے میں کہا۔سب اس رشتے سے بہت خوش تھے۔

"میں ذرا کچن میں کام دیکھ لوں" شفا فوراً کھڑی ہوتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی کیونکہ باتوں کے دوران مسلسل کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ سب کے سامنے کنفیوز ہو رہی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتا آج وہ بلیک کلر کر ڈریس میں پیاری ہی اتنی لگ رہی تھی کہ اسے نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔ رافع کی نظروں نے تب تک اسے دیکھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

©®©®©®®®®

"چھوڑو یہ سب کام اور اب تم بس تیاری کرو" شفا نے سدرا کے ہاتھوں سے برتن لیتے ہوئے کہا۔ سدرا جو برتن دھو رہی تھی حیرانگی سے شفا کو دیکھنے لگی جو معمول سے زیادہ چہک رہی تھی۔ ردا جو سلاد کاٹ رہی تھی اب سارا کام چھوڑ کر شفا کو دیکھنے لگی۔

"تیاری۔۔۔ لیکن کہاں کی؟ کیا ہم کہیں جا رہے ہیں؟" سدرا نے حیرانگی سے پوچھا۔

"ہم نہیں تم جا رہی ہو۔۔۔۔ سیّاں جی کے گھر" شفا نے چہکتے ہوئے کہا۔ اب ردا بھی سب چھوڑ کر انکے پاس ہی آ گئی۔ سدرا نے بھی واش بیسن میں ہاتھ دھوئے۔

"کیا مطلب بھابھی" ردا نے حیرانگی سے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ ہماری سدرا کا رشتہ آیا ہے اور سب اس رشتے سے متفق ہے اور تو اور وہ جلد ہی باقاعدہ رشتہ لے کر آرہے ہیں۔" شفا نے تفصیل سے بتایا تو دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"لیکن بھابھی کون لوگ ہیں؟" ردا نے پوچھا تو سدرا نے بھی اسکی طرف دیکھا اس آس سے کہ وہ بلال کا ہی نام لیں

"ہے کوئی چاچی اور اماں کے جانے والے" شفا نے اسکو تنگ کرنے کے لئے کہا لیکن ردا کے لئے اب آنسو روکنا مشکل ہو گیا تھا ابھی کل ہی تو بلال نے اسے اظہار کیا تھا اور آج ہی اس رشتے کا آنا۔۔۔اسکے لئے اب کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تھا تو فوراً اپنے آنسو کو بہنے سے روکتے ہوئے اپنے روم میں بھاگ گئی۔۔۔ارے لڑکے کا نام تو سنتی جاؤ" شفا نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن وہ انسنا کر گئی۔

"بھابھی کون لوگ ہیں۔۔۔آپ تو جانتی ہیں نہ بلال بھائی کو لے کر اسکی فیلنگس۔۔۔۔پلیز آپ کچھ کریں نہ" ردا نے باقاعدہ روتے ہوئے کہا تو شفا نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے انکی محبت کو سراہا جو ایک دوسرے کی دُکھ سُکھ میں برابر شریک تھیں۔

"ارے پاگل بلال بھائی کا رشتہ ہی آیا ہے" شفانے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہائے سچی" ردانے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہائے مُچی" شفانے اسی کے انداز میں کہا تو دونوں مسکرا دیں۔

"بھابھی اب وہ پاگل رو رہی ہو گی" ردانے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو نام سنے بغیر ہی بھاگ گئی۔۔۔ خیر تھوڑی دیر میں جب رافع اس سے بات کریں گے تو معلوم ہو جائے گا" شفانے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور سدرا کے چھوڑے ہوئے برتن دھونے لگی۔

"بھابھی کتنا مزہ آئے گا نہ" ردا بھی اب سلاد کاٹنے بیٹھی اور ساتھ ساتھ اب دونوں باتیں کر رہی تھیں۔

©®©®©®®©®

"یااللہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔ پلیز میری مدد کر۔۔۔ مجھے بھٹکنے سے بچا لے۔۔ میں نہیں چاہتی کسی نہ محرم کی محبت میرے دل میں اس قدر بس جائے کہ میں باغی ہو جاؤں۔۔۔ میں اپنے ماں باپ کو ناراض نہیں کر سکتی۔۔۔ یااللہ تو میری مدد

کر۔۔مجھے صبر دے"سدرا نے اپنے رب سے فریاد کری۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔انکار تو انہیں وہ کسی حالت میں نہیں کر سکتی تھی اسلئے اپنے دل کو سمجھا رہی تھی۔اپنا دھیان مصروف رکھنے کے لئے اسنے بکس اُٹھائیں اور اسائمینٹ بنانے لگی لیکن کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔تبھی دروازے پر نوک ہوا۔سدرا جلدی سے باتھروم گئی منہ دھویا اور تولئے سے صاف کر کے دروازہ کھولا تو سامنے ہی شفا اور رافع کھڑے تھے۔سدرا نے سائیڈ پر ہو کر انہیں اندر آنے کی جگہ دی۔

"کیا کر رہی تھی میری پیاری بہن"رافع نے اپنے پیار بھرے لہجے میں کہا سدرا نے مسکرانے کی کوشش کی۔شفا نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا اسکی سرخ ہوتی آنکھیں مسلسل رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

"بس بھائی اسائیمنٹ کی تیاری کر رہی تھی"سدرا نے مصنوعی مسکراہٹ سے کہا۔

ہمم۔۔۔اچھا اِدھر آؤ"رافع اور شفا روم میں موجود صوفے پر بیٹھے اور رافع نے اب اسے اپنے برابر میں بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"بیٹا میری بات غور سے سننا۔۔۔تمہارے لئے رشتہ آیا ہے۔۔۔ہمیں تو یہ رشتہ بہت

پسند ہے لیکن تمہاری رائے بھی بہت معنی رکھتی ہے۔۔۔لڑکے کو ہم سب اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ہمیں یقین ہے کہ وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا" رافع نے اسکے چہرے پر نظر جماتے ہوئے کہا جو ہنوز چہرہ جُھکائے بیٹھی تھی۔کیونکہ کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی اُس میں وہ تو فلحال اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔رافع نے شفا کو دیکھا جو سنجیدگی سے اسکی گفتگو سن رہی تھی پھر دوبارہ کہا۔

"لڑکے کو تم بھی جانتی ہو لیکن پھر بھی جب وہ آئے تو تم دیکھ لینا۔۔۔اگر تمہاری اجازت ہوئی تو ہی ہم شائستہ انٹی کو مثبت جواب دیں گے" اس نام سے سدرا نے اپنی جھکی نظریں اُٹھائیں۔دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں کانوں کے لئے یقین کرنا مشکل ہوا۔رافع نے جب اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اکدم گھبرا گیا

"ارے رومت۔۔۔اگر تم راضی ہوئی تو ہی ہم بات بڑھائیں گے۔۔آئی پرامس تمہاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوگا" رافع نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

شفا اپنی جگہ سے اُٹھی اور گھٹنوں کے بل بیٹھی "میری جان بلال بہت اچھا اور سُلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔تم ایک بار مل لو پھر فیصلہ کرنا" شفا نے اسکی حالت کے پیشِ نظر بلال کا نام لیا ورنہ وہ پگلی اپنی حالت بگھار لیتی۔سدرا نے حیرانگی سے اسے دیکھا جواب

مسکرا رہی تھی۔اسے اُس پل پر افسوس ہوا جب شفا نے کہا تھا کہ لڑکے کا نام سن لو لیکن وہ بنا کچھ سنے ہی چلی آئی۔اب اسکے چہرے پر اطمینان اور مسکراہٹ کا احاطہ تھا۔

"بھائی جیسی آپکی مرضی۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں"سدرا نے شرماتے ہوئے کہا وہ دونوں مسکرا دئے۔شفا نے فرطِ مسرت سے اسے گلے لگایا اور کندھوں پر تھپکی دی۔رافع نے بھی اسکے سر پر ہاتھ پھیرا یا پھر کچھ دیر باتوں کے بعد وہ اسکے روم سے آ گئے۔سدرا نے شکرانے کے نفل ادا کئے جبکہ شفا اور رافع نے سب کو اسکا جواب بتایا تو سب خوش ہو گئے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles

©®©®©®®©®®

نازیہ بیگم نے اگلے دن ہی انہیں کال کر دی تھی تو انہوں نے سنڈے کو آنے کا کہا نازیہ نے جیسی آپکی خوشی کہ کر رضامندی ظاہر کی۔

©®©®®©®©®®®®

شفا روم میں آئی رافع کو لیپ ٹاپ میں اُلجھا ہوا دیکھا ساتھ ساتھ میں ایک ہاتھ میں فون پکڑے وہ کسی کو گائیڈ بھی کر رہا تھا۔ وہ کافی دنوں سے اسے پریشان دیکھ رہی تھی وہ کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھا رہا تھا اور لیپ ٹاپ میں اُلجھا رہتا۔ لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔ آج اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ رافع سے ضرور بات کرے گی کیونکہ وہ اسے اسطرح پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی۔ بلآخر جب اسنے موبائیل رکھا تو شفا ہمت کر کے اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔

"رافع" شفا نے دھیمی آواز میں اسے پکارا

"ہمم" رافع نے لیپٹاپ پر کام کرتے ہوئے ہی کہا

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

ہاں کہو۔۔۔ سُن رہا ہوں" دھیان اسکا لیپ ٹاپ پر ہی تھا

"پہلے آپ اس لیپ ٹاپ کی جان چھوڑیں" شفا نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

رافع نے اسے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو جو شفا نے تھاما ہوا تھا تو فوراً سے اسنے ہاتھ چھوڑ دیا کیونکہ یہ آج پہلی دفع تھا وہ خود اسکے قریب آئی تھی۔ رافع نے لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھا

اور خود اسکا ہاتھ تھام لیا" بولو میری جان۔۔۔۔۔ کیا بات ہے "

شفا نے دل میں شکر ادا کیا کہ اسکا موڈ نہیں بگڑا" آپ کافی دنوں سے کچھ پریشان لگ رہے ہیں کیا بات ہے " آخر اسنے ہمت کرتے ہوئے کہا

رافع اسکی بات سُن کر مسکرادیا بظاہر اس سے دور بھاگنے والی بیوی کو اسکی کتنی فکر تھی

"میری جان۔۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ بزنس کی کچھ ٹینشن ہے۔۔۔ دعا کرو ہمیں یہ پروجیکٹ مل جائے تو ہمارے بزنس کو چار چاند لگ جائیں گے۔۔۔ بہت محنت کی ہے میں نے اسکے لئے۔۔۔ یوں سمجھو میرا ڈریم پراجیکٹ ہے۔۔۔ اور اسکے ذریعے بہت سی پروبلمس بھی سولو ہو جائیں گی۔۔۔" رافع نے نرمی سے اسکے ایک ہاتھ کو پکڑے دوسرے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے کہا۔

"تم دعا کرو گی نہ میرے لئے؟" رافع نے امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی

اسکی بات سن کر شفا نے اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا" میں آپ کے لئے ہر وقت دعا کرتی ہوں۔۔۔ لیکن یہ مال و دولت تو وقتی آزمائشیں ہیں انکے لئے خود کو ہلکان مت

کریں۔ آپ بیمار ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مال و دولت کے ذریعے ہمیں آزماتا ہے قران مجید میں ارشاد ہے

وَل-نَب ◌ُلوَنَّكُم ◌ِبِشَي ◌ٍء مِّنَ ال ◌خَ-و ◌ِف وَال ◌جُ-و ◌عِ وَنَق ◌صٍ مِّنَ

ال ◌اَم ◌وَالِ وَال ◌اَن ◌فُس وَالثَّمَرَاتِ ◌ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِي ◌ن ◌ ﴿سورة

البقره : ١٥٥﴾

TRANSLATION :

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووُں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو

﴿١٥٥﴾"

آپ بس دعا کریں اور توکل رکھیں اللہ کی ذات پر اگر آپ کے حق میں بہتر ہوا تھا یہ پروجیکٹ انشاءاللہ آپ کو ضرور ملے گا۔" دعا نے اسکی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا اور اسکی طرف دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ اور سن رہا تھا۔ دعا نے اسے دیکھ کر دوبارہ اپنی نظریں جھکا لیں اور ایک بار پھر دھیمی آواز میں بولی

یو

اِن ۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ۖ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ ؕ وَ ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿سورۃ التوبہ : ۱۲۹﴾

ترجمہ : "پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں (اور نہ مانیں) تو کہہ دو کہ خدا مجھے کفایت کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ﴿۱۲۹﴾"

حضرت ابولدردار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکی تمام فکر و مشکلات کے لئے کافی ہو جائے گا۔

"آپ جب بھی پریشان ہوں یہ دعا ضرور پڑھ لیا کریں انشاءاللہ دیکھئے گا آپ کی ہر پریشانی دور ہو جائے گی اور کامیابی آپ کا مقدر ہو گی۔۔۔۔۔ لیکن پلیز آپ پریشان مت ہوں"

آج پھر رافع اسکی باتوں کے سحر میں ڈوب گیا تھا۔ بے ساختہ اسنے شفا کی پیشانی پر اپنی

www.neweramagazine.com

مہر ثابت کی اور اسکے گرد دونوں بازو باندھتے ہوئے اپنے حصار میں لیا۔ "thank u so much ....ur words really means alot to me...u r my supporter..my inspiration"

شفا کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کہ بلآخر وہ اسکی پریشانی دور کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"میں اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔۔میری جان تمہاری دعا جب حصار بن رہی ہے تو مجھی کسی چیز کا غم نہیں" اسنے ایک بار پھر اسکی پیشانی کو چوما تو شفا شرما گئی اور اس سے دور ہوئی۔۔"م۔م۔م۔مجھے نیند آ رہی ہے"

"او کے میری جان سو جاؤ" رافع نے اسکی جھجھک محسوس کرتے ہوئے کہا اور دوبارہ لیپ ٹاپ تھام لیا

"آپ بھی سو جائیں اب۔۔۔صبح کر لیجیئے گا اب باقی کام" شفا نے دوبارہ اسے کام کرتے ہوئے دیکھا تو خفگی سے کہا اور رضائی لیتے ہوئے سو گئی۔

"او کے۔۔۔۔میری مسز کا حکم سر آنکھوں پر" رافع نے شرارتی انداز میں کہا اور

لیپٹاپ آف کر کے سائیڈ پر رکھا۔۔لائیٹ آف کر کے خود بھی لیٹ گیا۔شفا کو اپنے قریب کرتا سکون سے آنکھیں بند کر لیں

"را۔۔را۔۔رافع۔۔۔پلیز "شفا نے اسے دور کرنے کی کوشش کی۔

"ریلیکس۔۔۔شفا۔۔۔سو جاؤ "رافع نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ہی اسکی کوشش ناکام بناتے ہوئے کہا

"لیکن۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔۔۔آواز نہیں۔۔۔I'm so tired۔۔۔۔۔۔سو جاؤ "رافع نے اسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش کرا دیا شفا نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔جانتی تھی اس ضدی انسان سے بحث کرنا بیکار ہے۔

©®©©®©®®©®

وہ فجر کی نماز پڑھ کے آیا شفا حسبِ معمول صوفے پر بیٹھی تلاوت میں مصروف تھی۔وہ اسی طرح اسکے برابر بیٹھ گیا۔اب انکا روز کا معمول تھا۔وہ روز فجر کے بعد اسکی تلاوت سنتا۔اسکی دل سوز آواز اسے سکون بخشتی تھی۔شفا نے قرآن پاک بند کیا تو

NEW ERA MAGAZINE Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رافع بھی کھڑا ہو گیا۔اب اسکا ارادہ آج کی پریزنٹیشن کو ایک نظر دیکھنا تھا کیونکہ آج دو بجے میٹنگ تھی اور کوئی بھی غلطی وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔وہ لیپ ٹاپ اٹھا ہی رہا تھا کے تبھی اسے پیچھے سے شفا کی آواز آئی۔

"آپ نے سورۃ الیاسین کی تلاوت کی؟ "

"نہیں۔۔۔کیوں؟"رافع نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ عشاء کے بعد بمعہ ترجمہ قرآن پاک پڑھتا تھا۔

میری نانی کہتی تھیں ہمیں روز فجر کے بعد سورۃ یاسین کی تلاوت کرنی چاہیے اس سے ہمارے دن کے سارے کام سنور جاتے ہیں۔

عطا بن ابی تابعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ دن کے ابتدائی حصہ یعنی علی الصباح سورۃ یٰسین پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمائے گا

(۔سنن دارمی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔جس نے

ایک بار یٰسین کی تلاوت کی، اللہ تعالیٰ اس کے عوض دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب لکھیں گے۔(ترمذی)

رافع نے بہت غور سے اسکی بات سنی اور اسکے ہاتھ سے قرآن پاک لے کر سورۃ یاسین کی تلاوت کی۔ وہ جو روز اسے اپنی تلاوت سے فیضیاب کراتی تھی آج خود اسکی خوبصورت اور سرور بھری تلاوت سے آشنا ہوئی تھی۔اسکا تلفظ، اندازِ ادائیگی، روانی، وہ ہر لفظ بہت صاف اور خوبصورتی سے ادا کر رہا تھا۔اسکی تلاوت میں تاثیر تھی۔رافع نے تلاوت پوری کرنے کے بعد قرآن بند کیا اور دعا مانگی کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ تلاوتِ قرآن کے بعد جو دعا مانگی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔اسکے بعد اسنے قرآن پاک کو جگہ پر رکھا اور شفا کو آواز دی لیکن اسنے کوئی جواب نہیں دیا تو اسکے آگے چٹکی بجائی اور تھوڑی تیز آواز میں کہا "شفاااا"۔وہ اکدم بوکھلا گئی "آہ۔۔۔ج۔ج۔جی"

"مائے ڈئیر وائف کہاں کھو گئیں ہیں" رافع نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"وہ۔وہ۔آپ کی آواز۔۔۔۔بہت خوبصورت ہے۔م۔م۔میرا مطلب بہت اچھی تلاوت کرتے ہیں" رافع اسکی بات سُن کر مسکرا دیا

"تھینک یو۔۔۔مائے ڈئیر۔۔۔اب پلیز جلدی سے ناشتہ ریڈی کردو تب تک میں کچھ کام نپٹا لوں۔آج آفس بھی جلدی جانا ہے۔"رافع نے اسکا گال تھتھپاتے ہوئے کہا جس پر وہ بوکھلا گئی اور فوراً باہر بھاگی رافع بھی سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

©®©®©®©®®®®®

Episode 17

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رافع کی آج میٹنگ تھی جس میں یہ فیصلہ ہونا تھا کہ یہ پراجیکٹ کسے دیا جائے۔ صبح سے شفا کتنی بار اسے "بیسٹ آف لک،ڈونٹ وری بی پوزیٹیو،انشاءاللہ یو ول بی بلیسڈ،محنت کا پھل ضرور ملے گا ٹائپ کتنے مسیجز کر چکی تھی جو اسکی ہمت باندھ رہے تھے۔نماز پڑھنے کے بعد وہ میٹنگ روم میں آیا۔

میٹنگ شروع ہوئی تو رافع نے لیپ ٹاپ کے ذریعے پراجیکٹر پر اپنے پروفیشنل انداز میں اپنی پریزنٹیشن پیش کر رہا تھا۔اس پراجیکٹ کو لے کر بہت ہی کومپیٹیٹرز تھے۔جب

اسنے پریزنٹیشن پوری کی تو کچھ سوال پوچھے گئے جس کے وہ اور اسکا اسٹاف بہت سنجیدگی سے جواب دے رہے تھے۔بلآخر یہ پراجیکٹ انہیں دے دیا گیا۔رافع بہت خوش تھا۔احسن صاحب اور شفیع صاحب نے فرطِ مسرت سے اسے گلے لگایا اور میٹنگ میمبرز کے ساتھ باہر نکل گئے۔"ویل ڈن بھائی یو ہیو ڈن اٹ" محسن نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"تھینکس ٹو یو ٹو۔۔۔۔تمہارے ساتھ کی وجہ سے سب ہوا" رافع نے بھی اسے تھپتھپاتے ہوئے کہا اور اسے الگ ہوا

"اٹس آل بیکس آل آف یو۔۔۔تھینک یو سو مچ۔۔۔ناؤ وی ہیو ٹو ورک مور ہارڈ۔۔۔آئی ہوپ یو ول کوپریٹ وداس" رافع نے اپنے اسٹاف کو سراہتے ہوئے کہا تو سب خوش ہوئے "وی ویل سر" سب نے یک زبان کہا

"اوکے ناؤ گو بیک ٹو یور ورک" رافع نے کہا تو سب روم سے نکلنے لگے۔اتنی دیر میں اسکا فون بلنک کرنے لگا۔فون کرنے والا کا نام دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ عورت کیا ہے ایک طرف اسے سراہ رہی ہے تو دوسری طرف اسکی پریشانی میں پریشان ہو رہی ہے۔

"بھابھی کی کال ہے" محسن جو ادھر ہی بیٹھا فائل ریڈ کر رہا تھا اسکی مسکراہٹ دیکھ کر کہا تو رافع نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بھابھی سے کہیئے آج کھیر بنائے اور بریانی بھی" محسن نے اپنی لسٹ دی تو رافع نے اسے گھورا

"کھانے سے زیادہ کام پر دھیان دو۔۔۔۔ یہ فائل لو اور میرے کیبن میں جاؤ۔۔۔ میں آرہا ہوں" رافع نے اسے ڈپٹتے ہوئے ریڈ فائل پکڑائی تو منہ بگاڑتا وہاں سے چلا گیا اور رافع نے اسکرین سلائیڈ کر کے فون ریسیو کیا

"اسلامُ علیکم" شفا کی مدھم آواز فون پر آئی تو رافع کو سرشاری محسوس ہوئی ساری پریشانی اس ایک آواز سے زائل ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"وعلیکم اسلام" رافع نے جواب دیا۔

"آپ کی میٹنگ کیسی رہی؟ کچھ گڑبڑ یا پرابلم تو نہیں ہوئی؟ پراجیکٹ آپکو ملا؟" شفا نے پریشانی سے اکدم سوال کیئے۔اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے جب کہ اماں نے اپنا سر پیٹ لیا جو صبح سے خود بھی پریشان ہے اور سب کو بھی پریشان کر رہی

تھی۔

"ارے ارے بریک پر پاؤں رکھو۔۔۔۔۔۔اور یاد کرو تم نے کہا تھا کہ جو ہو گا وہ بہتر ہو گا اس لئے پراجیکٹ اچیو ہو یا نہ ہو پریشان نہیں ہونا" رافع نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"جی میں نے کہا تھا لیکن آپ بتائیں بھی ہوا کیا ہے" شفا کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔ اسے بس یہی ڈر تھا کہ رافع نے دن رات ایک کر کے اس پراجیکٹ پر کام کیا ہے اور اگر یہ نہیں ملا تو وہ افسردہ نہ ہو جائے۔

"شفا۔۔۔اب کیا بتاؤں۔۔۔اٹ وز آ ڈیفیکلٹ ٹاسک۔۔۔وی ٹرائیڈ اور بیسٹ" رافع نے مزید اسے تنگ کرنے کے لئے کہا

"ہمم" شفا نے بس اتنا ہی کہا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے کو بے تاب تھے وہیں سب اسکے ساتھ بیٹھے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ پریشان تھے۔

"اب قسمت میں جو لکھا ہے وہی ہو گا" رافع نے اپنے اُبھرنے والے قہقہ کو روکتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"رافع دیکھیں آپ پریشان مت ہو۔۔پلیز آپ اپسیٹ مت ہوں جو آپکے حق میں بہتر ہے وہی ہو گا" شفا نے زبردستی اپنے آنسو روکتے ہوئے کہا۔

"میری جان میں اپسیٹ نہیں ہوں بلکہ بہت بہت خوش ہوں" رافع اسکی بھاری ہوتی آواز کو سمجھتے ہوئے مزید تنگ کرنے کا فیصلہ رد کیا اور چہکتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" شفا نے پریشانی سے کہا

"مطلب یہ مائی لیڈی کہ سب ہماری پریزنٹیشن سے بہت انسپائیر ہوئے ہیں اور ہمیں یہ پراجیکٹ مل گیا" رافع نے خوشی سے کہا تو شفا کا سانس بحال ہوا

"یا اللہ تیرا شکر۔۔۔اماں یہ پراجیکٹ انہوں نے اچیو کر لیا ہے" شفا نے کان سے فون ہٹاتے ہوئے سب کو بتایا تو سب نے شکر ادا کیا اور رافع کو مبارک دینے کو کہا

"سب آپکو مبارک دے رہے ہیں" شفا نے نم لہجے میں کہا جبکہ آنسو اب بھی جاری تھے۔

"خیر مبارک۔۔۔اب کیوں رو رہی ہو" رافع نے اسکی نم آواز سنتے ہوئے پریشانی سے کہا

"یہ تو خوشی کے آنسو ہے۔۔۔۔آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا' شفا نے آنسو صاف کرتے ہوئے شکوہ کیا تو رافع نے قہقہ لگایا۔

"اچھا اب خوشی کے یا غم کہ آنسو تمہاری آنکھ پر نظر نہیں آنے چاہیے" رافع نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا کیونکہ اسکے آنسو اسے تکلیف دیتے تھے۔

"جی" شفا نے سب کی موجودگی میں بس یہی کہنے سے اکتفا کیا۔

"اچھا آج ہم ڈنر پر جارہے ہیں" رافع نے اکدم سے پلین بناتے ہوئے کہا۔

"آج۔۔کیا ہم سب جائیں گے۔۔۔میں سب کو انفارم کردوں" شفا نے دھیمی آواز میں کہا

"افف شفا ! کب تم ہم ساتھ سات ہیں کی عملی تصویر سے باہر نکلو گی" رافع نے تو ماتھا ہی پیٹ لیا اور غصے کہا

"کیا مطلب ؟" شفا نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا غصہ کیوں کر رہا ہے۔وہ اب آرام سے بات کر رہی تھی کیونکہ یہ خبر سننے کے بعد سب اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے۔ایک اماں تھیں جو اپنے ذکر میں مصروف

www.neweramagazine.com

تھی۔

"مطلب یہ کہ آج ڈنر صرف ہم دونوں جائیں گے اور اس سے پہلے شاپنگ۔۔۔تم ریڈی رہنا اور میرے کپڑے ریڈی رکھنا تا کہ میں آتے ہی چینج کر لوں"رافع نے ایک ساتھ اسے ساری ہدایتیں دیتے ہوئے کہا اور ساتھ میں اپنے مینیجر کو دیکھا جو اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔

"لیکن۔۔۔"شفا نے کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی رافع نے اسکی بات اچک لی۔

"شفا میں آفس میں ہوں مزید بحث نہیں کر سکتا۔۔اگر اماں یا مما میں سے کوئی قریب ہو تو انہیں فون دو"رافع نے مینیجر علی کو اشارے سے اندر آنے کی اجازت دیتے ہوئے کہا تو شفا نے اماں کی طرف فون بڑھایا

"اسلام علیکم"اماں نے موبائل تھامتے ہوئے کہا

"وعلیکم اسلام"رافع نے دھیمے لہجے میں کہا

"بہت بہت مبارک ہو میری جان۔۔۔اللہ تمہیں مزید کامیابیوں سے نوازے"اماں نے شفقت بھرے لہجے سے دعا دیتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ۔۔۔اماں کیا آپکی اجازت ہو تو آج شفااور میں ڈنر کے لئے چلے جائیں "رافع نے اجازت لیتے ہوئے کہااور اپنی آواز کو اتناد ھیمار کھا کہ مینیجر تک اسکی آواز نہ پہنچے۔

"لے۔۔۔اس میں اجازت کی کیا بات ہے۔۔۔ضرور جاؤ"اماں کو اسکی فرمانبر داری پر ڈھیر و پیار آیا۔وہ تو یہی چاہتی تھیں کہ یہ دونوں اکیلے وقت گزاریں۔

"تھینک یو۔۔۔مجھے کچھ کام ہے شام میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔اللہ حافظ "رافع نے خوشکن لہجے میں کہا جبکہ علی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا کیونکہ اتنے عرصے میں وہ بہت کم مسکراتا پایا گیا تھا

"اللہ حافظ میرے بچے "اماں کے کہتے ہی اسنے فون رکھ دیااور علی کی طرف مخاطب ہوا۔اب وہ وہی سیریس رافع بن گیااور کام میں بزی ہو گیا۔

دوسری طرف اماں شفا کو ڈنر کے لئے اچھاسا تیار ہونے کی ہدایت دے رہی تھیں جس پر شفانے شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو اماں اسکی ادا پر مسکرادی۔

ⒸⓇⒸⓇⒸⓇⓇⓇⓇⓇⓇ

شفا کے لئے ردا اور سدرا نے ریڈ کلر کا ڈریس پسند کیا تھا اور پورا دن وہ پہلی پہلی ڈیٹ ہے کہ کر اسے ٹیس کرتی رہیں۔ رافع آفس سے روم میں آیا تو تینوں اُدھر ہی موجود تھیں۔ رافع نے جب آئینے میں ردا کو دیکھا تو دھنگ ہی رہ گیا لیکن سب کی موجودگی میں اپنے آپ پر کنٹرول کیا اور باتھروم میں چلا گیا۔۔ وہ شفا کو تیار ہونے میں مدد کر رہی تھیں۔۔

رافع جب فریش ہو کر باہر نکلا تو شفا نک سک سی تیار ہو کر صوفے پر بیٹھی تھی۔ اسکے آتے ہی اسنے کبرڈ سے اسکا ڈریس نکال کر دیا۔ جبکہ رافع اب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ریڈ کلر کے انارکلی فراک میں حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہلکے میک اپ کے ساتھ ریڈ لیپسٹک بالوں کی آگے سے فرینچ ٹیل بنائے وہ رافع کا دل للچا رہی تھی اور اسے شرارت پر آمادہ کر رہی تھی۔ یہ ہیر اسٹائیل بھی ان دونوں نے زبردستی بنا دیا تھا حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ شفا حجاب لیتی ہے۔ وہ تو اسے دیکھتے ہی مسمرائز ہو گیا تھا۔ جبکہ شفا اسکی نظروں کی تپش سے کنفیوز ہو رہی تھی۔ دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ رافع اسکی نزدیک آ رہا تھا اور وہ دور ہو رہی تھی۔ دور ہوتے ہوتے وہ دیوار سے ٹکرا گئی تو رافع نے اسکے بھاگنے کے سارے راستے بند کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر

رکھا۔شفا تو اسکی قربت میں پگھل رہی تھی الفاظ تھے کے سارے مانند ہو گئے تھے اسکی لمبی بھوری آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اس لئے نظریں جھکائے کھڑی تھی جبکہ رافع اسکے حسن کو اسکے نقوش کو اپنی نظروں میں بسا رہا تھا۔

"ر۔۔رافع آپکے کپڑے" شفا نے ہی بلآخر ہچکچاتے ہوئے کہا تو رافع حواس میں آیا

"آج تو اپنے شوہر کو قتل کرنے کے تمام اوزار ساتھ لے کر آئی ہو۔" رافع نے اسکے نرم سلکی بال جو آگے کی طرف رکھے گئے تھے کو چھوتے ہوئے کہا۔شفا کے لئے تو اپنا آپ سنبھالنا مشکل تھا۔رافع نے اپنے لبوں سے اسکے گالوں کو چھوا اور اسکے ہاتھ سے کپڑے تھامتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا کیونکہ اگر وہ مزید یہاں ٹھہرتا تو شفا کو بیہوش ہی ہو جانا تھا۔اسکے جانے کے بعد شفا کی سانسیں بحال ہوئیں۔اسنے اپنے دہکتے گالوں پر ہاتھ رکھا جہاں ابھی بھی رافع کے لمس کا احساس تھا۔اسنے لمبی سانس لے کر اپنے بے ترتیب دل کو سنبھالا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی۔

©®©®©®®©®®©

رافع بلیک جینس پر بلیو شرٹ پہنے آئینے کے سامنے کھڑے بال بنا رہا تھا اور ساتھ ساتھ آئینہ میں سے نظر آنے والے شفا کے عکس کو بھی دیکھ رہا تھا جبکہ شفا اسکی نظروں سے

خائف ہوتی اپنے دوپٹے کے کونے کو بار بار موڑ رہی تھی۔وہ گاہے بگاہے رافع پر بھی نظر کرتی کیونکہ جس سفر کا رافع اب مسافر ہوا تھا وہ تو مہینوں سے اس منزل کی مسافت طے کر رہی تھی۔جب سے ان دونوں کی بات طے ہوئی تھی اسکا دل تو اس دن سے رافع کے نام سے دھڑکتا تھا اور شادی کی پہلی رات تمام خفگی اور رافع کے رویہ کے باوجود وہ رافع کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو گئی تھی۔

"چلیں "رافع نے اپنا لیدر جیکٹ پہنتے ہوئے کہا تو شفا نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔اپنے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنایا تاکہ اسٹالر میں اسکے بال نظر نہ آئیں اور ریڈ کلر کا ہی اسٹالر پہنا۔اسکے بعد شال کو اس طرح سے اوڑھا کہ اسکی باڈی کور ہو گئی۔رافع اسکی اس ادا پر مسکرا دیا۔پھر دونوں ساتھ ہی باہر نکلے۔سب کو اللہ حافظ کرنے کے بعد دونوں گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

©®©®©®©®®®®®

رافع نے پوری شاپنگ کے دوران کسی بچے کی طرح ہاتھ تھاما ہوا تھا اور شفا کے منع کرنے کے باوجود ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔اسنے اپنی مرضی کے کپڑے، سینڈل

www.neweramagazine.com

جیولری ہر چیز لے کر دی۔ سدرا اور ردا کے لئے بھی شاپنگ کی۔ چونکہ بلال کی امی بھی آنے والی تھی تو اس مطابق ان تینوں کے لئے ڈریس لئے۔ پوری شاپنگ میں رافع صرف پندرہ بیس منٹ کے لئے اسے چھوڑ کر کہیں غائب ہوا تھا اور شفا کے پوچھنے کے باوجود اسنے نہیں بتایا کہ وہ کہاں گیا تھا۔

شاپنگ کے بعد وہ ایک ریسٹورینٹ آئے جہاں پہلے سے انکی سیٹ ریسروو تھی۔ جب وہ اپنی ٹیبل پر پہنچے تو وہاں فریش گلاب کے پھولوں کا بکے بھی موجود تھا۔ رافع نے شفا کو پیش کیا تو شفا نے بخوشی تھام لیا۔ رافع نے چیئر کھسکائی اور شفا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ اپنی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ وہاں بیٹھ گئی۔ رافع بھی اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ ویٹر کو آرڈر کرنے کے بعد دونوں خاموشی سے بیٹھے تھے جب رافع نے اپنی لیدر جیکٹ سے ایک گفٹ پیپر سے ریپ شدہ بکس نکال کر اسکے سامنے پیش کیا۔ شفا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ رافع نے اسے لینے کا اشارہ کیا جس پر اسنے وہ بکس اس سے لے لیا۔ بکس پر ایک چھوٹا سا کارڈ اسٹیک تھا۔ پہلے شفا نے اسے کھولا جس میں لکھا تھا

"You fill all the emptiness in my heart.I'm so thankful to have u in my life."

یہ پڑھتے ہی شفا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔رافع اسکی مسکراہٹ میں ہی کھو گیا تھا۔پھر اسنے بکس کھولا جس میں swaroski کی ایک خوبصورت بریسلٹ تھی۔شفا کو وہ ڈبل لئیر میں ہیروں کی گولڈن کلر کی بریسلیٹ بہت پسند آئی۔"یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔لیکن گفٹ کس لئے" شفا نے مشکور لہجے میں پوچھا کیونکہ نہ اسکی برتھڈے تھی نہ کوئی اور اوکیزن جس کی بنا پر گفٹ دیا جائے۔

"مائی لیڈی آپکو گفٹ دینے کے لئے کوئی وجہ کی ضرورت نہیں۔۔۔۔مے آئی" رافع نے اسے بتاتے ہوئے بریسلیٹ پہنانے کی آفر کی تو شفا نے بوکس اسکے ہاتھ میں دے دیا۔شفا نے ارد گرد دیکھا

"مائی لیڈی کوئی اسطرف نہیں دیکھ رہا" رافع نے اسکی اُلجھن سمجھتے ہوئے اسے مخاطب کیا اور بریسلیٹ نکال کر اپنی ہتھیلی آگے کی تو شفا نے بھی ہچکچاتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا۔رافع نے اپنی چوری ہتھیلی اسکا نازک نرم ہاتھ تھاما اور بریسلیٹ پہنائی

"Now it's look more beautiful"

رافع نے اسے پہناتے ہوئے کہا تو شفا مسکرادی۔شرم سے اسکا چہرہ لال ہو رہا تھا اور رافع کو اسکا شرم و حیا سے لبریز چہرہ دلنشین لگ رہا تھا۔

"آپ جب شاپ پر مجھے چھوڑ کر گئے تھے تو یہ لینے گئے تھے" شفا نے تعجب سے پوچھا تو رافع نے اقرار میں سر ہلایا۔

اتنی دیر میں ویٹر نے ڈنر سرو کیا۔ رافع اسکے منع کرنے کے باوجود کچھ نہ کچھ اسکی پلیٹ میں ڈال رہا تھا اور اسے دھمکی دی تھی کہ اگر اسنے نکھرے کئے تو اس بھرے مجمعے میں اپنے ہاتھ سے کھلائے گا۔ یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی اب شفا خاموشی سے کھا رہی تھی۔ کھانے کے بعد آئسکریم کھائی اور کوئی بارہ بجے کے قریب وہ گھر پہنچے۔

رافع کے دل نے یہ اقرار کر لیا تھا کہ اسے شفا سے محبت ہو گئی تھی اور اب وہ دھیرے دھیرے اپنے پیار کا امرت شفا تک پہنچانا چاہتا تھا۔ اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنا چاہتا تھا اور وہ اس بات کا اقراری تھا کہ شفا کے سنگ اسکی زندگی بہت خوبصورت ہو گی۔ اسنے سوچ لیا تھا وہ جلد ہی وہ اپنی بیوی اپنے محرم سے اپنی محبت کا اقرار کرے گا۔

©®©®©®®©®

آج سنڈے تھا اور بلال کے گھر والوں کو آنا تھا صبح سے ہی سب تیاریوں میں مصروف تھے۔ چھ بجے کے قریب بلال اسکی والدہ اور والد تشریف لائے۔ انکے بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد ہی ردا اسدرا اور شفا کے ساتھ چائے کی ٹرالی لئے ڈرائینگ روم میں

داخل ہوئی۔"السلام علیکم"سدرا نے گھبراتے ہوئے دھیمی آواز میں سلام کیا تو ان سب نے جواب دیا۔

"ارے میری بیٹی کیسی ہے؟آؤ ادھر میرے پاس بیٹھو؟شائستہ بیگم نے پیار بھرے انداز میں اسے اپنے پاس بٹھایا۔سدرا انکے برابر میں ہی بیٹھ گئی۔بلال جو محسن اور رافع کے ساتھ سامنے صوفے پر بیٹھا تھا وہ انسے بات کرتے ہوئے کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وائٹ فراک جس پر بلیو کلر کی کڑھائی کی ہوئی تھی اور ساتھ ہی وائٹ پجامہ اور بلیو کلر کے دوپٹہ کو سر پر سلیقے سے اوڑھے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔جبکہ رافع جو پورے دن میں اب جا کر شفا کو دیکھ پا رہا تھا وہ بغیر کسی جھجک کے اسے دیکھ رہا تھا جو سب کو چائے سرو کر رہی تھی۔شفا نے لائٹ پنک کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔یہ رافع کی پسند کا ہی تھا اور یہ کلر شفا کی کھلتی رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔رافع کے لئے اپنی نظروں کو سنبھالنا مشکل ہی لگ رہا تھا لیکن منیر صاحب کے بلانے پر اب وہ انسے باتوں میں مصروف ہو گیا

"اماں جی آپکو تو معلوم ہی ہے آج ہم یہاں کس مقصد سے آئے ہیں۔ہم بلال کے لئے آپکی سدرا کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہے۔"شائستہ بیگم نے بغیر کسی تمہید کے اماں کو مسکراتے

ہوئے بتایا اور ساتھ میں اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے چہرے سے مسکراہٹ ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"ماشاءاللہ ! بیٹا یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے لیکن ہمیں کچھ وقت درکار ہے" اماں نے رسانیت سے کہا۔

"ارے اماں وقت کیسا۔۔۔بلال کو آپ بچپن سے جانتی ہیں اور ہم سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔۔ ہمارا اور آپکا تعلق آجکل تو ہے نہیں۔۔۔۔۔بس اب ردا بیٹی کو ہماری بیٹی بنا دیجئے تا کہ ہمارے گھر کی بھی ویرانی دور ہو۔۔۔۔ بھئی سچی بات ہے اب ہمارے گھر کی خاموشی ہمیں نہیں بھاتی اور ہم چاہتے ہیں ہمارا بیٹے کی آزادی بھی اب ختم ہو جس طرح ہماری ختم ہو گئی ہے" منیر صاحب نے اپنے مخصوص مزاحیہ انداز میں کہا تو سب کا قہقہ بلند ہوا جبکہ شائستہ بیگم تو پہلو بدل کر رہ گئیں۔اس پورے بات چیت کے درمیان ردا نظریں جھکائے گھبرائی گھبرائی سی ہی بیٹھی تھی۔

اماں نے احسن صاحب اور شفیع صاحب کی طرف دیکھا تو انہوں نے آنکھوں میں ہی اقرار کرنے کا کہا

"ماشاءاللہ بلال واقعی بہت اچھا لڑکا ہے اور ہمیں بلکل ہمارے بچوں کی طرح عزیز

ہے۔۔۔۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں "اماں نے مثبت جواب دیا تو سب کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا۔سدرا نے اب نظریں اُٹھا کہ اپنے سامنے بیٹھے بلال کو دیکھا۔وہ بلیک شرٹ اور بلیو جینز پہنے بالوں کا پف بنائے بہت جاذب لگ رہا تھا۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسکے ڈمپل دیکھ ردا کو اپنا منتشر دل سنبھالنا مشکل لگ رہا تھا۔جبکہ بلال کو تو اسکا شرمایا گھبرایا روپ بہت دلکش لگ رہا تھا۔اب اسکے لئے وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ثروت بیگم نے سب کو مٹھائی سروکی جبکہ نازیہ بیگم اب منہ پھیرے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔کہتے ہیں خوشی کے موقعے پر اپنے زیادہ یاد آتے ہیں۔ثروت بیگم نے انہیں آنسو صاف کرتے ہوئے دیکھا تو فوراً انہیں گلے لگالیا۔انکی قربت پاتے ہی انکے بے قابو ہوتے آنسو مزید جھلک گئے۔ایک تو بیٹی کے پرایا ہونے کا غم تو دوسری طرف رُدابہ کی یاد کہ اگر وہ آج ہوتی تو کتنی خوش ہوتی یہی سوچ کے وہ اپنے آنسو کو قابو نہ کر سکی۔ماں تھیں وہ اپنی بیٹی کے لئے ہر وقت تڑپتی تھیں۔سب انکے رونے کی وجہ جانتے تھے۔سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔رافع کھڑا ہوا اور انہیں ثروت بیگم سے الگ کیا انہیں اپنے ساتھ لگایا "چاچی دیکھیں آج ہماری سدرا کتنی بڑی ہو گئی ہے۔کتنی خوشی کا موقعہ ہے آج آپ اسطرح سے روئیں گی تو سدرا بھی پریشان ہو جائے گی۔"رافع نے انکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو انہوں نے سدرا کو

دیکھا جو نظریں جُھکائے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔ رافع نے بھی انکی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اسے دیکھا پھر انہیں ہاتھ تھام کر اسکے قریب لے گیا۔ پہلے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے آنسو صاف کئے اور پھر بڑے بھائی کی طرح اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے نازیہ بیگم کو سامنے کھڑا کیا تو نازیہ بیگم نے اسکی پیشانی چومی اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"آپ فکر ہی نہ کریں بھابھی اب سے سدرا ہماری بیٹی ہے اور اگر بلال نے اسے تنگ کیا تو ہم چھوڑیں گے نہیں اسے" شازیہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو سب مسکرا دئے۔ محسن نے بھی اپنے آپ پر قابو کیا اور ارد گرد دیکھا تو ردا ایک کونے میں کھڑی رو رہی تھی۔ وہ اسکے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور اسے ٹشو دیا

"جلدی سے اپنے آنسو صاف کر لو۔" محسن نے اسے ٹشو دیتے ہوئے کہا جسے اسنے تھام لیا اور اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔

"جلدی کر لو کیونکہ ایسا نہ ہو ان آنسو کی وجہ تمہارا میک اپ خراب ہو جائے اور سب ڈر جائیں" محسن کہتے ہی فوراً فو چکر ہوا اور دوبارہ اب سب کے بیچ کھڑا ہو گیا جہاں اب شائستہ بیگم سدرا کا ہاتھ تھامیں انہیں تسلیاں دے رہی تھی جبکہ ردا صرف تلملا کر رہ

گئی۔

"بہت مبارک ہو ہونے والے بہنوئی" محسن نے بلال کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو سب مسکرادئے۔سب جانتے تھے کہ لئے وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے کتنے عزیز ہیں۔

"بہت شکریہ سالے صاحب" بلال نے بھی اسکی پیٹھ تھتھپاتے ہوئے کہا

"دیکھ لے بھائی اگر میری بہن کو ذرا سے بھی تکلیف پہنچی نہ تو یہ تیرا خوبصورت تھوبرا بگارنے میں ایک منٹ نہیں لگے گا" محسن نے اسکے کانوں میں سر گوشی کی تو بلال اس سے الگ ہوا

"دھمکی دے رہا ہے" بلال نے مصنوعی غصے سے کہا

"جی بلکل۔۔۔ابھی سے وارن کر رہا ہوں تجھے" محسن نے بھی اسکے انداز کو نظر انداز کیا

"اسکی نوبت ہی نہیں آئے گی۔۔۔۔اپنی جان سے زیادہ تیری بہن کا خیال رکھوں گا" بلال نے سدرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب سب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی اور پہلے سے تھوڑی ریلیکس تھی۔جبکہ محسن نے اپنے یار کو دیکھا جس کی آنکھوں

میں سدرا کے لئے چاہت کے رنگ تھے۔اسنے دل سے دونوں کی دائمی خوشی کی دعا دی۔

"اماں جی بھائی صاحب اگر آپکی اجازت ہو تو ہم آج ہی منگنی کی رسم ادا کرنا چاہتے ہیں" شائستہ بیگم نے امید سے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا

"سو بسم اللہ" اماں نے خوشی سے خیر مقدم کیا تو شفا نے سدرا کو بلال کے برابر میں بٹھایا۔

"ایک منٹ میں ابھی آیا" رافع اتنا کہ کر اپنے روم میں چلا گیا اور جب آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک مخمل کی ڈبی تھی جس میں ایک خوبصورت سی جینٹس رنگ تھی جو اسنے سدرا کو بلال کو پہنانے کے لئے پیش کی۔شائستہ بیگم نے بلال کو ایک خوبصورت سی ہیرے کی انگھوٹی بلال کو دی تو اسنے سدرا کے نرم ہاتھوں کو تھام کر اسکی انگلی میں اپنے نام کی انگھوٹی سجادی پھر سدرا نے رافع کی دی ہوئی انگھوٹی بلال کی انگلی میں پہنادی۔

رسم کے بعد شفا اور ردا کچن میں تیاری کے لئے گئیں تو سدرا بھی انکے ساتھ ہی آگئی کیونکہ مزید وہ بلال کی نظروں کی تپش برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اسکی قربت میں اسکے دل کی دھڑکنوں میں اُتھل پُتھل شروع ہوگئی تھی۔

شائستہ بیگم کے اسرار پر نکاح سادگی سے اگلے جمعہ طے پایا اور رخصتی انکے سیمسٹر کے بعد کی تاریخ رکھی گئی اور ساتھ ہی یہ بھی طے پایا کہ محسن اور ردا کی بھی رخصتی بھی ساتھ ہی کر دی جائے گی جس پر محسن کی خوشی تو دیدنے ہو گئی تھی اسکا تو بنگھرے ڈالنے کا دل کر رہا تھا۔ بڑی مشکل سے بلال نے اسے قابو کیا تھا ورنہ وہ اسی وقت ناچنا شروع کر دیتا۔ ڈنر کے بعد وہ لوگ تقریباً گیارہ بجے کے قریب اپنے گھر کے لئے روانہ ہوئے۔ بلال نے اس دوران بہت کوشش کی سدرا سے اکیلے ملاقات ہو سکے لیکن کوئی موقعہ ہی نہیں بنا تو اسنے اپنے دل کو یہ کہہ کر سمجھا لیا کہ اگلے ہفتے سے تو سارے حقوق ہی اسکے نام ہو جائیں گے تو وہ پورے حق سے سدرا سے مل پائے گا۔

ⒸⓇⒸⓇⒸⓇⓇⒸⓇⓇⓇⓇ

ایک ہفتہ تو تیاریوں میں ہی گزر گیا۔ نکاح سے ایک دن پہلے مہندی والی نے ان تینوں کو مہندی لگادی تھی۔ رافع تو اسکے ہاتھوں میں اپنے نام کی مہندی دیکھ کر ہی چہک گیا تھا۔ مہندی سے سجا اسکا نام شفا کی ہتھیلی پر رافع کو خوبصورت احساس سے اجاگر کر گیا تھا۔ اسکے نام کی مہندی کا رنگ شفا کی ہتھیلیوں میں خوب بج رہا تھا۔ نکاح کا دن بھی

www.neweramagazine.com

آ گیا۔ صبح سے ہی سب تیاری میں بزی تھے۔ سارا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔ کچھ خاص لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔ نازیہ بیگم نے سدرا کو پارلر جانے سے انکار کر دیا تھا اسلئے گھر میں ہی پارلر والی کو بلایا گیا تھا۔ شفا تیار ہونے کے بعد رافع کو بلانے کی غرض سے روم میں اینٹر ہوئی تو پلک جھپکنا ہی بھول گئی دوسری طرف رافع کا بھی کچھ اسی طرح کا حال تھا۔ شفا نے سی گرین کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔ بالوں کا میسی جوڑا بنایا گیا تھا۔ ہلکے پھلکے میک اپ میں سجا سنورا روپ رافع کے دل کو بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔

رافع نے وائٹ شلوار کرتے پر سی گرین کلر کی واسکٹ پہنی تھی۔ بالوں کا پف بنائے جیل سے سیٹ کئے ہوئے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔ شفا ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ رافع مسکراتا ہوا اسکے قریب گیا۔

"You r looking gorgeous"

رافع نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی تو شفا کو اپنی بے خودی کا احساس ہوا۔ رافع کی نزدیکی نے شفا کے دل میں شور برپا کر دیا تھا۔ رافع نے اسکے ہاتھ تھامے۔ شفا نے ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہنی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں رافع کی گفٹ کی ہوئی بریسلیٹ پہنی تھی۔ رافع نے اسکی مہندی کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے مہندی کی مہک کو اپنی

سانسوں میں بسایا۔شفا کا رافع کی قتبت میں نظریں اٹھانا محال ہو گیا تھا۔

"سنو مجھے اچھے لگتے ہیں یہ کنگن، یہ مہندی اور تم "رافع نے اسکی چوڑیوں کو چھیرتے ہوئے کہا شفا سٹپٹا گئی۔

"آپکو پاپا بلا رہے تھے "شفا نے جھجھکتے ہوئے کہا

"بیوی قسم سے بہت بورنگ ہو تم۔۔۔میں تمہاری تعریف کر رہا ہوں اور تم پاپا کا پیغام دے رہی ہو "رافع اسکی بات سن کر ہی جھنجھلا ہی گیا ایک تو وہ صبح کے بعد اب نظر آئی تھی وہ بھی اتنے سجے سنورے روپ میں جو اسے مدہوش کر رہا تھا۔رافع نے اپنے ہاتھوں سے اسکی کمر پر گرفت باندھی اور اسے اپنی نزدیک کیا شفا اسکے سینے سے ٹکرا گئی۔اسکی جھکی پلکیں ہمیشہ ہی اسکو دیوانہ کرتی تھی۔شفا کی دھڑکنیں اس قدر تیز ہو رہی تھی کہ مانو ابھی دل پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

"قیامت ہے تیرا یوں بن سنور کر سامنے آنا "رافع نے جزبات سے سرشار لہجے میں کہا۔شفا تو اسکے قرب میں قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی جبکہ رافع اس حسین چہرے کو دیکھ کر بہک رہا تھا۔وہ گھبرا گئی تھی رافع کی ان نزدیکیوں سے۔۔۔رافع اے سی میں بھی اسکی پیشانی پر پسینہ دیکھ سکتا تھا۔اسکی ہتھیلیاں عرق آلود ہو رہی تھیں۔رافع نے

مسکراتے ہوئے اپنی گرفت ڈھیلی کی تو وہ فوراً اس سے دور ہوئی

ایک نظر اسے دیکھا جو جاذب لگ رہا تھا"آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں" یہ کہتے ہی وہ فوراً بھاگ گئی۔"ہائے میں مر جاواں"رافع نے اتنی آواز میں کہا کہ کمرے سے باہر جاتے ہوئے شفا کے قدم ٹھرے اور پھر وہ مسکرا کر چلی گئی۔اسکے پیچھے رافع کا قہقہ جاندار تھا۔

©®©®©®©®®©

ردا دونوں ہاتھوں میں پھولوں کی پلیٹ پکڑے اپنے پاؤں میں مقید ہیل کی وجہ سے سہج سہج کر چل رہی تھی لیکن بھلا ہو دوپٹے کا جو اسکے پاؤں میں آیا اور اسکا پاؤں پھسلا لیکن گرنے سے پہلے ہی کسی کی مضبوط باہوں نے اسے تھام لیا۔پھول ان دونوں پر نچھاور ہو رہے تھے۔ردا آنکھیں میچیں محسن کی باہوں میں تھی۔ محسن تو بغیر پلک جھپکے اسے ہی دیکھتا رہ گیا۔ محسن کے دل نے بٹ مس کی۔

"میڈم آپکی کریش لینڈنگ سے پہلے آپکی سیفلی لینڈنگ کر دی گئی ہے" محسن نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو ردا نے آنکھیں کھولیں۔اپنے آپ کو محسن کی باہوں میں دیکھ اسنے پلکیں جھکا لیں۔دھڑکنیوں میں ہل چل پیدا ہو گئی تھی۔کاجل اور مسکارا نے

اسکی لمبی آنکھوں کو مزید نکھار دیا تھا۔

"او مستِ ناز حسن تجھے کچھ خبر بھی ہے

تجھ پر نثار ہوتے ہیں کس کس ادا سے ہم"

محسن نے اسکے سجے سنورے روپ کو دیکھتے ہوئے شعر پڑھا ردا کے چہرے پر شر میلی مسکراہٹ آگئی۔ دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا اور دونوں ہی اس پل میں کھو سے گئے تھے۔ دونوں کے چہرے آمنے سامنے تھے اور دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں۔ ردا نے بلو کلر کا شارٹ فراک پہنا تھا۔ بالوں کو کرلز دے کر لائٹ سے میک اپ میں محسن کو اسے دیکھ کسی اپسرا کا گمان ہو رہا تھا۔ جبکہ محسن نے وائٹ شلوار کرتے کے ساتھ اسکے ہی کمبینیشن کر کے بلو کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ محسن نے اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو ہٹایا۔

"آج تمہارے حسن کے سامنے میں بے بس ہو رہا ہوں۔۔۔ واللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔

تعریف کیا کروں میں وہ لفظ ہیں کہاں

جواب نہیں انکا میری جان ہے لاجواب"

محسن نے اسکی خوبصورتی کو سراہتے ہوئے کہاردا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ پھیل گئی۔"یار رحم کرو میرے بازوں پر قسم سے درد کر گئے اب تو تمہارے بھاری وزن سے"محسن نے دوبارہ اپنی ازلی موڈ میں آتے ہوئے کہا اسکی بات سُن کر ردا فوراً اُس سے دور ہوئی لیکن محسن نے اسے سیدھا کھڑا کرتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھوں سے اسے کھینچتے ہوئے اسکی دور ہونے کی کوشش کو ناکام بنایا

"چ۔چ۔چھوڑیں مجھے۔۔۔آپ نے مجھے بھاری کہا"ردا نے تلملاتے ہوئے کہا کیونکہ اتنے رومینٹک ماحول پیدا کرنے کے بعد اسکا ردا کے نازک حسن کو بھاری کہنا اسے غصے میں مبتلا کر گیا تھا۔

"اور جو میں نے اتنی تعریف کی ہے وہ نظر نہیں آرہی جانِ جان۔۔۔جبکہ تم نے تو

میری تعریف بھی نہیں کی" محسن نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تو ردا

سٹپٹا گئی۔

"اہمم" تبھی انہیں عقب سے شفا کے گلہ کنکھارنے کی آواز آئی تو دونوں ایک

دوسرے سے دور ہوئے۔شفا اور مریم اُدھر ہی کھڑی انہیں دیکھ مسکرا رہی

تھی۔"محسن بھائی یہ سب کیا ہو رہا تھا۔"مریم جو کہ نازیہ کی بہن کی بیٹی اور سدرا اور

ردا کی دوست بھی ہے نے شرارتی انداز میں کہا ردا فوراً وہاں سے رفو چکر ہو گئی اور محسن

بھی صرف اپنا سر سہلاتا رہ گیا۔

"کہیئے بھائی" شفا نے شرارتی انداز میں کہا۔

"ارے بھابھی کچھ نہیں میں تو بس یونہی۔۔۔۔یاد آیا مجھے بھائی بُلا رہے ہیں ابھی

آیا" محسن کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کیا کہے تو وہ بھی وہاں سے بہانا بناتے ہوئے بھاگ گیا

جبکہ وہ پیچھے سے ارے سنیں تو کرتی ہی رہ گئیں پھر دونوں کھلکھلا کر ہنس دیں۔

©©®©®®®©®

بلال اور اسکی فیملی کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی نکاح کی رسم ادا کر دی گئی۔ نکاح کے

پیپرز پر سائن کرتے ہوئے اسکے ہاتھ کانپے تھے لیکن احسن صاحب نے جب اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا تو سدرا نے لرزتے ہاتھوں سے نکاح نامہ پر سائن کرتے ہوئے اپنے جملہ حقوق بلال کے نام کر دیئے۔سب نے اسے گلے لگاتے ہوئے پیار کیا جبکہ شائستہ بیگم نے اسے دو سونے کے کنگن پہنائے۔نازیہ بیگم نے آج بڑی مشکل سے اپنے آنسوئں پر قابو کیا تھا۔وہ جانتی تھیں انہیں اداس دیکھ انکی بیٹی بھی اداس ہو جائے گی اسلئے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر ضبط باندھے بیٹھی تھی۔

نکاح کے بعد بلال نے محسن سے سدرا سے ملنے کے لئے کہا لیکن اسے تنگ کرنے کی خاطر وہ حامی ہی نہیں بڑھ رہا تھا جبکہ احد مختلف گانے گا گا کر اسے زچ کر رہا تھا۔

آج میرے یار کی شادی ہے آج میرے یار کی شادی ہے

یار کی شادی ہے میرے دلدار کی شادی ہے

آج میرے یار کی شادی ہے لگتا ہے جیسے سارے سنسار کی شادی ہے

آج میرے یار کی شادی ہے

"یار تو چپ کر جا اور محسن تو دیکھ میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہا۔۔۔"بلال نے احد کو

NEW ERA MAGAZINE

ڈپٹنے کے بعد دوبارہ محسن کو مخاطب کیا جو اسے جواب دینے کی بجائے موبائیل میں مصروف تھا۔

"دیکھ یہ ترّی تو اپنے تک محدود رکھ۔۔۔میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔اماں کو یہ سب پسند نہیں" محسن نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جبکہ بلال تلملا کر رہ گیا۔

ایک کنوارا پھر گا یا مارا

پھنس گیا دیکھو یہ بیچارا

دو دن کی یہ چاندنی پھر کاری کاری رات ہے

تو مان جا دلہے راجہ

احد مسکراہٹ دباتے ہوئے اپنی سریلی آواز میں گا رہا تھا۔بلاشبہ وہ بہت اچھا گاتا تھا لیکن اس وقت بلال کو اسکی آواز سخت بری لگ رہی تھی۔

"اچھا چھوڑ تو محسن کو اس وقت یہ تیرا سالا بنا ہوا ہے۔میں بھابھی سے ملوانے کا بندوبست کرواؤں گا لیکن پہلے ایک شرط ہے" ایک دوست عامر نے اسکی پریشان

صورت دیکھتے ہوئے کہا

"بول کیا شرط ہے "بلال فوراً اسکی طرف راغب ہوا جبکہ احد اور محسن اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ چاروں اس وقت اکیلے ہی ڈرائینگ روم میں تھے باقی سب تو باہر لان میں تھے۔

"بس ایک ٹِک ٹک بنانی ہو گی" عامر نے اپنا موبائیل نکالتے ہوئے کہا۔

"اففف ! ایک یہ سدا کا ٹک ٹاک شیدائی۔۔۔مجھے منظور ہے لیکن یاد رکھنا مکرنا نہیں "بلال نے دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ وہ تینوں اسکی حالت سے لطف ہو رہے تھے

"ارے میرے یار نہیں مکرتا۔۔ چلو یار و آجاؤ" عامر نے انسے کہا پھر خود بلال کے ایک سائیڈ میں کھڑا تھا جبکہ اسکی دوسری سائیڈ پر وہ دونوں کھڑے تھے۔

"منہ تو اچھا بنا" احد نے بلال کو ٹوکا جو زبردستی اب ہنستے ہوئے انکے ساتھ ٹک ٹاک بنا رہا تھا

"آج ہنس لے کل رونا پڑے گا

سکھ چین تجھے سب کھونا پڑے

جب وہ کہے گا اُٹھ جائے گا تو

جب وہ کہے گی تجھے سونا پڑے گا

کرنی ہو نگی غلامیاں دینی ہو نگی سلامیاں

تینوں ٹک ٹاک بناتے ہوئے چہک چہک کر گا رہے تھے۔رافع اور شفا جو وہاں سے گزر رہے تھے ان چاروں کو ایسے تیز آواز میں گاتے ہوئے وہیں رُک کر انہیں دیکھنے لگے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے۔

"کیا ہو رہا ہے "رافع نے اپنی ہنسی کو قابو کرتے ہوئے سنجید گی سے کہا۔وہ جواب ویڈیو میں کچھ ایڈ یٹنگ کے بعد ویڈیو سیف کر رہے تھے اب نظر اٹھا کر گیٹ کی طرف دیکھا تو شفا اور رافع انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

"بھائی یہ سب چھوڑیں۔۔۔اچھا ہوا آپ لوگ آ گئے۔۔۔ہمیں آپ سے کام تھا۔"عامر نے ویڈیو سیف کرنے کے بعد موبائیل پاکٹ میں رکھتے ہوئے رافع سے کہا۔

"ہم سے بھلا کیا کام ہے "رافع نے کشمکش میں مبتلا ہو کر پوچھا

"ایکچیولی بھائی بلال سدرا سے ملنا چاہتا ہے" محسن نے شرارتی انداز میں کہا تو رافع اور شفا نے بلال کو دیکھا جو بھولی سی صورت لئے آنکھیں جھکائے کھڑا تھا۔رافع سمجھ گیا کہ وہ کب سے اسے تنگ کر رہے ہونگے۔

"ہمم۔۔۔بلال ملنے کی کیا ضرورت کیا ہے ابھی کچھ ہی دیر میں اسے لان میں لے آئیں گے۔۔۔تب دیکھ لینا" رافع نے زبردستی اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا جبکہ شفا کے لئے اب اپنی ہنسی قابو کرنا مشکل ہو گیا تھا اور دوسرا اسکی بیچاری صورت پر ترس بھی آ رہا تھا۔

"ج۔ج۔جی بھائی" بلال نے معصومیت سے کہا تو اب ان چاروں کا قہقہ روکنا مشکل ہو گیا تھا۔ان چاروں نے قہقہ لگایا جبکہ بلال اب کنفیوز سی شکل لئے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"رافع کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔بلال بھائی۔۔۔آپ میرے ساتھ آئے" شفا کو اسکی صورت پر ترس آیا تو اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے باہر چلی گئی۔

"بھئی۔۔۔ہماری بہن تمہاری بیوی ہے اب۔۔۔تم پہلے ہی مجھے آ کر کہتے تو ان نکموں کی اتنی منتیں نہیں کرنی پڑتی۔۔۔چلو اب میری بیوی انتظار کر رہی ہے تمہارا" رافع نے بلال کے پاس جا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر خود بھی اسکے ساتھ ہی

شفا کے پیچھے چلنے لگا۔ بلال نے نکلنے سے پہلے ان سبکو گھور کر دیکھا جو اپنے دانتوں کی نمائش کر رہے تھے اور پھر رافع کے ساتھ ہی چل دیا۔

سدرا کے روم کے پاس آ کر اسے وہیں ٹھرنے کا کہ کر وہ خود اندر چلی گئی۔ دو منٹ بعد ہی سب لڑکیاں کھی کھی کرتی ہوئیں باہر نکلیں۔ بلال بیچارہ تو گھبرا ہی گیا تھا۔ رافع اور وہ دونوں تھوڑا سائیڈ پر ہو کر کھڑے تھے۔ سب سے آخر میں شفا نکلی۔ اسکے نکلنے کے بعد رافع نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ سدرا کے روم میں ہلکا سا نوک کر کے گیا۔ جبکہ رافع ایک بار پھر شفا کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔ مہمانوں کے آنے کے بعد اسنے اسٹالر سر پر لیا ہوا تھا۔ اور رافع کو حجاب میں اور د لکش لگ رہی تھی۔

"رافع چلیں بہت کام ہے" شفا اسکی نظروں کی تپش سے کنفیوز ہوتی وہاں سے جانے لگی تو رافع بھی اسکے ساتھ ہی چل دیا۔

©®©®©®©®®

.روم نوک کرنے کی آواز سے سدرا بیڈ کے ایک کونے میں ٹک کر بیٹھ گئی۔ وہ حد سے زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی۔

بلال جب اینٹر ہوا تو اسنے سدرا کو بیڈ ایک کونے پر ٹکے اپنی چوڑیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے پایا۔اسکی ہاتھوں کی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کتنی گھبرا رہی ہے۔بلال نے روم لوک کیا۔روم لوک ہونے کی آواز سے اسنے سامنے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔بلال مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ اس وقت بلیو شارٹ کرتا اور ٹراؤزر پہنے اور اس پر بلیو ہی واسکٹ پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا۔اسکے مسکرانے سے اسکے ڈمپل اور گہرے ہو گئے تھے۔سدرا کے لئے اسکے ڈمپل سے نظریں ہٹانا ہی مشکل ہو گیا تھا۔اسنے اپنی بے قابو نظروں کو سنبھالتے ہوئے فوراً پلکیں جھکا لیں۔جبکہ بلال کا محوِ نظر اب بھی وہی تھی۔جسکی صرف ہنسی کی کھنکھار نے اسکی دل کی دنیا ہِلا کر رکھ دی آج وہ اسکے محرم کے روپ میں اسکے سامنے تھی۔ٹی پنک اور لائٹ گرین کے امتزاج کا ڈریس زیب تن کئے۔دوپٹے کو اسٹائیل سے سیٹ کئے۔اسکے ہلکے براؤن بالوں کے ایک حصے کو کرلز دے کر آگی کی طرف رکھے ہوئے تھے۔اسکی چوڑیوں کی چھن چھن اس خاموشی میں مدھم سُر بکھیر رہی تھی۔وہ اس سجے سنورے روپ میں سیدھے اسکے دل میں اُتر رہی تھی۔شفا اسکی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے ہنوز اپنی چوڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی یہ سوچے سمجھے بغیر اسکی چوڑیوں کی یہ چھن چھن کسی کے دل کے تار چھیر گئی ہے۔

اپنی نظروں کو قابو کرتے ہوئے وہ اس سے تھوڑا دور ہو کر اسکے سامنے ہی بیڈ پر ٹِک گیا۔

"السلامُ علیکم "بلال نے مسکراتے ہوئے کہا

"و۔۔وعلیکم السلام "سدرا نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔ بلال کی اس قدر نزدیکی سے اسکا دل عجیب ہی انداز میں دھڑک رہا تھا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔اور کیا کہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تمہاری تعریف کے قابل میرے الفاظ کہاں "بلال نے اسکے حنائی ہاتھوں کو تھام کر کہا۔ کچھ دیر کی خاموشی دونوں کے درمیان حائل تھی۔ دونوں ہی آج خوشی سے سرشار تھے اور اس لمحے میں قید تھے۔

"سدرا میں اللہ کا بہت شکر گزار ہوں کے جس نے مجھے میری محبت عطا کی۔ بے شک وہ عطا کرنے والا ہے اور اسنے مجھے تمہارے روپ میں بہترین سے نوازا ہے۔۔۔۔میں نے کبھی بھی پہلی نظر کے پیار پر یقین نہیں کیا لیکن تمہاری ایک نظر میں ہی میں دل ہار گیا اور پھر اس نظر کو کوئی اور صورت نظر ہی نہیں آئی۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ تم سے مجھے پہلی نظر کی محبت ہوئی ہے۔۔۔"وہ بول رہا تھا اور سدرا دھم

سادھے اسے سُن رہی تھی۔اسکے لفظوں کے حسار میں وہ قید ہوتی جا رہی تھی۔

"میں کوئی بلند باند دعوے نہیں کروں گا نہ ہی چاند تارے تور کر لانے کا وعدہ کروں گا لیکن میرا تم سے وعدہ ہے جب تک زندگی ہے یہ دل صرف تمہارا ہے۔بلال منیر صرف تمہارا ہے۔میں تمہیں اعتبار،اعتماد،عزت،یقین اور محبت کی ڈور سونپ رہا ہوں۔اسکے علاوہ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔"بلال نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور سدرا کو دیکھا جو اسے دیکھتے ہوئے اسکے سحر میں جکری ہوئی تھی۔

"مجھے اسکے علاوہ کسی اور چیز کی خواہش بھی نہیں۔۔۔آپکا یقین اور محبت ہی میری زندگی کا کل اثاثہ ہے۔۔۔آپ مجھے ہمیشہ ہر قدم پر اپنے ساتھ پائیں گے۔۔۔میں تا عمر آپکی وفاشُعار رہوں گی۔"سدرا نے دھیمی سی آواز میں دھیرے دھیرے کہا تو بلال کے لب مسکرا دیئے۔اسنے ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھامے دوسرے ہاتھ سے اپنے کرتے کی پاکٹ سے ایک لمبی ڈبی نکال کر سدرا کو پیش کی۔

"یہ ہمارے نکاح کا تحفہ "بلال نے وہ مخملی ڈبی جس میں ایک بہت ہی خوبصورت گولڈ بریسلیٹ تھا جس کے سینٹر میں B اور S لکھا تھا اور دونوں الفاظ کے سینٹر میں ہیروں سے جڑا دل بنا ہوا کھولتے ہوئے اسے دی تو سدرا نے مسکرا کر تھام لیا۔سدرا کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بریسلیٹ پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی۔

"بہت پیاری ہے" سدرا نے مسکراتے ہوئے کہا

"لیکن تم سے کم" بلال نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے بریسلیٹ سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا اور دوبارہ نظریں جھکا لیں

"کیا میں پہنا سکتا ہوں" بلال نے اجازت طلب لہجے میں کہا تو سدرا نے اسے تھما دیا۔

بریسلیٹ پہناتے ہوئے بلال کی نظر اسکی مہندی پر گئے جہاں 'بلال کی دلہن' لکھا تھا تو اسکے لب مسکرا اُٹھے۔ بریسلیٹ پہنانے کے بعد اسنے اپنے نام پر انگلیاں پھیریں۔ سدرا تو اسکے ہاتھوں کے لمس سے سٹپٹا گئی تھی تبھی اسنے اسکے ہاتھوں پر موجود اپنے نام کو چوما۔

"تم صرف بلال کی دلہن نہیں بلکہ اب سے بلال کی زندگی ہو۔۔۔۔ A warm welcome to u in my life" بلال نے کہتے ساتھ ہی عقیدت کے ساتھ اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔ شرمیلی سی مسکراہٹ نے سدرا کے ہونٹوں کا احاطہ کیا وہیں اسکا چہرہ شرم وحیا سے سُرخ ہو رہا تھا۔

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا

ظالموں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

بلال نے اسکے شرم و حیا سے جھکے چہرے کو دیکھتے ہوئے شعر پڑھا۔ سدرا کا تو دل اسکی ہر ادا سے زوروں دھڑک رہا تھا۔ دونوں کے چہرے ہی خوشی سے دمک رہے تھے۔ دونوں ہی اپنے رب کے شکر گزار تھے اپنی محبت کو اتنی آسانی سے پا لینا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑے بڑے لوگوں نے محبت کو حاصل کرنے کے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ تو پھر جو اتنی آسانی سے اپنی محبت حاصل کر لیں وہ کیوں نہ ربِ تعالٰی کے آگے سر بسجود ہوں۔

"ٹک ٹک" دروازہ پر ہوئی دستک سے دونوں نے بیک وقت ایک دوجے کو دیکھا اور پھر دروازے کو۔ بلال نے ایک بار پھر اسکے ماتھے کو چوما اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سدرا بھی اسکے ساتھ ہی بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ہی محسن اور

ردا کو پایا۔

" بہنوئی جی۔۔۔اگر ملاقات ہو گئی ہو تو باہر آ جائیں اور ہمیں آپکی خدمت کا شرف ادا کریں۔سب آپکے دیدار کے لئے پلکیں جھکائیں بیٹھیں ہیں" محسن نے اپنی مسکراہٹ کو قابو کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا بلال کا قہقہ بلند ہوا۔سدرا بھی اسکی باتوں سے لطف ہوتے ہوئے نظریں جھکائے مسکرا رہی تھی۔بلال نے ایک نظر مسکراتی ہوئی سدرا پر ڈالی اور اسکا چہرہ اپنی آنکھوں میں سمانے کے بعد محسن کی طرف متوجہ ہوا۔

" چلیں آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کس عظیم ہستی سے تعلق جُڑا ہے آپکا" محسن کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو دونوں ہنستے ہوئے باہر نکل گئے جبکہ ردا اب سدرا کے پاس آ گئی

"Oho...blushing and all"

ردا نے اسکے شرمیلے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو سدرا جھینپ گئی اور اسے اپنی کلائی میں موجود بریسلیٹ دکھائی۔"واؤوو ! بیوٹیفل" ردا نے سراہتے ہوئے کہا

اتنی دیر میں شفا انکی دوسری کزن اور یونیورسٹی کے دوستوں کے ساتھ آئی اور سب اپنی

باتوں میں مصروف ہو گئے۔

کچھ ہی دیر میں سدرا کو بھی لان میں بلال کے ساتھ بٹھایا گیا جہاں اب سب فوٹوز لینے میں بزی تھے وہیں بڑے سارے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔رافع اور زین کھانے وغیرہ کا انتظام دیکھ رہے تھے۔

"چل یار یہاں تو سب ہو گیا۔۔۔اب چل ہم یار مل کر ایک سیلفی لیں قسم سے میں تو آج لگ بھی اتنا پیارا رہا ہوں"زین نے رافع کو کھینچتے ہوئے کہا۔وہ دونوں سیلفیاں لے رہے تھے تبھی لڑکیوں کا ایک گروپ ان دونوں کو دیکھ کر کھسر پھسر کر رہا تھا۔

"رافع یہ لڑکیاں ہمیں ہی مسلسل گھور رہی ہیں۔۔۔آخر ہم دونوں بھائی اتنے ہینڈ سم جو ہیں"

"دیکھنے دے تو کیوں دیکھ کر گناہ کما رہا ہے"رافع نے موبائیل میں فوٹوز دیکھتے ہوئے کہا۔

"یاررر ! اب ایسے موقعے روز روز تو نہیں آتے"زین نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

"کیسے موقعوں کی تلاش ہے آپکو"زین کی بیوی ربیعہ جو کہ شفا کے ساتھ ریان کو اسے

دینے آئی تھی جو بابابابا کی رٹ لگا کر اسے تنگ کر رہا تھا نے اسکی ساری بات سن لی تھیں اور غصے سے اسے کہا۔

شناسائی آواز سُن زین گھبرا گیا اور دونوں نے جیسے ہی رُخ موڑا تو زین سٹپٹا گیا جبکہ رافع نے شکر ادا کیا۔ زین نے باری باری دونوں کو دیکھا جہاں شفا کے لبوں پر مسکراہٹ تھی وہیں ربیعہ کا چہرے غصے سے بُھلا ہوا تھا۔

"مر گئے۔۔۔ بچالے میرے بھائی" زین نے دھیرے دھیرے رافع کے کانوں میں سرگوشی کی۔

"اُن لڑکیوں کو تاڑنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نہ کہ تو شادی شدہ ہے" رافع نے بھی اسکے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو زین نے اسے گھورا رافع نے بے نیازی سے کندھے جھٹکے۔

"بتائے کن موقعوں کی تلاش ہے۔۔۔ جب یہ مکھیاں آپکے پیچھے پیچھے منڈلائیں" ربیعہ نے ایک نظر غصے سے انسے کچھ دور فاصلے پر کھڑی لڑکیوں کس دیکھا جو انہیں دیکھتے ہی اب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں اور پھر زین کو دیکھا۔

"توبہ توبہ۔۔۔کیسی باتیں کرتی ہو تم۔۔۔میں تو ان شادی بیاہ کے موقعوں کی بات کر رہا تھا۔۔۔رافع کو سمجھا رہا تھا کہ انجوائے کر کیا آج بھی کام کام۔۔۔بھابھی کے ساتھ کچھ سیلفی وغیرہ لے" زین نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تو رافع اور شفا تو اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔

"بابا۔۔۔مجھے بھی سیلفی لینی ہے" ریان جو ربیعہ کا ہاتھ تھامیں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا اب زین سے لپٹتے ہوئے بولا۔

"ارے میرا بیٹا سیلفی لینی ہے۔۔۔آجاؤ ہم ماما کے ساتھ سیلفی لیتے ہیں۔" زین نے اسے اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا اور موبائیل تھامتے ہوئے اب ربیعہ کے قریب ہوا تو وہ اس سے دور ہو گئی۔

"یار تمہیں تو معلوم ہے میری بکواس کرنے کی عادت ہے۔۔۔۔تمہارے چہرے پر یہ اب غصہ سوٹ نہیں کرتا۔۔۔آجاؤ نہ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ایک سیلفی تو بنتی ہے" زین نے آنکھ دباتے ہوئے کہا تو اس کا سارا غصہ ختم ہو گیا اور وہ رافع اور شفا کی موجودگی میں شرما گئی جو ساتھ کھڑے انہیں ہی دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔زین نے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے سیلفی لی۔

"خوبصورت تو تم بھی لگ رہی ہو کیا خیال ہے ایک سیلفی ہمیں بھی لینی چاہیے" رافع نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی تو وہ مسکرا دی۔ دونوں نے سیلفی لی جبکہ زین نے ان دونوں کی سیلفی لیتے ہوئے فوٹو اپنے کیمرے میں قید کی اور انکے ہمیشہ اسی طرح ہنستے مسکراتے رہنے کی دعا کی۔

©®©®©®©®®

ردا اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی تھی تبھی ایک بچی نے آکر کہا کہ "ثروت انٹی آپکو اندر بُلا رہی ہیں" اسنے ارد گرد نظر دوڑائی تو ثروت بیگم اسے کہیں نظر نہیں آئی تو وہ اندر آئی۔ لاؤنج روم میں بھی اسے کہیں نظر نہیں آئیں

"یہ مما کہاں چلی گئیں" ردا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ تبھی کسی نے اسکا ہاتھ تھاما۔ وہ چیخ مارتی اس سے پہلے ہی محسن نے اسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ لیا

"مرواؤ گی کیا" محسن نے ایک ہاتھ سے اسکی ہتھی تھامی ہوئی تھی اور دوسرا ہاتھ اسکے چہرے پر تھا۔

"آہ۔۔۔ڈرا دیا آپنے" ردا نے اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"چلو آؤ میرے ساتھ" محسن نے اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا

"کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ باہر سب مہمان ہیں" ردا نے گھبراتے ہوئے کہا

"یار آؤ تو صحیح۔۔۔ کڈنیپ نہیں کر رہا" محسن نے اسے کہا اور اسے اپنے روم میں لے آیا۔اسے شیشے کے سامنے کھڑا کیا اور خود کبرڈ کی طرف بڑھ گیا۔ردا حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔اب وہ اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا

"اسنے حسن کی تعریف مانگی تھی مجھ سے

میں نے اسے آئینہ دکھا دیا" محسن نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا پھر اسکے کر لز کئے بالوں کو آگے کی طرف کیئے اور ایک لاکٹ نکال کر اسے پہنایا۔ردا اسکی قربت سے ہی سٹپٹا گئی تھی۔الفاظ مانند ہو گئے تھے۔ردا نے اپنی انگلیاں اس لاکٹ پر پھیریں۔اس لاکٹ میں بنے خوبصورت دل کو دیکھا جو اوپن ایبل تھا۔اسنے جب اس لاکٹ کو کھولا تو اس میں ان دونوں کی نکاح کی تصویر تھی۔"ہیپی اینیورسری ڈئیر" محسن نے اسے باہوں میں تھامتے ہوئے کہا تو ردا کا چہرہ کھل اُٹھا۔

"آپکو یاد تھا" ردا نے خوشی سے کہا کیونکہ وہ سمجھی تھی کہ شادی کی تیاریوں میں وہ

بھول گیا ہوگا۔

"بلکل۔۔۔۔اتنا امپورٹنٹ دن میں بھلا بھول سکتا ہوں" محسن نے اسکی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا تو ردا شرما گئی۔

"کیسا لگا میرا سرپرائیز" محسن نے رسانیت سے پوچھا۔

"بہت بہت اچھا" ردا نے بھی خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ آپکا گفٹ میرے روم میں ہے میں ابھی لائی۔ یہ کہتے ہی وہ اس سے الگ ہوئی اور جلدی سے اپنے روم سے گفٹ لینے گئی۔ پانچ منٹ بعد اسکی واپسی ہوئی۔ اب اسکے ہاتھوں میں ایک پیک شدہ باکس تھا جسے اسنے محسن کو پیش کیا تو اسنے تھام لیا۔ اسے کھول کر دیکھا تو اس میں برانڈڈ گولڈن کلر کی واچ تھی۔ محسن نے اپنی گھڑی اتار کے اسے تھمائی اور ردا کی پریزنٹ کی ہوئی گھڑی پہنی تو ردا کا چہرہ کھل اُٹھا۔

"تھینک یو" محسن نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"مائی پلیژر۔۔۔اب چلیں سب انتظار کر رہے ہونگے۔" ردا کہتے ہی اسے اپنے ساتھ کھینچ کر لے گئی۔

وہ لوگ ناہر نکلے تو شفاان دونوں کو اسٹیج پر لے گئی جہاں انکے اور بلال کے سب گھر والے کھڑے تھے۔رافع نے ان دونوں کو سینٹر میں کھڑا کیا۔وہ اب حیرت سے سب کو دیکھ رہے تھے تبھی زین کی آواز آئی۔"سرپرائیز"سب نے اسے دیکھا جس کے آس پاس دو ویٹر کھڑے تھے اور دونوں کے ہاتھ میں کیک تھا جسے انہوں نے اسٹیج کی سینٹر ٹیبل پر رکھا۔

ایک کیک پر ہیپی میرج اینیورسری ردا اینڈ محسن لکھا ہوا تھا جبکہ دوسرے پر congratulation to newly married couple لکھا ہوا تھا۔سب کی وشز میں دونوں کپل نے ہنستے مسکراتے کیک کاٹا جبکہ کیمرے کی آنکھ نے یہ منظر قید کر لیا۔آخر میں سب کے اسرار پر احد نے اپنا گانا سنایا جسے سب نے خوب انجوائے کیا اور اس طرح یہ خوبصورت دن اپنی اختتام پر پہنچا۔

©®©®©©®©

سب ڈائننگ روم میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔رافع نے ڈنر کرتے ہوئے شفیع صاحب کو مخاطب کیا"پاپا ! شیزی کی شادی ہے۔۔۔رفیق انکل کی طرف سے انویٹیشن

www.neweramagazine.com

کارڈ آیا ہے۔۔۔کیاارادہ ہے"

"بیٹاسیٹرڈے کواحسن اور مجھے اشفاق صاحب کی عیادت کے لئے جاناہے اسلام آباد جانامیرے لئے مشکل ہے۔۔۔میری طرف سے انسے معذرت کرلینا۔"

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہے محسن پھر تم چل رہے ہو"رافع نے اب سامنے بیٹھے محسن کو مخاطب کیا۔

"سوری بھائی لیکن اس ویک ہمارافارم ہاؤس کاپروگرام ہے"محسن نے اپنے کھانے سے انصاف کرتے ہوئے انکار کیا۔

"ٹھیک۔۔۔تومیں بھی پھر معذرت کرلیتاہوں"رافع نے اپنا کھانا ختم کرتے ہوئے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں انکار کروگے۔۔۔شہزاد تمہاراایونیورسٹی فرینڈ ہے۔۔۔اسے بُرالگے گا۔۔۔پھر رفیق صاحب سے ہمارے بزنس ریلیشن بھی ہے کوئی بھی نہیں جائے گاتو وہ ناراض ہوں گے۔"شفیع صاحب نے بھی اب کھانے سے فارغ ہوتے ہوئے کہا

"ہاں رافع بھائی صاحب ٹھیک کہ رہے ہیں۔۔۔ہماری طرف سے کوئی نہیں جائے گاتو

وہ بُرا منائیں گے۔"احسن صاحب نے اپنے بھائی کی تائید کی۔

"زین بھی تر کی گیا ہوا ہے اور میں اکیلا نہیں جانا چاہتا" رافع نے پھر انکار کیا۔

"اوہ ! ایک کام کرو تم شفا کو ساتھ لے جاؤ۔"احسن صاحب نے مشورہ دیتے ہوئے کہا جبکہ کھانا کھاتی ہوئی شفا بوکھلا گئی۔

"شفا کو" رافع نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکا چہرہ دیکھتے ہو کہا کیونکہ اسے آئیڈیا اچھا نہیں بہت پسند آیا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ بلکہ اب وہاں تک جاؤ گے ناردرن ایریاز بھی چلے جانا۔۔۔ کام کی فکر مت کرنا۔۔۔ ہم سب ہینڈل کر لیں گے" شفیع صاحب نے مشورہ دیا.اماں سمیت سب کی ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ گئی کیونکہ سب چاہتے تھے کہ وہ دونوں اکیلے ٹائم سپینڈ کریں۔

"او کے۔۔۔۔ جیسا آپ کہیں" رافع نے فرمانبر داری کا ثبوت دیا جبکہ شفا اسکی فرمانبر داری پر تلملا کر رہ گئی۔

"لیکن پاپا۔۔۔ میں اکیلی کیا کروں گی وہاں" شفا نے مداخلت کی جس پر رافع نے

اسے گھورا

"بیٹا اکیلی کہاں ہوں گی آپ۔۔۔۔رافع ساتھ ہے آپکے۔۔۔۔یہاں تو ہر وقت آپ کاموں میں الجھی رہتی ہیں اس بہانے تھوڑا موڈ فریش کرنا اور انجوائے بھی کرنا" اماں نے اپنے شفقت بھرے لہجے میں کہا

"ویسے بھی بھابھی آپکو تو نار درن ایریاز بہت پسند ہے" اس بار ردا نے کہا شفا نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر رافع کو جو اعتراض کرنے کی بجائے اسے دیکھے مسکرائے جا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے بھائی آپ بتا دیجئے گا میں بلال سے کہہ کر ٹکٹ کنفرم کروالوں گا" محسن نے کہا۔

"نہیں رہنے دو۔۔۔۔میں کرلوں گا" رافع نے کہا

"اوکے۔۔۔۔تو اب ڈیسائیڈ ہو گیا سب۔۔۔۔" شفیع صاحب نے کھڑے ہو گئے تو پیچھے سب کھڑے ہو گئے۔اماں بھی لاؤنج میں چلیں گئی جبکہ لیڈیز سب اب نوری کے ساتھ سب سمیٹنے لگیں۔

ⒸⓇⒸⓇⒸⓇⓇⒸⓇ

شفا جلدی جلدی فارغ ہو کر تن فن کرتی روم میں آئی رافع موبائیل میں بزی تھا۔اسے دیکھ کر رافع مسکرایا اور موبائیل سائیڈ پر رکھ دیا۔

"رافع آپ نے منع کیوں نہیں کیا جانے سے "شفا اسکے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور اس سے غصے سے سوال جواب کرنے لگی۔

"اور میں کیوں منع کرتا" رافع اب بیڈ سے کھڑا ہو کر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کیونکہ میں نہیں جانا چاہتی۔۔۔میں تو وہاں کسی کو جانتی بھی نہیں "شفا نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"جان تمہیں میرے علاوہ کسی کو جاننے کی ضرورت بھی نہیں۔۔۔کیا میرا ساتھ تمہارے لئے کافی نہیں "رافع نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا شفا اس اچانک افتاد پر گھبرا گئی اور اس سے دور ہونے کی کوشش کی لیکن رافع کی گرفت اسکے ہاتھ پر سخت تھی بلکہ اسکی کوشش کو ناکام کرتے ہوئے رافع نے اسے اپنے اور نزدیک کیا۔

"وہ۔۔وہ بات نہیں لیکن "شفا اسکی قربت میں گھبرا گئی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دے۔

www.neweramagazine.com

"بولو کیا کافی نہیں میرا ساتھ "رافع نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں شفا کے لئے محبت صاف نظر آرہی تھی۔شفا نے اپنی نظریں جُھکا لیں۔

"ہے ک۔ک۔کافی ہے "شفا نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔دل تھا جو تیزی سے دھڑک رہا تھا۔رافع کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"تو پھر یہ اعتراض تو نہیں بنتا۔۔۔کیا تم میرے ساتھ چلو گی "رافع نے محبت بھرے لہجے میں کہا جس پر شفا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"دیٹس لائک مائی گڈ گرل۔۔۔میں نے پرسوں کی فلائٹ بُک کروادی ہے۔۔۔ہم کل شاپنگ پر چلیں گے "رافع نے اسکا چہرہ تھتھپایا اور دوبارہ اپنے موبائیل میں مصروف ہو گیا۔

"لیکن شاپنگ کیوں۔۔۔میرے پاس سب ہے "شفا نے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں۔۔۔لیکن میں چاہتا ہوں میری بیوی سب سے پیاری دکھے اور اسکے بعد ہمیں ناردرن ایریاز کی طرف جانا ہے تو اس مطابق شاپنگ کرنی ہو گی۔۔۔مجھے بھی

کچھ چیزیں لینی ہے تو کل ریڈی رہنا۔۔آفس کے بعد ہم چلیں گے" رافع نے موبائیل پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا تو شفا نے اثبات میں سر ہلایا اور وضو کرنے کے لئے باتھروم میں چلی گئی۔

©®©®©®®©®

اگلے دن رافع نے اسے بھی شاپنگ کروائی اور خود کے لئے بھی شفا کی پسند کی شاپنگ کی۔ سیٹرڈے کو انکی فلائٹ تھی۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ سب سے مل کر ائیرپورٹ کے لئے نکل گئے۔رافع کے لئے تو یہ سفر بہت یادگار تھا کیونکہ اسنے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ دو دن بعد شفا کی برتھڈے والے دن شفا سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا۔اسلام آباد لینڈ کرنے کے بعد وہ ڈائریکٹ ہوٹل گئے۔شہزاد نے تو اسے اپنے گھر ہی اسٹے کرنے کا کہا تھا لیکن رافع نے سہولت سے انکار کر دیا۔

©®©®®©®®®

رافع بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے جبکہ بلیک ہی کوٹ سامنے ہینگ کر کے رکھا ہوا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بیڈ سے ٹیک لگائے تیار بیٹھا شفا کے تیار ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔جبکہ شفا نے رافع کا ہی پسند کیا ہوا ریڈ شرٹ جس پر گولڈن باریک دھاگے کی

کڑھائی سے پھولوں کا ورک کیا ہوا تھا اسکے ساتھ گولڈن ٹراؤزر پہنا تھا اور ریڈ اور گولڈن کلر کے کومبینیشن میں دوپٹہ تھا جو اسنے کندھے پر ایک سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔اسکے لمبے سلکی بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے کچھ آوارہ لٹیں جو بار بار چہرے پر آکر پریشان کر رہیں تھیں انہیں بینڈ لگا کر پیچھے کیا ہوا تھا تاکہ تیار ہوتے ہوئے ڈسٹربینس نہ ہو۔اب وہ پوری محویت سے شیشے کا سامنے کھڑی تیار ہونے میں مصروف تھی۔

رافع بظاہر تو موبائیل میں مصروف تھا لیکن کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ جانتا تھا اگر پورے استحقاق سے اسے دیکھے گا تو شفا کے لئے آج کی تاریخ میں تیار ہونا محال ہو جائے گا۔اس لمحے بھی وہ کچھ کچھ کنفیوز نظر آ رہی تھی اسی لئے اسنے اپنا دھیان موبائیل میں رکھا ہوا تھا ورنہ نظریں اسکے حسین چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔

"شفا تمہیں مزید کتنی دیر لگے گی" رافع نے کوٹ پہنتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"بس دس سے پندرہ منٹ مزید" شفا جو اب بلش ان لگا رہی تھی نے ہاتھ روک اسے بتایا لیکن جب نظر رافع پر گئی تو اسکے وجیہہ چہرے کو دیکھ کر پزل ہو گئی۔جلد ہی اسنے اپنی حالت پر قابو پایا اور ڈریسنگ پر اپنے میک اپ کے سامان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگی۔رافع اسکی بوکھلاہٹ دیکھ کر مسکرا دیا۔

"اوکے یار جلدی کرو۔۔۔میرا ایک دوست نیچے میرا ویٹ کر رہا ہے۔ایکچیولی میں نے اسے گاڑی رینٹ پر لینے کا کہا تھا تو اسی لئے آیا ہے اگر تمہیں اکیلے روم میں کوئی پرابلم نہ ہو تو میں اس سے مل لوں "رافع نے اب اپنے کوٹ کے بند کرتے ہوئے کہا

"نہیں کوئی پرابلم نہیں آپ مل آئیں "شفا نے کہا اور دوبارہ بلش ان لگانے لگی۔رافع اسکے نزدیک آیا تو برش اسکے ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور چہرہ شرم سے گلابی ہونے لگا

"تمہیں اس بلش ان کی ضرورت نہیں۔۔۔جاناں میری اک نظر ہی کافی ہے "رافع نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور ڈریسنگ سے برش اُٹھا کر اسے تھمانے کے بعد خود باہر چلا گیا۔شفا نے بھی اپنی رو کی سانسیں بحال کی۔آئینے میں جب اپنا عکس دیکھا تو شرمیلی مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔

رافع جب روم میں واپس آیا تو شفا ابھی تک آئینے کے سامنے کھڑی مسکراتے ہوئے اپنا حجاب سیٹ کر رہی تھی۔رافع نے آئینے میں اسکے عکس کو دیکھتے ہوئے "آفرین "کہا۔جہاں رافع اسے دیکھ کر مبہوت ہو گیا تھا وہیں شفا اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔اسکے اندر کپکپاہٹ طاری ہو گئی تھی۔اسکی نظروں کو تپش سے اسکے ہاتھوں میں لرزش پیدا ہو گئی تھی۔رافع دور سے بھی اسکی کپکپاہٹ محسوس

کر سکتا تھا۔

"تم جو ہنستی ہو تو پھولوں کی ادا لگتی ہو

اور چلتی ہو تو اک بادِ صبا لگتی ہو

کچھ نی کہنا میرے کندھے پر جھکا کر سر کو

کتنی معصوم ہو تصویرِ وفا لگتی ہو

بات کرتی ہو تو ساگر سی کھنک جاتی ہیں

لہر کی گیت ہو کوئل کی صدا لگتی ہو

کس طرف جاؤ گی زلفوں کے یہ بادل لے کر

آج مچلی ہوئی ساون کی گھٹا لگتی ہو

تم جسے دیکھ لو پینے کی ضرورت کیا ہے

زندگی بھر جو رہے ایسا نشا لگتی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article

میں نے محسوس کیا تم سے دو باتیں کر کے

تم زمانے میں زمانے سے جدا لگتی ہو"

رافع دونوں کے درمیان کا فاصلہ سمیٹتے ہوئے ایک جذب کے عالم میں بول رہا تھا شفا اسکی سحر انگیز آواز میں اپنا آپ ڈوبتا محسوس کر رہی تھی تھی جیسے جیسے وہ نزدیک آرہا تھا شفا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی جا رہی تھیں۔ شفا کے کپکپاتے ہاتھوں سے اسنے اسکارف پن لی اور اسکا حجاب سیٹ کرنے لگا۔ رافع کی نزدیکی اور اسکی خوبصورت آواز شفا کو بدحواس کر رہی تھی۔ رافع نے اسکا حجاب سیٹ کیا اور اسکی کندھے پر اپنی ٹھوری رکھتے ہوئے "ماشاءاللہ مائی پرنسس" کہا۔ شفا نے اپنی جھکی پلکیں اُٹھائیں اور اسے دیکھا جو اپنی خوبصورت آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کسی شہزادے سے کم تو وہ بھی نہیں لگ رہا اسکی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھ کر شفا کو سکون اور طمانیت کا احساس ہوا۔ شفا نے فوراً اپنی پلکیں جھکا لیں کیونکہ ان سحر انگیز آنکھوں میں دیکھنے کی اس میں ہمت ہی کہاں تھی۔

"افففف ! یہ قاتلانہ ادائیں" رافع نے اسکے جھکے ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہو آہ بھرٰی تو شفا

کا جھکا چہرہ مزید جھک گیا۔

" چلیں "رافع نے اسے مزید تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اپنی چوڑی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائی تو شفا نے بھی اپنا نازک ہاتھ اسکے ہاتھوں میں تھما دیا۔اسی پل کا تو اسے انتظار تھا اور آج وہ اپنے رب کی شکر گزار تھی جس نے رافع کی محبت سے اس رشتے کو خوبصورت بنا دیا تھا۔رافع نے بیڈ سے اسکا پرس اُٹھا کر اسے پکڑایا اور لائٹ آف کرنے کے بعد دونوں باہر نکلے۔روم لاک کیا۔لفٹ کے ذریعے پارکنگ میں آئے۔رافع نے شفا کے لئے گاڑی کا فرنٹ ڈور اوپن کیا ہال کی جانب گامزن ہوئے۔گاڑی اسکے دوست شارِخ کی تھی جس کو اس نے رینٹ پر لینے کے لئے کہا تھا لیکن وہ زبردستی اسے اپنی گاڑی کی چابی پکڑا گیا تھا۔

©®©®©®©®©

وہ حال میں اینٹر ہوئے تو جگمگاتی روشنی اور خوشیوں کا پڑاؤ تھا۔کہیں لڑکے لڑکیاں اپنی سیلفیز لینے میں مصروف تھے تو کہیں خوشگپیوں میں مصروف تھے۔بزرگ افراد نے اپنی الگ محفل لگائی ہوئی تھی۔مردوں اور عورتوں کی ساتھ ہی گیدرنگ تھی۔ایسے

میں خوبصورتی سے سجے اسٹیج پر شہزاد اوف وائٹ شیروانی پہنے اپنی دلہن کے ساتھ جسنے مہرون اور اوف وائٹ کلر کا شرارہ زیب تن کیا ہوا تھا کے ہمراہ بیٹھا اپنے کزن اور بہن بھائی کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا۔دونوں ایک ساتھ بہت ہی پیارے لگ رہے تھے۔خوشی کا عنصر دونوں کے چہرے پر نمایاں تھا

رافع اینٹرنس پر موجود شہزاد کے ماں باپ سے ملا۔ان سے شفا کا تعارف کروایا تو دونوں نے انہیں دعاؤں سے نوازا۔رافع اسکا ہاتھ تھامے اسٹیج کی طرف بڑھا۔اسے اسٹیج پر آتے دیکھ شہزاد مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔

"اسلام ُعلیکم "رافع نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔اسٹیج پر موجود شہزاد کے کزن اور بہنیں رافع سے اچھے سے واقف تھے۔

"وعلیکم اسلام "سب نے جواب دیا جبکہ رافع شہزاد سے بغل گیر ہوا۔

"شادی کی بہت بہت مبارک ہو "رافع نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا اور دونوں الگ ہوئے۔

"اچھا ہوا تو آگیا۔۔۔ورنہ میں نے زندگی بھر تجھ سے بات نہیں کرنی تھی "شہزاد نے

مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا جی "رافع نے ہنستے ہوئے کہا

"اسلام علیکم بھابھی "شہزاد نے اس سے ملنے کے بعد شفا کو مخاطب کیا

"وعلیکم اسلام "شفا نے شائستگی سے جواب دیا

"ارے بھئی بڑے بڑے لوگ آئے ہیں "شہزاد کے بھائی حنان نے اسٹیج پر آتے ہوئے کہا رافع مسکراتے ہوئے اس سے گلے ملا۔

"ہاں جی آج تو ہماری عید ہے جو رافع صاحب نے ملاقات کا شرف بخشا "شہزاد کا کزن اور دوست احمد نے کہا اور اسے گلے لگایا جبکہ شفا ایک سائیڈ پر کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

"ارے بھابھی سے نہیں ملوائیں گے رافع بھائی "شہزاد کی بہن عائشہ نے کہا تو رافع نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے نزدیک کیا۔

"کیوں نہیں آپی "رافع شہزاد کی طرح اسے آپی ہی کہتا تھا۔

"ویٹ ویٹ۔۔۔لیٹ می انٹرڈیوس فرسٹ۔۔۔"شہزاد نے کہا۔

"نگین میٹ مائی فرینڈ رافع اور اسکی وائف شفا بھابھی اور رافع یہ ہیں میری وائف نگین "شہزاد نے کہا تو نگین مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی اور شفا سے ہاتھ ملایا۔شفا نے اسے بکے پیش کیا جسے اسنے تھینکیو کہ کر تھام لیا اور دوبارہ اپنا لہنگا سنبھالتی بیٹھ گئی۔اسکے بعد رافع نے اسے سب سے انٹرڈیوس کروایا۔

"ہائے شفا بھابھی آپ کتنی کیوٹ ہیں "شہزاد کی کزن رامین نے کہا تو سب نے اسکی تائید کی۔رافع بھی مسکرا کر اس کو ہی دیکھ رہا تھا جس پر وہ شرما گئی۔

وہ سب بہت خوش مزاج تھے۔کچھ ہی دیر میں وہ سب کے ساتھ گل مل گئی اور شہزاد کی بہنوں اور کزن کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔رافع بھی اسے سب کے ساتھ کمفرٹیبل دیکھ کر اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گیا۔

رخصتی کے بعد وہ دونوں حال سے ہی ہوٹل واپس آ گئے۔آتے آتے ان کو بہت لیٹ ہو گیا اور دونوں اس قدر تھک گئے تھے کہ آتے ہی چینج کرنے کے فوراً بعد ہی دونوں سو گئے۔

©®©®©©®©®

اگلے دن ولیمہ بھی بہت دھوم دھام سے ہوا۔ شفا کی اب سب سے اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی تو وہ آتے ہی انکے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔ پورے فنکشن میں وہ رافع کی نظروں کے حصار میں ہی رہی۔ رافع کی محبت لُٹاتی نظروں سے وہ خائف ہوتی اس سے چھپتی پھیر رہی تھی۔ رافع کو بھی اسے تنگ کرنے میں بہت مزہ آ رہا تھا۔

رافع نے سب دوستوں کی طرح بلیو کلر کا پرنس سوٹ پہنا تھا۔ اپنی وجیہ پر سنلٹی کے ساتھ وہ کسی پرنس سے کم بھی نہیں لگ رہا تھا جبکہ شفا نے لائٹ پنک کلر کی کرتی اور فلیپر پہنا تھا۔ رافع اور شفا کو ساتھ دیکھ کر سب نے انکی جوری کو خوب سراہا تھا۔ سب ایک ٹیبل پر بیٹھے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف تھے تبھی رافع نے اپنی دل کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے کسی کی نظر میں نہ آتے ہوئے شفا کے گالوں پر جلدی سے کس کی جس پر شفا بوکھلا گئی اور ادھر اُدھر دیکھا تو سب اپنے میں مصروف تھے۔ شفا نے اسے گھوری سی نوازا جس پر رافع مسکرا دیا۔ اسی طرح خوشی خوشی ایک خوبصورت دن کا اختتام ہوا۔

©®©®©®®®

اگلے دن رات کو وہ لوگ ڈنر کے لئے شہزاد کے گھر انوائیٹڈ تھے جبکہ اسکے اگلے دن

انہیں مری کی طرف نکلنا تھا۔رافع اور شفا نے وہ پورا دن اسلام آباد کی مختلف جگہوں کو دیکھنے میں گزارا۔شفا تو بہت خوش تھی۔ جس فیصل مسجد کو اسنے صرف تصویر میں دیکھا تھا حقیقت میں دیکھ رہی تھی۔رافع اسے خوش دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔لنچ بھی ان لوگوں نے باہر سے ہی کیا۔شام کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ شہزاد کے گھر کے لئے روانہ ہوئے۔

ڈنر کے بعد رافع کچھ کام کی غرض شفا کو کچھ دیر میں آنے کی یقین دہانی کروا کے اسے شہزاد کی بہنوں کے ساتھ ہی ان کے گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

©®©®©®©®

رافع اسے اپنے دوست کے گھر چھوڑ کر کسی کام کا کہہ کر باہر چلا گیا تھا۔ان لوگوں نے زبردستی اسے بلیک میکسی پہنائی تھی۔یہ سب رافع کی ہی پلیننگ تھی۔وہ پہنے کے لئے تیار نہیں تھی لیکن شیزی کی بہن عائشہ نے اسے یہ کہہ کر زبردستی پہنائی تھی کہ انکے گھر مہمانوں سے بھرا ہے اور انکے گھر میں شادی شدہ لڑکی اسطرح سادہ رہتی ہے تو لوگ باتیں مناتے ہیں اور انکی شادی کو تو زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا۔وہ انکی پر خلوص

محبت کے سامنے ہار گئی پھر دعا نے ہی اسے ہلکا میک اپ کر کے تیار کیا۔رافع انکے گھر سے لے کر سیدھا ہوٹل پہنچا۔اس دوران اسنے اس سے پوری طرح نظریں چرائیں تھی کیونکہ اپنی پسند کی میکسی میں شفا کا سجا سنورا روپ اسے دیوانہ کر رہا تھا۔

آج اسکی برتھڈے کے دن رافع اپنی محبت کا اقرار کرنا چاہتا تھا۔رافع نے اسکا موبائیل بہانے سے لے کر آف کر دیا تھا تا کہ کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔وہ جب پورے بارہ بجے روم میں اینٹر ہوئی تو پورا روم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔رافع نے آگے بڑھ کر لائٹ آن کی۔شفا تو روم دیکھ کر دھنگ رہ گئی۔ہر طرف سرخ غبارے بکھرے ہوئے تھے۔سامنے ہی ہیپی برتھڈے ٹو یو لکھا ہوا تھا۔شفا نے حیرانگی سے رافع کو دیکھا

"آپ کو یاد ہے کہ آج میرا برتھڈے ہے" شفا نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

"جی بلکل ڈالرلنگ بھلا یہ خاص دن میں کیسے بھول سکتا ہوں" رافع نے پیار سے کہا تو وہ شرما گئی۔

رافع نے اسکا ہاتھ تھاما اور روم کے سینٹر میں لایا۔اور خود نے جا کر فین آن کیا لیکن جیسے ہی فین آن ہوا تو سرخ گلاب کی پتیاں اسکے اپر نچھاور ہوئیں۔شفا نے خوشی سے اپنے اپر گرتی گلاب کی پتیوں کو دیکھا اور گول گھومنے لگی۔رافع تو اسکے اس روپ میں

ہی کھو گیا۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اسکے نزدیک آیا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنے نزدیک کیا۔شفا اس سب کے لئے تیار نہ تھی اسکے سینے سے ٹکرائی

" Happy birthday wifey"

رافع نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی۔پھولوں کی پتیاں ان دونوں پر گر رہی تھی۔ہر طرف گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور اس خوشبو میں رافع کی محبت پل پل اپنا جادو بکھیر رہی تھی۔"یو آر لوکنگ ٹو بیوٹیفل "شفا نے ایک نظر اسے دیکھا لیکن اسکی جذبات لٹاتی آنکھوں میں وہ آج بھی دیکھنے کی ہمت نہ کر پائی اور فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔اسکا شرمانا اور نظریں جھکانا رافع کی دھڑکنوں کو منتشر کر رہا تھا۔"چلو کیک کٹ کرتے ہیں"رافع نے اسکا ہاتھ پکڑا اور روم سائیڈ پر موجود ٹیبل کے پاس لایا جہاں ایک خوبصورت سا ہارٹ شیپ کیک انکا منتظر تھا۔دونوں نے مل کر کیک کٹ کیا۔شفا نے جھجھکتے ہوئے رافع کو کیک کھلایا تو رافع نے اسکی انگلی پر ہلکا سا بائٹ کیا"آؤچ"شفا نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا شفا نے ناراضگی سے منہ پھیر لیا۔اسکی اس ادا پر ڈھیروں پیار آیا وہ تو اپنا دل سنبھالتا رہ گیا۔رافع نے اسکا رُخ اپنی طرف کیا اور اسی انگلی پر اپنا حدت بھرا لمس چھوڑا

شفا مسکرا دی۔رافع نے اسے اب آئینے کے سامنے کھڑا کیا۔

آئینے میں دونوں کا مکمل عکس نظر آرہا تھا۔شفا آگے جب کے رافع اسکے گرد باہیں پھیلائے پیچھے کھڑا تھا۔شفا نے دل ہی دل میں نظر اُتاری کیونکہ ایک دوسرے کے سنگ وہ مکمل اور خوبصورت لگ رہے تھے۔شفا کے لئے اپنی شور مچاتی بے ہنگم دھڑکنوں کو قابو پانا مشکل لگ رہا تھا۔

"شفا اپنی آنکھیں بند کرو"رافع نے آئینے میں اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو شفا نے حیرانگی سے اسے آئینے میں ہی دیکھا۔اب اسنے خود اپنی ہتھیلی اسکی آنکھوں پر رکھی اور دوسرے ہاتھ سے اپنی پوکٹ میں موجود چین نکالی"جب تک میں نہ بولوں آنکھیں مت کھولنا"رافع نے گھمبیر لہجے میں کہا شفا نے اثبات میں سر ہلایا

رافع نے چین اسکے گلے میں پہنائی۔شرم و حیا سے اسکا چہرہ تپ گیا تھا تبھی اسکو رافع کی آواز آئی"آنکھیں کھولو"شفا نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولیں اسکے گلے میں ایک ہارٹ شیپ کے خوبصورت پینڈینٹ کا اضافہ تھا۔

"تھینک یو"شفا نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے کہا کیونکہ رافع کی نظروں کی تپش سے اسکے لئے نظریں اُٹھانا محال تھا۔

"مائی پلیز روائفی" رافع نے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا شرم سے شفا کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔ شفا کو آج اپنا آپ مکمل لگ رہا تھا جبکہ رافع اسکی خوبصورت میں کھویا ہوا تھا۔

"شفا آئی لو یو۔۔ آئی رئیلی ڈو" رافع نے اسکا رُخ اپنی طرف کیا اور اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جبکہ شفا تو آج اسکی ہر ادا سے سٹپٹا کے رہ گئی تھی۔ وہ محبت کا اقرار کر رہا تھا جبکہ شفا کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ وہ اپنی ہر دعا میں اپنے محرم کے دل میں محبت کرنے کی دعا کرتی تھی۔ کچھ دنوں سے وہ رافع کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت نظر آتی تھی لیکن اسکا دل عجیب کشمکش کا شکار تھا لیکن آج اسکے اقرار نے اسے سرشار کر دیا تھا

"پہلے تم مجھے اچھی لگتی تھی پھر تم میرے حواسوں پر سوار ہوئی اسکے بعد نا جانے کیسے لیکن یہ دل تم پر فدا ہو گیا۔ تمہیں دیکھے بغیر اک پل چین کا میسر نہیں۔ اب یہ دل کی دھڑکن بس تم ہی سے وابستہ ہیں۔ ایک لمحہ بھی تمہارے بغیر محال ہے۔ تم سے دور جانے کا تصور ہی میری جان نکال دیتا ہے۔ یہ خیال ہی میرے لئے سوہانِ روح ہے۔ تمہاری باتیں، تمہاری ہنسی، تمہارا مسکرانا، وہ پلکیں جھکانا، شرم و حیا سے لبریز

تمہارا چہرہ البتہ تمہاری ہر عادت سے مجھے محبت ہے۔اب مجھے لگتا ہے کہ مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے۔"رافع محبت سے بھرپور سرشار لہجے میں اپنی محبت کا اقرار کر رہا تھا اور شفا اسکی محبت میں پگھلتی جا رہی تھی۔وہ شرم سے اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی۔رافع نے بھی اسے اپنے سینے میں بھینچا

"رافع میں جب سے آپکی محبت میں گرفتار ہوں جب پہلی بار آپکا نام میرے نام سے جُڑا تھا۔میں نے اپنا سب کچھ اپنا آپ آپ کے نام سے سپرد کر دیا تھا۔۔میری ساری وفاداری آپکے نام ہے۔۔۔کبھی بھی کسی بھی مشکل وقت میں آپ مجھے اپنے ساتھ پائیں گے"کچھ پل کی خاموشی کے بعد شفا کی آواز رافع کی سماعتوں سے ٹکرائی تو رافع کے لبوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا لیکن وہ اسی پوزیشن میں کھڑا رہا۔

"شادی کی پہلی رات جب آپ نے بتایا کہ آپ اس شادی سے خوش نہیں اور مجھ سے الگ ہونے کا کہا تھا تو میرا دل تڑپ گیا تھا لیکن جس طرح آپ ہر وقت نظریں جھکائے رہتے تھے میں سمجھ گئی تھی کہ آپ تکلیف میں ہیں۔آپکے اندر کی ویرانی مجھے بے چین کرتی تھی۔رُدابہ کے لئے آپکا تڑپنا ہر لمحہ اداس رہنا مجھے تکلیف دیتا تھا"شفا نے نم ہوتی آواز سے کہا تو رافع نے بے بسی سے اپنی آنکھیں میچیں۔

"آئی ایم سوری میری جان۔۔۔میں نہ چاہتے ہوئے بھی تمہیں تکلیف دے گیا۔۔۔میں اس وقت بہت مشکل میں تھا ٹوٹا ہوا تھا بکھرا ہوا تھا پھر تم میری زندگی میں آئی تم نے مجھے سنوارا ہے۔۔۔مجھے زندگی کی طرف راغب کیا ہے۔۔وہ کہتے ہیں نہ دیر آئے درست آئے میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا ہے۔۔میں اپنے رُڈبی ہیویر پر بہت شرمندہ ہوں" رافع نے بے بسی سے اسے اسی طرح اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے کہا تو شفا اس سے الگ ہوئی اور اسکے چہرے کو دیکھا جہاں تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔شفا نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سوری۔۔۔آپکو شرمندہ کرنا میرا انٹینشن نہیں تھا۔۔۔میں نے کبھی نہیں چاہا کہ آپ رُدابہ کو بھلا دیں۔۔۔وہ ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔آپکی زندگی کا کافی عرصہ اسکے ساتھ گزرا ہے۔۔۔مجھے آپکی محبت پر فخر ہے اور اب جو مجھ سے محبت کرتے ہیں مجھے اس محبت پر بھی فخر ہے۔۔۔آپ میرا مان ہے۔۔۔مجھے تکلیف ہوتی ہے آپکو تکلیف دیکھ کر۔۔۔آپکی تڑپ دیکھ کر میں تڑپتی تھی۔۔۔میں نے ہمیشہ یہی چاہا ہے کہ آپکے دل کے ایک حصے میں میری چاہت ہو۔۔۔آپکی ذرا سی محبت بھی مجھے معتبر بنا دیتے

کے لئے کافی ہے" شفا نے آہستگی سے اور بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنے احساسات کا اظہار کیا تو رافع کے لب مسکرائے

"میری جان اس دل کا ایک حصہ نہیں بلکہ اس پورے دل میں آپ پورے حق سے براجمان ہیں بلکہ یہ پورا پورا کا رافع میرا آپکا ہے

You r my lady,my queen, my life,my every thing....I LOVE YOU

I love u more and more each day....I can't even believe that how it is possible to love someone this much but my love I can't even imagine a single minute without u"

رافع نے محبت لٹاتی نظروں سے اسے اپنے دل کی کیفیت بتائی اور اس اظہار نے، رافع کے اقرار نے شفا کو معتبر کر دیا۔ شفا نے دوبارہ اسکے سینے میں اپنا شرماتا گھبرایا چہرہ چھپا لیا۔ رات گزرتی رہی اور آسمان پر چمکتا چودھویں کا چاند انکے پیار کا گواہ بن گیا۔ رافع اسکی محبت کے سرور میں مسرور تھا جبکہ شفا اسکے اقرار سے سرشار اس کے

رنگ میں رنگ چکی تھی۔

کہانہ آج آنکھیں بند۔۔۔لب خاموش رکھو

آج میرے دل نے تیرے دل سے اقرار سنا ہے

©®©®©©®

شفا کی آنکھ کھلی تو رافع کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔یہ نئی صبح اسکے لئے روشن اور خوبصورت صبح ثابت ہوئی تھی۔رافع کا اقرارِ محبت اسکے لئے نئی زندگی کی نوید تھا۔اسکی برتھڈے کے دن اس سے خوبصورت تحفہ اسے کبھی نہیں ملا۔

شفا نے اسکی صبیح پیشانی کو چوما اور کمفرٹر صحیح کرتی خود چینج کرنے کے لئے باتھروم میں چلی گئی۔کیونکہ آج ہی نکلنا تھا تو پیکنگ بھی کرنی تھی۔شفا نہا کر باہر نکلی تو رافع اُٹھ گیا تھا

"گڈ مارننگ پریٹی لیڈی" رافع نے اسکے سراپا پر نظر ڈالتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو شفا شرما گئی اور اسے گڈ مارننگ کہا۔اپنے بال ڈرائے کرتے ہوئے اسے خیال آیا کہ گھر سے کسی نے اسے وش نہیں کیا لیکن پھر اسے دھیان آیا کہ رات سے موبائیل ہی اسکے پاس نہیں "رافع آپ نے میرا موبائیل دیکھا ہے؟" شفا نے رافع سے پوچھا جو اپنے موبائیل میں مصروف تھا تو رافع نے اپنی سائیڈ کی ڈریسنگ کی طرف اشارہ کیا۔شفا نے جب موبائیل ہاتھ میں لیا تو وہ آف تھا۔شفا نے گھور کر اسے دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اسنے جیسے ہی فون آن کیا سب کو ڈھیروں میسیجز آنا شروع ہو گئے۔ابھی وہ ریپلائی کر ہی رہی تھی کہ گھر سے فون آ گیا۔سب نے اسے برتھڈے وش کیا اور خوب دعاؤں سے نوازا۔اسنے بھی صدقِ دل سے سب کا شکریہ ادا کیا۔موبائیل آف کا سب کو اسنے یہی ریزن دیا کہ بیٹری ڈیتھ ہو گئی تھی اور ساتھ میں رافع کو بھی غصے سے دیکھا اسنے ایک کان پکڑتے ہوئے سوری کہا۔وہ اسکی اس ادا پر مسکرا دی۔رافع بھی چینج کرنے کے لئے چلا گیا۔ناشتہ کے بعد دونوں مری کے سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔وہ دونوں نے تقریباً دو ہفتہ ناردرن ایریاز میں گزارے۔ناران کاغان،اسکردو اور کتنی خوبصورت جگہوں کی رافع نے اسے سیر کرائی اور شفا اسکے سنگ ان خوبصورت جگہوں میں کھو سی گئی تھی۔سفید پہاڑوں اور

خوبصورت وادیوں میں رافع کی بڑھتی محبت نے اسے مزید نکھار دیا تھا۔رافع کی پیار بھری سوغات میں یہاں گزارا ہر لمحہ اسکے لئے یادگار تھا۔دو ہفتے بعد جب وہ گھر لوٹے تو سب بہت خوش تھے۔ان دونوں کو ایک دوسرے سنگ سنگ خوش دیکھ کر گھر کر بڑوں نے ڈھیروں شکر ادا کیا۔اماں جو کبھی کبھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی تھیں کہ کہیں انہوں نے رافع کے ساتھ زبردستی کر کے ناانصافی تو نہیں کر دی لیکن ان دونوں کے چہرہ پر ایک دوسرے کی محبت کے رنگ اور خوشی کے رنگ دیکھ کر آج اطمینان اور سکون محسوس کر رہی تھیں۔

©®©®®©®®®®

انکے لوٹتے ہی کچھ دنوں میں رداا ور سدرا کی شادی کی تیاری شروع کر دی گئی۔کہنے کو تو چھ مہینے باقی تھے لیکن لڑکیوں کی شادی میں کتنی تیاری ہوتی ہے اور چونکہ دو دو شادیاں تھیں تو ذمیداریاں بھی ڈبل تھیں۔اتنا پہلے سے تیاریاں شروع ہوتی ہیں پھر بھی آخری وقت میں کچھ نہ کچھ کمی رہ جاتی ہے۔

شفا کچن میں کام کر رہی تھی تبھی اچانک اسکی طبیعت خراب ہوئی سب گھبرا گئے۔ثروت بیگم اسکی نڈھال حالت دیکھ کر فوراً ڈرائیور کے ساتھ اسے لے کر اسپتال گئیں اور رافع کو بھی کال کر دی جو انسے پہلے ہی وہاں موجود تھا۔اسنے شفا کی گاڑی میں اُترنے میں مدد دی اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔جب تک ڈاکٹر اسکا چیک اپ کر رہی تھی وہ بس یہاں سے وہاں چکر کاٹتا رہا۔ثروت بیگم بھی ایک کرسی پر پریشان بیٹھی تھیں۔جیسے ہی ڈاکٹر باہر آئیں وہ فوراً ڈاکٹر کی طرف گیا"ڈاکٹر ازایوری تھنگ اوکے۔۔۔کیا ہوا تھا شفا کو۔۔۔اچانک اسکی طبیعت کیوں بگڑ گئی۔۔۔اب وہ ٹھیک ہے؟"رافع نے ایک ساتھ ہی سب پوچھ ڈالا جبکہ ڈاکٹر کبھی اسے دیکھتی تو کبھی پاس کھڑی ثروت کو جو اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"رافع تم انہیں کچھ بولنے کا موقعہ تو دو"ڈاکٹر کی پریشانی سمجھتے ہوئے ثروت بیگم نے کہا رافع نے پریشانی سے پہلے انہیں پھر ڈاکٹر کو دیکھا جو مسکرا رہیں تھیں۔

"ریلیکس مسٹر رافع۔۔۔مسز رافع بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔پریشانی کی کوئی بات نہیں ایون خوشی کی بات ہے"ڈاکٹر نے شائستگی سے کہا تو رافع الجھ گیا جبکہ ثروت بیگم گڈ نیوز

سُن کر کھل اٹھیں۔

"کیا مطلب ڈاکٹر آپ کلیئر لی بتائیں پلیز "رافع نے ناسمجھی سے پوچھا جبکہ ثروت بیگم نے اپنی بیٹے کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔

"مسٹر رافع congratulation یور وائف از پریگننٹ "ڈاکٹر نے ہنستے ہوئے بتایا

"واٹ؟ آر یو سیر یس؟ "رافع خوشی سے چیخا آس پاس کے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہوئے جبکہ ڈاکٹر نے غصے سے اس دیوانے کو دیکھا۔

"آواز دھیمی سر۔۔۔آپ اپنی وائف سے مل سکتے ہیں لیکن پہلے میرے ساتھ آئے تاکہ میں آپکو کچھ پریسکرپشن دے سکوں "ڈاکٹر کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف چلی گئیں جبکہ رافع ثروت بیگم سے گلے ملنے کے بعد انہیں شفا کے پاس بھیج کر خود ڈاکٹر کے روم میں چلا گیا۔

گھر میں جب سب کو یہ خبر ملی تو سب ہی بہت خوش ہوئے۔اب سب پہلے سے زیادہ

اسکا خیال کرتے تھے۔ڈاکٹر کے مطابق شفا ویک ہے اور اسے پراپر ڈائیٹ اور کیئر کی ضرورت ہے تو سب حد سے زیادہ اسکا خیال رکھتے۔رافع نے تو اسکا پورا ڈائیٹ پلین بنا دیا تھا۔رافع کے آگے شفا کی ایک نہیں چلتی تھی۔وہ اسکا بہت خیال کرتا۔اسکے موڈ سوئینگس برداشت کرتا۔آدھی رات کو اُٹھ کر اسے بھوک لگتی تو اپنے ہاتھوں سے ہلکا پھلکا پکا کر کھلاتا یا کبھی آرڈر سے منگواتا۔شفا پر بھی ممتا کا خوب رنگ چڑھا تھا۔رافع کی محبت اور ماں بننے کی ان مراحل میں وہ اور دلنشین ہو گئی تھی۔

©®©®©®©®®

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت کبھی بھی ایک سا نہیں رہتا۔رافع جس کی زندگی رُدابہ کے بعد تھم گئی تھی اب وہاں خوشیوں کا بسیرا تھا۔یہ سچ تھا کہ وہ رُدابہ کو نہیں بھول پایا تھا۔اسکی قبر پر جانا اسکے نام سے نیاز کرنا فاتحہ کرنا آج بھی اسکے معمول کا حصہ تھا۔لیکن ان سب میں وہ سمجھ گیا تھا کہ زندگی اللہ کی امانت ہے اور ہمیں اسکے فیصلوں پر بین کرنے کی بجائے اسکی رضا میں راضی ہونا چائیے۔جو ہمارے پاس ہے اسے وقت دینا چائیے۔

شفا سے اسکی محبت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا۔دونوں نے مل کر اپنے نئے آنے والے مہمان کے لئے بھی خوب تیاری کی تھی۔اسکے لئے روم سیٹ

کروایا تھا۔ رافع کو تو ایک پیاری سی بیٹی کی خواہش تھی اور اسکی شاپنگ میں بھی بے بی گرل کی چیزیں ہی پائی جاتی جبکہ شفا کا ماننا تھا کہ ایسے ڈریس لئے جائے جو لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کے لئے کام آئیں لیکن رافع کے سامنے اس معاملے میں وہ بے بس تھی اور بس مسکرا کر رہ جاتی۔

©®©®©®®©

وقت تیزی سے گزرتا گیا اور ردا اور سدرا کی مہندی کا دن بھی آگیا۔ مہندی کا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔ ساری ار یمجمینٹس رافع اور زین کے ذمہ تھیں جس میں انہوں نے زبردستی محسن کو شامل کیا ہوا تھا جبکہ محسن کا کہنا تھا کہ وہ دلہا ہے اور دلہے کام نہیں کرتے لیکن یہاں بھی اسکی ایک نہ سننی۔ احسن صاحب نے اسکے اعتراض کرنے پر کہا کہ صرف اسکی نہیں بلکہ اسکی بہن کی شادی ہے جس کے باعث اس پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ بیچارہ چار نہ چار کام کرنے پر مجبور ہو گیا۔

رافع سب تیاریوں سے فارغ ہو کر روم میں آیا تو شفا آئینہ کے سامنے تیار کھڑی اپنا معائنہ کر رہی تھی. مہندی کی فنکشن کے مناسبت سے شفا نے اولیو گرین اور یلو رنگ کے امتزاج کی کرتی پہنی تھی گرین رنگ کا ہی ٹراوزر جبکہ یلو رنگ کا دوپٹہ تھا۔ شفا

کے بے حد اسرار کے باوجود رافع نے اسے فلیپر یا شرارہ پہننے کی اجازت نہ دی کیونکہ ڈاکٹر نے اسے احتیاط کا کہا تھا اور اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ پاؤں میں نہ آجائے۔

"آئینے سے کیا پوچھتی ہو اپنی تعریف

آ میری نظروں میں بس کے دیکھ

روشن سا تیرا چہرہ میری

آنکھوں سے جھلکتا نظر آئیگا" رافع نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا شفا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آج تو بجلیاں گرا رہی ہو" رافع نے آئینے میں اسکی شرمیلی مسکراہٹ اور سجا سنورا روپ دیکھتے ہوئے کہا اور اسکا رُخ اپنی طرف کیا۔ شفا نے اسکی محبت لوٹاتی نظروں سے خائف ہو کر اپنی تیزی سے دھڑکتے دل کو قابو کیا اور اس سے دور ہونی کی کوشش کی لیکن رافع نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسکی کوشش ناکام بنائی۔

"رافع لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔ آپ کے کپڑے میں نے ڈریسنگ روم میں ہینگ کر دیئے ہیں پلیز جلدی کریں" شفا نے اسکی جسارتوں کو بڑھتے دیکھ کر کہا۔

"کچھ لیٹ نہیں ہو رہا میری جان۔۔۔مجھے جی بڑھ کر دیکھنے تو دو" رافع اسکے سجے سنورے روپ کو اپنی آنکھوں میں سماتے ہوئے کہا اور اسکی لٹوں کو پیچھے کیا جو بار بار اسکے چہرے پر آ رہی تھیں۔

"م۔م۔مجھے ردا سدرا کو بھی دیکھنا ہے" شفا نے ایک بار پھر اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنے شوہر کو تو دیکھ لو" رافع نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔رافع کے کہنے سے شفا نے اپنی جھکی نظریں اُٹھائیں اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔رف سے حُلیے میں بھی وہ ہمیشہ کی طرح جاذب نظر آ رہا تھا اگلے ہی لمحے اسنے اپنی نظریں دوبارہ جھکا لیں۔رافع کو شفا کا شرم و حیا سے لبریز چہرہ ہمیشہ بھاتا تھا اور اب تو اسکے چہرے پر الگ ہی نور نظر آتا تھا۔رافع نے اپنے لب اسکے گال پر رکھے اور اپنی پکڑ ڈھیلی کی تو شفا فوراً دور ہوئی۔رافع اسکی حرکت پر مسکرا دیا۔

"اچھا جاؤ۔۔۔لیکن کسی کام کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں ہے" رافع نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چین سے ایک جگہ بیٹھنا اسکی عادت میں ہی نہیں۔

"لیکن رافع۔۔۔" شفا نے بولنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی رافع نے درمیان میں ہی

اسے ٹوک دیا۔

"نو مینز نو" رافع نے گمبھیر لہجے میں کہا تو شفا نے اثبات میں سر ہلا یا۔

"گڈ گرل" رافع نے اسکے گال تھپتھپائے اور باتھروم چلا گیا جبکہ شفا مسکراتے ہوئے ردا سدرا کے روم میں گئی۔

©®©®©®®©®

مہندی کی رسم زور و شور سے چل رہی تھی۔ بلال شہزادے سی شان لئے اپنے دوستوں کے ساتھ اسٹیج پر بنے سجے ہوئے جھولے پر بیٹھا ہوا تھا۔ وائٹ کرتا ساتھ لائٹ گرین کلر کی ویسٹ کوٹ اور سفید ٹراوزر زیب تن کیے جاذب نظر لگ رہا تھا۔ بال سلیقے سے سیٹ کئے ہوئے لائٹ بیئرڈ اور اسکی مسکراہٹ جس سے اسکے ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے اسے اور وجیہ بنا رہے تھے۔ تبھی دلہن کی اینٹری کا شور ہوا۔

لان میں پیلے پھولوں سے سجی دو سائیکل رکشہ اینٹر ہوئیں اور ڈی جے نے مہندی کی یہ رات گانا پلے کیا تو تمام مہمان اسی طرف متوجہ ہوئے۔

مہندی کی یہ رات مہندی کی یہ رات

آئی مہندی کی یہ رات

لائی سپنوں کی بارات سجنیا ساجن کے ہے ساتھ

رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ

بلال کا دھیان بھی اب اسی طرف تھا جہاں اسکی زندگی تھی۔ایک سائیکل رافع چلا رہا تھا جس نے بلیک کرتا اور زر پہنا تھا۔ہر کسی کی نظر اسی پر ٹکی تھیں جو بلیک کرتے میں کسی راجکمار سے کم نہیں لگ رہا تھا۔رافع کے ساتھ ردا سوار تھی اور ساتھ شفا بھی تھی جبکہ دوسری سائیکل محسن چلا رہا تھا جس پر سدرا سوار تھی اور ساتھ ربیعہ بیٹھی تھی۔محسن نے بھی بلال کی طرح ہی ڈریسنگ کی ہوئی تھی اور خوب جچ رہا تھا۔

اسٹیج سے تھوڑا دور سائیکل روک دی گئی۔بلال بھی اسٹیج سے نیچے آیا اور سدرا کے سامنے اپنی چوری ہتھیلی کی تو سدرا نے شرماتے ہوئے اپنی نازک ہاتھوں سے بلال کا ہاتھ تھام لیا اور اسے اترنے میں مدد دی جبکہ محسن نے ردا کا ہاتھ تھام کر اسکی مدد کی۔سب کزنز اور فرینڈ نے ہوٹنگ کی تو دونوں شرما گئیں۔رافع نے شفا کا ہاتھ تھام کر

اسے دھیان سے نیچے اتارا۔اماں نے دل ہی دل میں سب کی نظر اتاری اور انکی دائمی خوشیوں کی دعا مانگی۔ثروت بیگم اور نازیہ نے باری باری رداا ور سدرا کی پیشانی چومی اور بلال اور محسن کے سر پر ہاتھ پھیرا یا۔شائستہ بیگم نے بھی سب کو پیار کیا۔

دونوں کپل دھیرے دھیرے چلتے ہوئے اسٹیج پر گئے جہاں دو جھولے سجائے گئے تھے تو دونوں کپل اسی پر بیٹھ گئے۔محسن تو بس ردا کو تاڑے جا رہا تھا جسنے لائٹ گرین اور یلو کلر کی شرٹ اور گرین ہی رنگ کا گرارہ پہنا تھا اور دوپٹہ اورنج رنگ کا تھا جہالائٹ گرین کلر کا بورڈر تھا جس پر گولڈن ورک تھا۔فنکشن کی مناسبت سے لائٹ میک اپ کیا ہوا تھا۔پھولوں کی جیولری پھینی ہوئی تھی۔گلاب کی بھینی بھینی خوشبو محسن کو دیوانہ کر رہی تھی۔

"محسن پلیز سامنے دیکھیں" ردا نے اسکی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے کہا

"میری آنکھیں میری مرضی" محسن نے بھی ڈھیٹ بن کر جواب دیا تو ردا نے اسے گھورا جس پر محسن نے اسے آنکھ ماری تو ردا سٹپٹا گئی اور فوراً نظریں جھکا لیں۔

بلال دیکھ تو سامنے ہی رہا تھا لیکن اسکے دھیان کے دھاگے سدرا کی طرف ہی تھے۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو" بلال اس سے تھوڑا نزدیک ہوا اور اسکے کان میں سر گوشی کی۔ سدرا تو اسکی اس قدر نزدیکی سے ہی گھبرا گئی اور تھوڑا دور ہونے بیٹھی کے بلال نے اسکا ہاتھ تھام کر اسکی کوشش ناکام بنائی۔ سدرا تو اسکی حرکت پر ششدر رہ گئی اور پہلے سے جھکی ہوئی پلکیں مزید جھک گئی۔

تیری جھکی نظر تیری ہر ادا مجھے کہ رہی ہے یہ داستان

کوئی شخص ہے جو کہ ان دنوں تیرے ذہن دل پر چھا گیا

تیری جھکی نظر تیری ہر ادا مجھے کہ رہی ہے داستان

تیری زلف جب بکھر جاتی ہے، اے حسین تو اور حسین ہو جاتی ہے

جو کتابوں میں پڑھتے رہے آج تک وہ پری ہمیں تجھ میں نظر آتی ہے

بلال نے دھیمی آواز میں سدرا کے کان میں سُر بکھیرے تو وہ شرما گئی تبھی رافع شفا کا ہاتھ تھامے اسٹیج پر آیا اور اسے ایک کرسی پر بٹھایا۔

"رافع میں کھڑی ہوں نہ" شفا نے کرسی سے دوبارہ کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"بلکل نہیں۔۔۔ پیر کی سوجن بڑھ جائے گی۔۔۔ شرافت سے بیٹھ جاؤ" رافع نے

مصنوعی غصے سے کہا تو وہ منہ بگھارتے ہوئے بیٹھ گئی جبکہ رافع اسکی اس ادا پر مسکرا دیا۔

اماں ربیعہ اور زین کا ہاتھ پکڑے اسٹیج پر آئیں اور ساتھ ہی ثروت بیگم نازیہ بیگم اور شائستہ بھی اسٹیج پر آئیں۔اماں نے پہلے بلال اور سدرا کے ہتھیلی پر پان کا پتا رکھا اور رسم کی شروعات کی اور انہیں خوب دعاؤں سے نوازا اسکے بعد محسن اور ردا کے ہتھیلی پر پتا رکھا اور مہندی لگائی اور انہیں بھی دعاؤں سے نوازا اور رافع کا ہاتھ تھامے اسٹیج سے نیچے آگئی۔اسکے بعد سب بڑوں رسم کی۔باری باری سب نے رسم کی جب رافع اور زین کی باری آئی تو انہوں نے پورا گلاب جامن دونوں کے نہ نہ کرنے کے باوجود پورا ا نکے منہ میں ڈال دیا جبکہ احد اور عامر انہیں کھلانے کے بجائے مزے سے خود ہی مٹھائی کھا گئے۔زین کا بیٹا ریان تو شفا کا دیوانہ تھا اور ابھی بھی اسکی گود میں ہی بیٹھا اسکی چوڑیوں سے کھیل رہا تھا۔

"اوئے چھوڑ میری بیوی کا ہاتھ "رافع نے ریان سے شفا کا ہاتھ لیتے ہوئے کہا

"یہ میری آنی ہیں "ریان نے رافع سے دوبارہ شفا کا ہاتھ لیا اور اب اسکی مہندی دیکھ رہا تھا۔

"تیری آنی میری بیوی ہے "رافع نے پھر شفا کا ہاتھ اسکے ہاتھ سے لے لیا تو ریان نے

غصے سے اسے دیکھا اور رونے لگا

"رافع کیا کر رہے ہیں بچہ ہے" شفا نے اسے چُپ کرواتے ہوئے کہا

"آپ میری ہیں نہ آنی۔۔۔رافع چاچو گندے ہیں" ریان نے روتے ہوئے کہا

"الے میرا بچہ۔۔۔میں تو صرف کیوٹ سے ریان کی ہوں" شفا نے اسکا گال چوما اور آنسو صاف کئے جس پر رافع مزید جیلس ہوا۔

ریان کو روتے دیکھ زین اور ربیعہ بھی اس طرف آ گئے۔

"ارے میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے" زین نے اس طرف آتے ہوئے کہا جبکہ ربیعہ نے شفا کی گود سے ریان کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اسنے اپنا چہرہ پیچھے کر لیا جس کا مطلب انکار تھا

"دیکھا۔۔۔میری بیوی پر قبضہ جما کر بیٹھا ہے" رافع نے غصے سے زین سے کہا زین کا قہقہ بلند ہوا۔

"ڈونٹ ٹیل می کے تو میرے بیٹے سے جیلس ہو رہا ہے۔" زین نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو رافع نے اسے گھوری سے نوازا۔

"پاپاچاچو گندے ہیں" ریان نے منہ بگارتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

"اچھا بیٹا۔۔۔ایک تو میری بیوی کا ہاتھ تھام کر بیٹھا ہے اور مجھی سے تڑی کر رہا ہے" رافع نے زین کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا اور ریان کو زبردستی شفا کی گود سے لیا۔ شفا تو ارے ارے کرتی ہی رہ گئی۔ رافع نے اسے گود میں لیا اور اسکے پیٹ میں گدگدی کی جس پر وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔

"اب بول کون گندا ہے" رافع نے اسے گدگدی کرتے ہوئے کہا

"چ۔چ۔چا۔چو۔۔۔ہاہاہا" ریان ہنسنے کی وجہ سے صحیح سے بول نہیں پا رہا تھا لیکن پھر بھی اپنی بات سے نہیں مکرا۔

"ہاہاہا" زین بھی ریان کی بات پر ہنسا۔

"میرا بیٹا جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔چاچو بہت گندے ہیں" زین نے ریان کو چومتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔ٹھیک ہے جاؤ پھر میں باہر بلون والے سے بلون لے کر عنایہ کو دے دیتا ہوں" رافع نے اسے زین کی گود میں دیتے ہوئے کہا تو ریان اسے لپک گیا۔

"میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔آپ بہت اچھے ہیں" ریان نے اسکا گال چومتے ہوئے کہا تو سب اسبجی چالاکی پر ہس دیئے۔

"کلیور بوائے" رافع نے بھی اسکا گال چومتے ہوئے کہا۔

"بھابھی آپ پلیز شفا کا دھیان کیجئے گا یہ یہاں سے کھڑی نہ ہو" رافع نے ویٹر کو اشارہ دے کر جوس منگوا کر اسے دیا اور ساتھ زین کی بیوی کو کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا جبکہ شفا صرف اسے گھور ہی سکی جسکا رافع پر کچھ اثر نہیں تھا۔

"چاچو بلون" ریان نے اسے کہا تو وہ اور زین اسے لے کر چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہندی کا فنکشن بہت دھوم دھام سے ہوا۔ محسن نے توردا کے ساتھ خوب سیلفی لی اور ڈانس کیا اور ساتھ بلال اور سدرا کو بھی گھسیٹا۔ ہنسی مزاق کے ساتھ فنکشن اختتام ہوا تو سب اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

©®©®©®®©®®

دیکھتے ہی دیکھتے رخصتی کا دن بھی آ پہنچا۔ جہاں سب خوش تھے وہیں اُداسی بھی چھائی

ہوئی تھی۔بیٹی کو رخصت کرنا جہاں ماں باپ کے لئے سب سے خوشی کا لمحہ ہوتا ہے وہیں انہیں اُداس کر جاتا ہے۔آسان نہیں ہوتا اپنی نازوں سے پلی بیٹی کو کسی کے حوالے کرنا لیکن یہی دنیا کا دستور ہے ایک دن تو بیٹی کو رخصت کرنا ہی ہوتا ہے۔اسکے اچھے اور خوشحال مستقبل کی دعا کرتے ہوئے والدین اپنی بیٹی کو اپنے سائے تلے رخصت کریں تو یہ لمحہ ایک بیٹی کے ساتھ ماں باپ کے لئے فخر کا باعث ہوتا ہے۔بیٹیوں کے اچھے مقدر سے بڑھ کر ماں باپ کے لئے کوئی خوشی نہیں ہوتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹیاں تو آنگن کا پھول ہوتی ہیں

جہاں پیدا ہوتی ہیں وہیں مہمان ہوتی ہیں

نازیہ بیگم نے بیوٹیشن کو گھر پر ہی بلا لیا تھا کیونکہ وہ کسی بھی صورت انہیں پارلر بھیجنے کے لئے راضی نہ تھیں۔وہ بھی کیا کرتی جوان بیٹی کو جس طرح الوداع کیا تھا وہ اذیت ناک لمحہ چاہ کر بھی میر خاندان کا کوئی فرد نہیں بھول سکتا تھا۔یہ دُکھ وہ باپ ہی بیان

کر سکتا ہے جس نے اپنی بیٹی کو ڈولی میں بیٹھانے کی بجائے قبر کی لحد میں دیا ہو۔ بس یہی ڈر انکے دل میں بس گیا تھا جس وجہ سے وہ پارلر کی بجائے گھر پر ہی بیوٹیشن کو بلانے پر ترجیح دے رہیں تھیں۔

رخصتی کے لئے بینکیویٹ بُک کرایا گیا تھا۔ گھر کے سبھی افراد ہال پہنچ چکے تھے۔ محسن اپنے دوستوں کے ساتھ ہال پہنچ گیا تھا۔ رافع اور شفا رداسدرا کو ہال لے جانے والے تھے تبھی وہ چاروں ہی گھر میں تھے۔ رافع لاونج میں بیٹھا انکا انتظار کر رہا تھا۔ رافع جو بار بار گھڑی دیکھتا انکا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی اسکی نظر سیڑھیوں سے اترتی شفا پر گئی تو پلٹنا ہی بھول گئی۔ وہ آتشی پنک کلر کا انار کلی لانگ فراک پہنے جس پر گولڈن ورک کیا یوا تھا اسکے ساتھ اورنج کنٹراسٹ میں دوپٹہ پہنے جسے اسنے اس طرح سے پھیلایا ہوا تھا کہ جسم نمایاں نہ ہو۔ ہمیشہ کی طرح سر پر اسٹالر پہنا ہوا تھا۔ ماتھے پر بندیا اور خوبصورت میک اپ کے ساتھ وہ رافع کو ساخت کر گئی تھی۔ وہ اب قدم اُٹھاتا اسکی طرف بڑھا تو شفا اسے دیکھ کر مسکرائی اور اسکی خوبصورت مسکراہٹ میں ہی اب رافع کی مسکراہٹ وابستی تھی تو رافع بھی مسکرا دیا اور اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"Beautiful....Gorgeous...looking pretty my

lady"

رافع نے اسکے ہاتھ کی پشت چومتے ہوئے کہا تو شفا جھینپ گئی اور پھر رافع کو دیکھا جس نے آج پرپل کلر کا پرنس کوٹ اور پینٹ پہنا تھا بالوں کا ہلکا سا پف بنائے ہاتھوں میں بلیک اور سلور گھڑی جبکہ بلیک شوز پہنے وہ کسی پرنس سے کم نہیں لگ رہا تھا۔شفا اسے دیکھنے میں اس قدر محو تھی کہ ہر چیز فراموش کر بیٹھی تھی تبھی رافع نے اسکے آگی چٹکی بجائی وہ حواس میں آئی اور اپنی حرکت پر سٹپٹا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی رافع کا قہقہہ بلند ہوا۔

"تمہارا ہی ہوں مسز۔۔۔۔حق ہے مجھے دیکھنے کا" رافع نے اسکے گال سہلاتے ہوئے کہا تو وہ شرما گئی۔

"آپ اس ڈریس میں بلکل پرنس لگ رہے ہیں" شفا نے نظریں جھکاتے ہی کہا جس پر رافع مسکرا دیا۔

"تھینک یو وائفی" رافع نے اسے ایک اور نام سے پکارتے ہوئے کہا تبھی رافع کا موبائیل رنگ ہوا

"کیا ہوا ردا سدرا تیار ہیں "رافع نے اپنے پوکٹ سے موبائیل نکالتے ہوئے کہا تو شفا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"زین کی کال ہے "رافع نے کال پک کرتے ہوئے کہا جبکہ ایک ہاتھ سے ابھی بھی شفا کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

"کیا ہوا کب تک پہنچو گے "زین نے فون پک ہوتے ہی پوچھا

"بس پانچ منٹ میں نکل رہے ہیں "رافع نے کہا

"او کے۔۔۔اللہ حافظ "زین نے کہتے ہی فون رکھ دیا تو رافع نے بھی موبائیل پوکٹ میں ڈالا۔ تبھی ردا اور سدرا اپنی دوست مریم اور بیوٹیشن کے ہمراہ اپنا شرارا سنبھالے دھیرے دھیرے سیڑھیاں اتر رہیں تھیں۔انہیں دیکھ رافع کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہیں آنکھوں میں نمی آ گئی۔ان دونوں نے اسکین کلر کی شارٹ شرٹ اور ریڈ کلر کا شرارہ جس پر گولڈن ورک تھا زیب تن کیا ہوا تھا اور ریڈ کلر کا دوپٹہ پہنا تھا جس کے پلو پر ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔شفا نے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھی تو اسکے ہاتھوں کو اور مضبوطی سے تھام لیا۔بیوٹیشن انہیں اللہ حافظ کرتے باہر نکل گئی وہ دونوں بھی اب رافع کے پاس آ کر کھڑی ہوئیں۔رافع نے

دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا

"آج تو ایسا لگتا ہے میرے آنگن میں پریاں اتر آئی ہیں" رافع نے اپنی آنکھوں میں نمی آئی کو قابو کرتے ہوئے کہا دونوں شرما گئیں۔

"شفا یقین نہیں ہوتا کل تک جو دوپونیاں بنائے گلے میں تھرماس لٹکائے میرا ہاتھ تھامے اسکول جاتی تھیں آج دلہن بنی کھڑی ہیں اور کچھ ہی پل میں اپنے سسرال رخصت ہو جائیں گیں۔۔۔لڑکیاں کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں نہ" رافع نے مسکراتے ہوئے کہا شفا مسکرا دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی" ردا اور سدرا اُداس ہو گئیں۔

"نی نہیں رونا نہیں۔۔۔دیکھو ابھی سے میک اپ خراب ہو جائے گا" شفا نے دونوں کی آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے انہیں رونے سے باز رکھا اور دونوں کو بڑی بہن کی طرح گلے لگایا۔رُدابہ کے بعد ویسے بھی وہ دونوں کا ایک بہن کی طرح ہی خیال کرتی تھی۔اداس تو وہ بھی تھی کیونکہ وہ تینوں ہر وقت ایک ساتھ ہی پائی جاتی تھیں۔ردا تو رخصت ہو کر بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے ہی جائے گی لیلن سدرا کے لئے انکا دل زیادہ ادس تھا اور اس وقت بھی سدرا کو رونے سے روکنا زیادہ مشکل تھا جبکہ ردا

سدرا سے الگ ہونے کی وجہ سے غمزدہ تھی۔اب تینوں کو اس طرح گلے لگے دیکھ مریم بھی انکے ساتھ ہی گلے لگ گئی۔"میں بھی ہوں" مریم نے گلے لگتے ہی کہا تو تینوں مسکرا دی۔ناچاہتے ہوئے بھی ایک موتی رافع کی آنکھ سے نکلا جسے اسنے فوراً صاف کیا اور اپنے موبائیل میں اس لمحے کو قید کیا۔

"چلو پریوں دیر ہو رہی ہے۔۔سب ہمارا ویٹ کر رہے ہیں" رافع نے کہا جس پر ان سب کی ہنسی لاؤنج میں گھونجی۔پھر رافع ان کو لے کر ہال کہ طرف روانہ ہوا۔

©®©®©®©

بلال اور محسن اپنے دوستوں کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔دونوں نے ہی سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔دونوں نے اسکین کلر کی شیروانی پہنی تھی اور ساتھ ریڈ کلر کی شال اسٹائیل سے اوڑھی تھی۔دونوں ہی جاذب نظر لگ رہے تھے۔بلال کی تو جھینپ ہی نرالی تھی وہ بات پر بات مسکرا رہا تھا جس سے اسکے ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے جو اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے۔اپنی محبت کو پالینے کا سرور ہی نرالہ ہوتا ہی جو انسان کو مغرور کر دیتا ہے۔باقی سب دوستوں نے اوف وائٹ کرتا ساتھ پرپل کلر کا ویسٹ کوٹ پہنا تھا۔دونوں بڑی شان سے اپنی شہزادیوں کے انتظار میں بیٹھے

تھے۔انکی نظر اینٹرینس پر ہی تھی۔سب دوستوں نے بہت ٹیز کیا تھا لیکن وہ وہیں اینٹرینس پر نظر گاڑھے بیٹھے تھے۔بیک وقت دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تو سب نے انکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں ردا اور سدرا شفیع صاحب ثروت بیگم اور احسن صاحب نازیہ بیگم کے ہمراہ ہال میں اینٹر ہوئیں۔رافع اور شفا بھی انکے ساتھ ہی تھے۔اسی وقت احد نے ڈی جے کو بتایا ہوا گانا پلے کرنے کا اشارہ کیا

لٹھے دی چادر اُتے سلیٹی رنگ ماہیا

آوہ سامنے آوہ سامنے کولوں دی رُس کے نہ رنگ ماہیا۔۔۔۔

بنورے بنو میری چلی سُسرال

انکھیوں میں پانی دے گئی

دعامیں میٹھی گڑ دھانی دے گئی

وہ دونوں دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتی ہوئیں اسٹیج کی طرف آرہیں تھیں جہاں محسن اور بلال کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔انکا بڑھتا ہر قدم انکی دل کی دنیا ہلا رہا تھا۔وہ دونوں

دلہن بنی اس قدر حسین لگ رہی تھیں کہ دونوں شہزادوں کا نظریں ہٹانا محال ہو گیا تھا۔کیمرامین ان خوبصورت لمحوں کو اپنے کیمرے میں قید کررہا تھا۔

دن شگنادا چڑھیا

آؤ سکھیوں نی ویرا سجھیا

ہاں ہاں ہاں ہاں۔۔۔۔۔

میرا سجنا ملیا، سجنا ملن ودھائیاں

نی ساجن ڈولی لے کے آنانی ویرا سجیا

اُنگلی پکڑ کے تونے چلنا سکھایا تھانہ

دہلیز اونچی ہے یہ پار کرادے

بابا میں تیری ملکہ ٹکراہوں تیرے دل کا

اک بار پھر سے دہلیز پار کرادے

مڑ کے نہ دیکھو دل برو۔۔دل برو

رے کبیرہ مان جا رے فکیرہ مان جا

آ جا تجھ کو پکارے تیری پرچھائیاں

رے کبیرہ مان جا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسٹیج کے قریب پہنچ کر شفیع صاحب نے ردا کا ہاتھ محسن کو تھمایا اور دونوں کو پیار کرتے ہوئے نم آنکھوں سے پیچھے ہوئے جبکہ احسن صاحب نے سدرا کا ہاتھ بلال کے ہاتھ میں تھمایا اور دونوں کو پیار کیا۔آنکھیں تو انکی بھی نم تھیں۔جب بیٹی بیاہ دی جاتی ہے تو حقدار بدل جاتا ہے اور والدین بس ہر پل انکی خوش آئیند زندگی کی تمنا کرتے رہتے ہیں۔اسکے بعد احسن صاحب محسن اور ردا سے مل کر انکو پیار کر کے نم آنکھوں سے اسٹیج سے نیچے اتر گئے کیونکہ مزید وہاں رُکتے تو وہ اپنے آنسو پر قابو نہ پا سکتے۔ شفیع

صاحب اور منیر صاحب بھی بلال اور سدرا سے مل کر انکے پیچھے ہی اتر گئے۔ نازیہ بیگم اور ثروت بیگم کی بھی آنکھیں نم تھیں۔ شائستہ بیگم بھی اسٹیج پر ہی تھیں۔ وہ تینوں بھی انسے ملنے کے بعد اماں کے پاس چلی گئیں۔

دونوں کپل ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔ ہر دیکھنے والے کی آنکھ انکے کپل کو سراہ رہی تھی۔ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کون سا کپل زیادہ خوبصورت ہے۔

شفا اور رافع نے دونوں کپل کے ساتھ فوٹوز لیں۔ انہوں نے ردا اور سدرا کو ڈائمنڈ نیکلیس گفٹ کیا جبکہ محسن اور بلال کو برانڈڈ پرفیوم گفٹ کی تھی۔ محسن نے شفا، سدرا اور ربیعہ کو گولڈ بریسلیٹ گفٹ کی۔ ربیعہ اسکت لئے بہن کی طرح ہی تھی۔ زین اور ربیعہ نے لینے سے انکار کیا لیکن محسن نے کہا کہ اگر یہ گفٹ ایکسیپٹ نہ کیا تو وہ کبھی بھی انسے بات نہیں کرے گا۔ زین اور ربیعہ نے دونوں کو گولڈ کی چین گفٹ کی جبکہ محسن اور بلال کو واچ گفٹ کی اور فوٹوز لینے کے بعد اب وہ سب اسٹیج سے نیچے صوفے پر بیٹھے تھے۔ زین نے تو رافع کے جیسا ہی پرنس کوٹ پہنا ہوا تھا بہت ہی جاذب نظر لگ رہا تھا جبکہ ربیعہ نے شفا کے جیسا ڈریس پہنا ہوا تھا۔ ریان تو شفا کو دیکھتے ہی زین کی گود سے اتر کے فوراً اسکی طرف لپکا تھا۔ اب وہ صوفے پر اسکے برابر میں بیٹھا پاپ کارن کھا رہا

تھا اور شفا کو بھی زبردستی کھلا رہا تھا اور اپنی توتلی زبان میں اس سے بات کر رہا تھا۔

رافع جب بھی شفا سے بات کرنے کی کرتا تو وہ شفا کا رُخ اپنی طرف کر لیتا جس پر رافع جل بُھن جاتا۔

"زین اپنے بیٹے کو سنبھال لے ورنہ مجھ سے پیٹے گا" رافع نے زچ ہوتے ہوئے کہا جبکہ زین کا قہقہہ بلند ہوا جس پر وہ اسے گھور کے رہ گیا۔

©®©®©®®©©®

کھانے کے بعد رُخصتی کا شور ہوا تو محسن نے اپنی بہن کو گلے لگایا اور ساتھ ہی بلال کو وارن کیا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔ سدرا تو سب کے گلے لگ کر خوب روئی۔ آج اسے اپنے پیاری بہن کی بھی بہت یاد آرہی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے آنسو قابو نہ کر پائی۔ نازیہ بیگم کے بھی آنسو رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ پھر سب کی دعاؤں میں ان دونوں کو رخصت کیا گیا۔ احسن صاحب کی آنکھوں کی نمی دیکھتے ہوئے منیر صاحب اوع شائستہ بیگم نے انہیں یقین دلایا کہ وہ سدرہ کو بہو نہیں بلکہ اپنی بیٹی بنا کر لے جارہے ہیں جس پر وہ مسکرا دئے اور منیر صاحب کے گلے لگے۔

چھوڑ کر اپنا بابل

بیٹی چلی سُسرال

©®©®©®®

ردا کا گھر میں اسی طرح استقبال کیا گیا جس طرح ایک نئی دلہن کا ہونا چاہیے۔ محسن کے دوستوں نے پلجھڑیاں جلائیں اور فائر ورک کیا۔ کچھ رسومات کے بعد اماں نے ردا کو پیار کیا پھر اسے محسن کے روم میں بیٹھا دیا گیا۔

سب کے جانے کے بعد سدرا نے روم دیکھا۔ شادی سے پہلے پورے روم کو رینوویٹ کرایا گیا تھا اور یہاں کی ہر چیز محسن نے ردا کی پسند سے لی تھی۔ روم میں گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل پر گلاب کی پتیوں سے دل بنایا گیا تھا جس کے درمیان ویلکم لکھا ہوا تھا۔ ردا نے مسکراتے ہوئے جائزہ لیا اور نظریں جھکا کر محسن کا انتظار کرنے لگی کیونکہ باہر سے اب بحث کی آواز آ رہی تھی۔

©®©®©®®

سدرا کا بھی پُر جوش استقبال کیا گیا۔ بلال کے دوستوں نے بھی خوب دھمال

ڈالی۔دونوں ایک ساتھ شادی کی وجہ سے انکا گروپ بٹ گیا تھا جن کا انہیں بہت افسوس تھا لیکن احد نے عامر کو وہاں بھیج کر سب سمجھا دیا تھا کی کس طرح سب ریکارڈ کرنا ہے اور محسن سے ڈنر ڈن کروانا ہے جبکہ یہاں تو وہ سب پر بھاری تھا۔

شائستہ بیگم سدرا کو بلال کے روم میں لے گئیں اور اسے پیار کرنے کے بعد سب لڑکیوں کو روم سے نکالا خود بھی باہر لاؤنن میں آگئی جہاں اب بلال کو گھیرے بیٹھے تھے اور جب تک اسنے ڈنر کا وعدہ نہیں کیا اسے روم میں جانے نہیں دیا۔

سدرا نے شائستہ بیگم کے جانے کے بعد روم کا جائزہ لیا۔پورے روم گلاب کی مسحور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ڈارک براؤن اور لائٹ براؤن کلر کا بہت ہی خوبصورت فرنیچر،وال پیپر پر خوبصورت ڈیزائن حتیٰ کہ پورا روم ہی بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور یہاں رہنے والے کے اعلیٰ ذوق کی مثال تھا۔ڈریسنگ ٹیبل پر دئیوں کی مدد سے ہرٹ بنایا گیا تھا جس کے سینٹر میں گلاب کی پتیوں کی مدد سے بی اور ایس لکھا تھا۔سدرا کو پہلی نظر میں ہی روم بہت اچھا لگا۔وہ آج اُداس تھی تو بہت خوش تھی اللہ کی شکر گزار تھی کہ اسے اس کے من چاہے ساتھی سے نوازا گیا ہے۔نکاح کے بعد اسکی محبت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔نکاح میں بھی عجیب طاقت ہوتی ہے ایک اجنبی سا شخص جان سے پیارا

ہو جاتا ہے۔ بہت کم ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جو جسے چاہتے ہیں اسے پا لیتے ہیں کیونکہ اکثر تو پیار کرنے کے والے اپنے محبوب کی جدائی کاٹ رہے ہوتے ہیں اور بلال اور سدرا ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے انکی محبت سے نوازا۔ وہ مسکراہٹ سجائے بلال بیڈ کے وسط میں بیٹھے بلال کا انتظار کر رہی تھی۔

اپنی کزن سے بحث کے بعد اور روم میں آنے کے لئے ایک بھاری رقم دینے کے بعد وہ روم میں اینٹر ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہیں محسن کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا بلکہ اس سے تو فارم ہاؤس کا ڈن کروا کر چھوڑا گیا۔ جیسے ہی وہ زین اور رافع کے ہمراہ اپنے روم کی طرف گیا ربیعہ اور شفا کو دروازے کے آگے کھڑا پایا۔

"اب آپ لوگ کیوں چوکیداری کر رہے ہیں" محسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"چلیں پیسے نکالیں ورنہ روم میں نہیں جانے دیا جائے گا" شفا نے اپنی ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا۔

"بھابھی دیٹس ناٹ فیئر۔۔۔آپکا گفٹ آپکو مل چکا ہے" محسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی روم میں جانے کی پینلٹی پے کرنی ہے آپکو" ربیعہ نے بھی حصہ ڈالا۔

"چلیں جلدی سے پچاس ہزار نکالیں" شفا نے کہا

"خدا کو مانیں۔۔۔اتنی رقم جیب میں کہاں ہوتی ہے" محسن نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

"چل بھائی جلدی کر۔۔۔میری بیوی تھک گئی ہے" رافع نے کہا تو شفا نے اور معصوم چہرہ کر لیا۔

"بھائی بہت لیٹ ہو رہا ہے اور بھائی میرا بیٹا تھک کے سو گیا ہے۔۔۔۔اُٹھ جائے گا تو بہت تنگ کرے گا" زین نے بھی ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"ہنہہ۔۔۔۔دونوں کو اپنی ہی ایسا نہیں کہ بھائی کا ساتھ دیں دونوں بس بیوی کے غلام بنے بیٹھے ہیں" محسن نے تنگ کر کہا۔

"ہم تو تیرے لئے کہہ رہے ہیں جتنی جلدی ڈیمانڈ پوری کرے گا اتنی جلدی روم میں اینٹری" زین نے کہا تو رافع نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو بھائی آپ بھی اپنے بارے میں سوچیں۔۔۔۔پیسے دیں اور روم میں جائیں" شفا نے معصومیت سے کہا۔سب انکی نوک جھونک سے لطف ہو رہے تھے۔

"چل بیٹا جلدی کر" رافع نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو محسن نے عامر سے پیسے لے کر شفا کو تھمائے دونوں روم سے ہٹ گئیں تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنے روم میں داخل ہوا۔

©®©®©®©®

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محسن روم میں اینٹر ہوا اسکی نظر اپنے روم میں موجود اپسرا پر گئی۔ردا بیڈ کے وسط میں نظریں جُھکائے بیٹھی تھی۔اسے دیکھتے ہی ایک جاندار مسکراہٹ نے محسن کے لبوں کا احاطہ کیا۔وہیں ردا کے لئے اپنے تیزی سے دھڑکتے دل کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اسکی پیشان عرق آلود ہو رہی تھی۔

"السلام علیکم" محسن نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ اسکی نظروں کا فوکس اسکا

خوبصورت سراپا اور کپکپاتے ہاتھ تھے۔

"وعلیکم السلام "ردا نے دھیمی آواز میں کہا کیونکہ وہ اس وقت پوری طرح سے محسن کی نظروں کے حصار میں تھی جو اسکے دل میں اُتھل پُتھل کا باعث بن رہی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔پانی پیو گی" محسن نے اسکے کپکپاتے ہاتھوں کو تھام کر پوچھا تو ردا نے اثبات میں سر ہلایا۔ محسن نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر دیا اسنے فوراً تھام لیا اور آدھا گلاس پینے کے بعد اسے محسن کو واپس دیا باقی بچا ہوا پانی وہ خود پی گیا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔ تمہارے ہاتھوں میں سجی میرے نام کی مہندی اور یہ چوڑیاں بھی بہت جچ رہی ہے۔۔۔ آج میں اللہ کا بہت شکر گزار ہوں جو اسنے مجھے تمہارے ساتھ سے نوازا۔۔۔ میں نے ہمیشہ سے تمہیں چاہا ہے اور ہمارے نکاح کے بعد تو اس دل پر صرف تم ہی قابض ہو۔۔۔۔ تمہارے نام کے ساتھ جب سے میرا نام جُڑا تو مجھے خود سے ہی محبت ہونے لگی ہے۔۔۔ زندگی کا تصور تم بن ادھورا سا ہے۔۔۔ ہم بچپن سے اچھے دوست ہیں اور یقین جانو یہ احساس ہی بہت خوبصورت ہے جب دوست، محبت اور ہمسفر ایک ہی انسان ہو۔ زندگی خوبصورت لگتی ہے۔ میں

نے آج تک اپنے جذبات کو صرف تمہارے لئے سنبھال کر رکھے ہیں۔۔۔میری پہلی اور آخری محبت تم ہو۔۔۔میں تمہارا قیدی ہوں اور اس قید سے میں کبھی آزادی نہیں چاہتا" محسن دھیرے دھیرے اسکے ہاتھوں کی پشت کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا پھر آخری میں ردا کی پیشانی پر اپنی محبت کی نشانی ثابت کی تو رداجو اسکی باتوں کے حصار میں تھی اسکا لمس محسوس کر کے حواس میں آئی۔ محسن تو اسکے چہرے پر بکھرے شرم وحیا کے خوبصورت رنگوں میں ڈوب گیا۔

"میں بھی اللہ کی بہت شکر گزار ہوں جسنے مجھے محرم رشتے کے طور پر آپ جیسے محبت کرنے والے شخص سے سے نوازا" ردا نے دھیرے دھیرے کہا تو محسن مسکرا دیا

"اور خوبصورت بھی۔۔۔۔یہ تمہارا گفٹ" محسن نے مسکراتے ہوئے اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ردا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا سائیڈ ٹیبل کہ ڈرا سے ایک مخمل کی خوبصورت سی ڈبیا نکال کر اسے پیش کی تو اسنے فوراً تھام لی۔ردا نے کھول کر دیکھی تو ایک خوبصورت ملٹی کلرڈ بریسلیٹ تھی جو اسے پہلی نظر میں بہت بھائی۔

"اٹس پریٹی" ردا نے ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مے آئی" محسن نے اپنی ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا تو ردا نے ڈبی اسے تھمائی۔ محسن نے بریسلیٹ نکال کر اسکا نازک مرمری ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسے بریسلیٹ پہنائی پھر اسے ایک اینولپ پریزنٹ کیا۔

"اس میں کیا ہے" ردا نے براؤن اینویلپ دیکھتے ہوئے کہا

"کھول کر دیکھو" محسن نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو ردا نے اینولپ کھولا اور اس میں سے نکلنے والے پیپر ز دیکھتے ہی ردا کی آواز گنگ اور آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

"عمرے کے ٹکٹس" ردا نے آنسو بہاتے ہوئے کہا محسن نے محبت سے اسکے آنسو اپنی پوروں سے چنا ردا شدت جزبات سے اسکے سینے سے لگ گئی۔

"تھینک یو۔۔۔ تھینک یو سو مچ اس تحفے کے لئے۔۔ آپ کو معلوم ہے جب سب حج پر گئے تھے میرا بھی کتنا دل تھا لیکن پیپرز کی وجہ سے نہیں جا پائی تھی تب سے میری خواہش تھی۔۔۔ میں بہت شکر گزار ہوں اپنے رب کی جو مجھے یہ شرف بخش رہا ہے اور آپکی بھی۔۔۔۔ میرے پاس الفاظ نہیں جس سے میں آپ کا شکریہ ادا کر سکوں" ردا اسکے سینے پر سر رکھے اپنی نم آنکھوں کو بند کرتے یوئے بولی تو محسن مسکرا دیا۔

"میں جانتا ہوں جان۔۔۔ تمہاری ہر خواہش پوری کرنا میری اولین ترجیح ہے۔۔ تمہارا ردِ عمل دیکھتے ہوئے تو مجھے لگتا ہے دوسرا سرپرائیز بھی ابھی ہی دے دینا چاہئیے۔ ردا کو جب اپنی پوزیشن کو احساس ہوا تو وہ شرما گئی لیکن ایک اور سرپرائیز کا سُن کر فوراً اُس سے الگ ہوئی۔

"ایک اور سرپرائیز" ردا نے حیرانگی سے کہا محسن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں لیکن وہ صبح ملے گا۔۔۔ ابھی نہیں" محسن نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور شال کو سائیڈ پر رکھ کر شیروانی کے اوپری بٹن کھولے۔

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔۔ پلیز بتائیں نہ" ردا نے نروٹھے پن سے کہا

"نہ۔۔۔۔ جلدی سے کھڑی ہو شکرانے کی نفل بھی ادا کرنی ہے" محسن نے اسے بیڈ سے اُٹھاتے ہوئے کہا تو وہ اپنا شرارہ سنبھالتی اتری۔

"لیکن پرامس کریں آپ اسکے بعد دوسرا سرپرائیز بھی دیں گے" ردا نے اپنا ایک ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔

"بڑی ہی بے صبری ہو یار۔۔۔ چلو صحیح ہے" محسن نے اپنا ہاتھ اسکی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔ چینج کرنے کے بعد ردا نے محسن کی امامت میں نماز ادا کی اور دونوں ہی اللہ کے شکر گزار تھے اور اپنے روشن مستقبل کے لئے دعا گو تھے۔ نماز ادا کرنے کے بعد محسن نے اسے ایک اور اینولپ نکالا جس میں ترکی کے ٹکٹس تھے۔

"واؤ۔۔۔ ترکی کا ٹرپ۔۔۔ افف اللہ۔۔۔ مائی ون مور ڈریم ول کم ٹرو" ردا نے حیرانگی سے کہا اور دوبارہ اسکے گلے لگی۔

"تمہارا ہر خواب پورا کرنا ہی میرا خواب ہے جان" محسن نے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا تو ردا مسکرا دی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

©®©®©®©©®®®

بلال جب روم میں اینٹر ہوا تھا تو کچھ دیر اسی طرح اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پر موجود چہرے کو دیکھتا رہا جو پلکیں جھکائیں اسکی محوِ انتظار تھی۔۔ اسکی آنکھوں کو یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ جو کل تک صرف اسکے خیالوں میں اس بیڈ روم میں موجود تھی آج پورے استحقاق کے ساتھ اسکے روم میں ہے اور اسکی دسترس میں ہے۔ اسکے لئے جہاں یہ پل خوبصورت تھا وہیں وہ اپنے آپکو دنیا کا خوشنصیب مرد تصور کر رہا تھا جو آج

اسکا پیارا اسکی دسترس میں تھا۔آج سے پہلے بلال کو اپنا روم اتنا اچھا نہیں لگا جتنا آج لگ رہا تھا۔اسکا پور پور اپنے رب کا شکر گزار تھا۔کچھ دیر وہ اس طرح اسے دیکھتا رہا جبکہ سدرا اسکی نظروں کی تپش محسوس کر کے مزید نروس ہو رہی تھی۔

"اسلام علیکم "بلال نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا اور اسکی من موہنی صورت کو اپنے دل میں اتار رہا تھا۔

"وعلیکم السلام "سدرا نے دھیمی آواز میں کہا۔جبکہ بلال اس پل میں کھویا ہوا تھا۔سدرا کے چہرے پر پھیلے قوس وقزاح کے رنگ بہت مسحور کن تھے جن میں وہ کھو گیا تھا۔

"تم کوئی ساحرہ ہو جو مجھے اپنے سحر میں قید کر رہی ہے "بلال نے جزبات سے شر لہجے میں کہا تو سدرا شرما گئی۔بلال اسکی اس ادا پر فدا ہی ہو گیا

"مجھے یقین نہیں ہو رہا تم آج میری دلہن بن کر میرے اس قدر نزدیک میرے پہلو میں بیٹھی ہو "بلال نے اسکی عرق آلود ہتھیلی کو تھامتے ہوئے کہا تو سدرا کے لئے اپنا دل سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔اسکی اس قدر قربت سے اسکی دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھی۔

"میں نے کبھی تصور نہیں کیا تھا کہ میں کسی کی محبت میں اس قدر گرفتار ہو جاؤں گا کہ

جہاں سے رہائی مشکل ہی نہیں نہ ممکن ہے۔۔۔نہ ہی میں رہائی چاہتا ہوں۔پہلی نِظر کی محبت پر مجھے کبھی یقین ہی نہیں تھا لیکن جب تمہیں پہلی بار دیکھا اسی وقت میرا دل میرا نہیں رہا اور پہلی نظر کی پہلی محبت نے اپنا وار کیا تمہاری گونجتی ہنسی مجھ پر محبت کی پہلی بارش کی طرح برسی تھی اور تم مجھے اس وقت اُس خوبصورت منظر کا ہی ایک خوبصورت حصہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔میں اپنے دل پر قابو ہی نہیں کر پایا اور تمہارے نزدیک آتا گیا۔۔۔سچ پوچھو تو میں آج بھی اسی لمحے کا اسیر ہوں جب مجھ پر تم سے پہلی نظر والی محبت کا ادراک ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ خاص دلوں کو عشق کے الہام ہوتے ہیں

محبت معجزہ ہے معجزے کب عام ہوتے ہیں" بلال اسکا ہاتھ پکڑے مسکراتے ہوئے اپنی دل کی کیفیت اس سے بیان کر رہا تھا اور سدرا اسکی آواز کے حصار میں قید ہوتی جا رہی تھی۔اسکے ڈمپل اسکے بے قابو سل کو مزید بے قابو کر رہی تھی۔

"کچھ کہو گی نہیں" بلال نے اسکے حنائی ہاتھ چومتے ہوئے کہا تو سدرا اسکے لمس کو محسوس کر کے سٹپٹا گئی۔

"م۔م۔میں کیا کہوں۔۔۔آج میں جتنا اپنے رب کا شکر کروں کم ہے

وحدتِ عشق کے ہم قائل ہیں صاحب

تم سے تم بس تم ہی ہو" ردا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تو بلال ان خوبصورت الفاظ میں اظہار سن کر مسکرا دیا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے

"تم نے کچھ نہ کہ کر بھی سب کچھ کہ دیا جانِ جان" بلال نے اسکی ٹھوری پکڑتے ہوئے اسکا چہرہ اونچا کرتے ہوئے کہا تو سدرا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ آئی۔ نظروں کا تصادم ہوا لیکن فوراً ہی اسنے نظریں جھکا لیں۔ دونوں کا دل الگ ہی لے میں دھڑکا تھا۔ محبت دونوں طرف اپنی جڑوں کو مضبوط کر رہی تھی

بلال نے مسکراتے ہوئے سائیڈ ڈرا سے ایک ڈبی نکالی

"ویڈنگ گفٹ" بلال نے ڈبی کھولتے ہوئے اسے دی تو سدرا نے مسکراتے ہوئے تھام لی۔

"بہت خوبصورت ہے" سدرا نے خوبصورت سا ڈائمنڈ پینڈینٹ دیکھتے ہوئے کہا جس کے درمیان میں ڈبل ہرٹ شیپ لاکٹ تھا اور ہرٹ کے وسط میں بی۔ایس کے لفظ

جگمگا رہے تھے۔ وہ واقعی بہت خوبصورت تھا۔

"مے آئی" بلال نے پینڈینٹ نکالتے ہوئے کہا تو سدرا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"Now it's look more beautiful" بلال نے اسکی گردن میں چمکتے ہوئے پینڈینٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

دونوں نے ایک ساتھ شکرانے کی نماز ادا کی۔ دعا مانگنے کے بعد بلال نے اسے اینولپ دیا تو سدرا نے حیرانگی اسے دیکھا اور اسکے کھولنے کے اشارہ پر کھول کر دیکھا تو ایکسائیٹمنٹ میں اسکی بلند آواز گونجی

"عمرے کے ٹکٹس۔۔۔۔ تھینکیو بلال تھینکیو سو مچ" سدرا نے نم ہوتی آنکھوں لیکن خوشی بھرے لہجے میں کہا تو بلال بھی اسکی مسکراہٹ دیکھ کر مسکرا دیا

"تمہاری ہنسی میں ہی تو میری جان بستی ہے" بلال نے اسکے کھلتے چہرے کو نظروں میں قید کرتے ہوئے کہا سدرا نے اسے دیکھا نظریں ملیں لیکن اگلے ہی لمحے اسنے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"تمہیں معلوم ہے میں نے کہیں پڑھا تھا محبوب کو دیکھ کر اگر آنکھیں شرم سے جھک

جائیں تو یہ محبت کی خوبصورت ترین ادا ہوتی ہے آج مجھے اس بات پر یقین ہو گیا ہے" بلال نے محبت بھرے لہجے میں کہا

"کیا بھائی اور ردا بھی ہمارے ساتھ ہونگے" سدرا نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہاں کچھ دن قیام کے بعد وہ ترکی جائیں گے۔۔۔آئی ایم سوری جان میں اس زیادہ دن کے لئے آفس کی وجہ سے نہیں نکل سکتا پھر پاپا اکیلے ہو جائیں گے بٹ آئی پرامس ہم کچھ دن بعد جہاں کہو گی وہاں چلیں گے" بلال نے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یو ڈونٹ بی سوری۔۔۔آپ مجھے دنیا کی سب سے خوبصورت جگہ لے کر جا رہے ہیں اس سے زیادہ میری کوئی چاہ نہیں" سدرا نے اسکے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندتے ہوئے کہا تو بلال سرشار ہو گیا

"I really admire ur words"

بلال نے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

یہ خوبصورت رات ان چاروں کی زندگی میں روشن ستارہ بن کر آئی تھیں جو اپنی اپنی

زندگی میں اپنے جیون ساتھی کو پا کر اپنے رب کے شکر گزار تھے اور آنے والی زندگی میں خوشنودی کے طلبگار تھے۔ محبت کا شجر ان چاروں کی زندگیوں میں پیوست ہو گیا تھا جو گزرتے وقت کے ساتھ پروان چڑھے گا۔ اس شجر کو پھلنے پھولنے کے لئے پیار، بھروسہ، اعتماد اور کمپرومائیز کی ضرورت ہے۔ اگر ان اجزاء کو صحیح طریقے سے زندگی میں شامل کریں گے تو محبت کا یہ شجر بہت ہی خوبصورت او خوشبودار ہو گا۔

©®©®©®©©®©

رافع روم میں آیا تو شفا چینج کر کے اب اپنے پاؤں دبا رہی تھی۔ رافع باتھروم گیا چینج کر کے آیا اور ڈریسنگ ٹیبل سے مساج کریم لے کر اسکے پاؤں پر مساج کرنے لگا

"ارے یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ آپ تھک گئے ہیں میں کر لوں گی" شفا نے اپنے پاؤں پیچھے کرتے ہوئے کہا جسے رافع نے سرعت سے تھام لیا

"خاموش رہو۔۔۔ ویسے یار سادگی میں تو مجھ معصوم پر ستم ڈھاتی ہو لیکن آج تو حسن کا پیکر ہی لگ رہی تھی۔۔۔ مجھے اپنی نظروں پر قابو پانا ہی مشکل ہو گیا تھا۔۔ سچ کہوں پہلے تم میری دوست پھر عادت اسکے بعد محبت اور اب میری کائنات بن گئی ہو" رافع نے دوبارہ مساج کرتے ہوئے محبت سے سرشار لہجے میں کہا تو شفا شرما گئی

"رافع آپ تھک گئے ہیں۔۔۔میں آپکو کافی بنادوں" شفا نے اسکے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ضرورت نہیں۔۔ تمہیں دیکھ میری ساری تھکان دور ہو جاتی ہے۔۔ u r all of the love passion and comfort of my life۔اب تو بس سونا ہے۔۔۔۔تم بھی سو جاؤ" رافع نے مساج کرنے کے بعد اسکی پیشانی چومی اور اس پر کمفرٹر صحیح کرنے کے بعد خود بھی لائٹ آف کر کے اپنی جگہ آکر لیٹ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

©®©®®®®©®

اگلے دن ولیمہ تھا۔ولیمے کا فنکشن بھی ساتھ ہی رکھا گیا تھا۔انکے چہرے پر جھلملجتی خوشی ہی ان چاروں کے دل کی کیفیت بیان کر رہی تھی جو انکے والدین کے لئے مسرت کا باعث اور تسلی بخش تھی۔ان لوگوں نے ہمیشہ انہیں اسی طرح خوش و خرم رہنے کی دعاؤں سے نوازا۔ولیمے کا فنکشن بھی بہت ہی خوش اسلوبی سے اختتام ہوا۔سب لوگ ہی مطمعین تھے کیونکہ رافع اور زین نے ہر چیز کو بہت ہی خوبصورت سے ٹیکل کیا تھا۔

©®©®©®®©©

ان چاروں کی شادی کے اگلے ہفتے ہی مکہ مکرمہ کی فلائٹ تھی جس کے لئے وہ سب سے ملنے کے بعد اس مقدس سفر پر روانہ ہو گئے تھے۔

عمرے کی ادائیگی کے بعد ان لوگوں نے اطلاع کر دی تھی جس پر سب گھر والوں نے انہیں مبارک باد دی اور دعاؤں میں یاد رکھنے کا کہا۔ ردا اور سدرا کی چہکتی ہوئی آواز ہی انکے دل کی کیفیت بیان کر رہی تھی۔ اس جگہ جانا مسرت کا باعث ہی ہے۔ اللہ کے گھر کا طواف سعادت مندی کی بات ہے ہر کسی کی نصیب میں تو نہیں ہوتی عمرے کی سعادت، خوشنصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ اپنی در پر حاضری کے لئے بلاتا ہے۔

©®©®©®©®©

محسن اور ردا تین دن پہلے ہی واپس آئے تھے جبکہ سدرا اور بلال کو آئے دس دن گزر گئے تھے۔

وہ اس وقت اسپتال کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھے تھے۔آج صبح ہی شفا کو لیبر پین ہوا تھا وہ اسے اسپتال لے آئے۔وہ ہر تھوڑی دیر بعد ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا اور اماں، شفیع صاحب اور ثروت بیگم اسے مسلسل پریشانی سے ٹہلتے ہوئے دیکھ رہے تھے اور بہت بار اسے بیٹھنے کا کہہ بھی چکی تھیں لیکن وہ سن ہی نہیں رہا تھا۔

"رافع بیٹا۔۔۔اِدھر آؤ اور بیٹھو میرے پاس۔۔۔۔" اماں نے اسے پکارا تو وہ انکے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہو۔۔۔اللہ سب بہتر کرے گا۔۔" اماں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"اماں ہم صبح سے یہاں بیٹھے ہیں لیکن یہ ڈاکٹر کچھ بتا ہی نہیں رہی ٹھیک سے۔۔۔" اس نے اداسی سے کہا تو اماں مسکرا دی

"بیٹا۔۔۔کب کسے اس دنیا میں آنا ہے یہ تو اللہ کی ذات ہی کو معلوم ہے۔۔۔ہر ایک کا آنے کا وقت مقرر ہے۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔۔انشاءاللہ سب بہتر ہو گا" اماں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلا یا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"رافع میری جان۔۔۔عورت جب ماں بنتی ہے تو بہت سی مشکلوں سے گزرتی ہے۔۔۔پہلے نو مہینے وہ تکلیف برداشت کرتی ہے پھر جب وہ اسے پیدا کرنے کے مرحلے سے گزرتی ہے تو یہ اسے کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔۔۔پھر جب وہ ماں بنتی ہے اور اپنے بچے کو گود میں لیتی ہے تو اپنی ہر تکلیف بھول جاتی ہے اور بچے کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ماں کا رتبہ اللہ اتنا بلند کر دیتا ہے کہ جنت اسکے پیروں تلے ڈال دیتا ہے۔ماں باپ کے رتبے پر فائز ہونا خدا کی بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اس نعمت سے نوازتا ہے۔۔۔اندر جو عورت ہے وہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔تمہیں دنیا کی سب سے بڑی نعمت دینے والی ہے۔۔۔بیٹا کبھی بھی اسکی بے قدری مت کرنا۔۔۔عورت ہر روپ میں قابل عزت ہے۔۔۔۔۔"اماں ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا نیں اپنے شفقت بھرے لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی۔

"اماں ! شفا صرف میرے بچے کی ماں نہیں بلکہ میری محبت میری زندگی ہے۔۔۔اللہ کی طرف سے عطا کردہ بہترین تحفہ ہے۔۔۔اگر کبھی اسکی بے قدری کی تو مطلب میں نے اللہ کو ناراض کیا۔۔اسکے ساتھ بے وفائی کا تصور بھی جان لیوا ہے۔زندگی کے ہر موڑ پر مشکل ہو یا آسانی میں اسکا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں

گا۔۔آپ ہر وقت مجھے اسکے ساتھ پائیں گی۔"رافع نے اپنا دوسرا ہاتھ اماں کے ہاتھ پر رکھا تو اماں نے فرطِ مسرت سے اسکا ماتھا چوما۔اتنی دیر میں ظہر کی اذان ہوئی اور اللہ اکبر کی صدائیں گونج اٹھیں تو دونوں خاموش ہو گئے اور اذان کا جواب دیا۔

اذان ہوتے ہی ڈاکٹر باہر آئیں اور زندگی کی سب سے بڑی نوید سنادی گئی

"مبارک ہو مسٹر رافع۔۔۔۔بیٹی ہوئی ہے"ڈاکٹر نے دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا سب نے بیک وقت اللہ کا شکر ادا کیا۔

"الحمداللہ"رافع نے مسکراتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹی وہ پھول ہے جو ہر باغ میں نہیں کھیلتیں، صرف قسمت والوں کے نصیب میں ہوتی ہیں۔

"ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں"

"الحمداللہ۔۔۔شی از السوفائن۔۔۔ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں پھر آپ مل سکتے ہیں"ڈاکٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا

"تھینک یو سو مچ۔۔۔"رافع نے کہا تو ڈاکٹر مسکرا کر چلی گئیں۔

"بہت مبارک ہو میرے بچے" اماں نے اسکا ماتھا چومتا ہوئے کہا پھر ثروت بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا اسکے بعد شفیع صاحب بھی اسکے گلے لگے "بہت مبارک ہو بیٹا اللہ نے اپنی رحمت سے نوازا ہے۔۔۔ جس سے رب خوش ہوتا ہے نہ اسے بیٹی کی نعمت عطا فرماتا ہے۔۔۔بیٹیاں جب پیدا ہوتی ہیں تو اپنے ساتھ رحمتیں، خوشیاں اور برکتیں لے کر آتی ہیں" شفیع صاحب نے اسکا ماتھا سہلاتے ہوئے کہا۔

جی ! الحمداللہ" رافع نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں گھر کال کر کے خوشخبری دیتی ہوں۔۔۔ صبح سے کوئی کتنے فون سب کے آچکے ہیں۔۔۔" ثروت بیگم نے کہا

""" میں نماز پڑھ کر آتا ہوں" رافع نے کہا تو شفیع صاحب بھی اسکے ساتھ ہی چلے گئے۔

نماز سے فارغ ہو کر اسنے شکرانے کے نفل ادا کئے اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے "یا اللہ ! تو رحیم ہے تیرا جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔۔۔ میری زندگی میں جس عورت کو تونے شامل کیا ہے وہ تیری عطا کردہ نعمتوں میں سے عظیم نعمت ہے جس کے لئے جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔ یہ اس وقت میری ساتھی بنی جب میں بلکل تنہا تھا مجھے روشنی سے گامزن کیا ہے۔۔۔ میری بہترین دوست میری ساتھی ہے۔۔۔ اور پھر آج

جس دولت سے تونے مجھے نوازا ہے میں تیرا شکر گزار ہوں۔۔۔یاالٰہی ہماری رہنمائی فرمانا کہ ہم اسکی بہتر پرورش کر سکیں۔۔۔ہمیں اور ہماری اولاد کو ہدایت نصیب فرما۔۔آمین "اسنے دعامانگنے کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور شفیع صاحب کی طرف متوجہ ہوا "چلیں پاپا"۔۔۔۔"ہاں چلو۔۔بیٹا" وہ دونوں اب باہر کی طرف گامزن تھے۔

راستے میں انہوں نے صدقہ خیرات کی اور مٹھائی لے کر دوبارہ اسپتال آ گئے۔

©®©®©®©®®©

وہ جب روم میں داخل ہوا تو شفا سوئی ہوئی تھی اسنے پہلے جا کر اسکے ماتھے کو چوما۔اسکی خوشبو پاتے ہی شفا اٹھ گئی اسنے اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے چوما "تھینک یو سوچ مجھے دنیا کے سب سے خوبصورت تحفے سے نوازنے کے لئے" شفا مسکرادی وہ بھی مسکرادیا اور کاٹ میں سوئی بے بی کی طرف گیا اور دھیرے سے اسے گود میں اُٹھایا۔اسکی گود میں آتے ہی ننھی گڑیا نے آنکھیں کھولی اور ہلکا سا مسکرائی اسے دیکھ کر رافع بھی مسکرادیا اسکے ماتھے کو چوما.رافع کے کانوں میں قرآن پاک کی آیت گونجی

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے ﴿۵﴾

"الحمداللہ "رافع نے اس خوبصورت نعمت کے لئے خدا کا شکرادا کیا

پھر شفا کے پاس لایا تو وہ بھی بیٹھ گئی اب دونوں ساتھ ہی اپنی ننھی پری کو دیکھ رہے تھے جواب پھر سو چکی تھی "شفا یہ تمہاری طرح ہے لیکن دیکھو اسکی آنکھیں بلکل میرے جیسی ہیں "رافع نے بتایا اسکی بات سُن کر شفا مسکرادی اور اسے چوم کر اپنی ممتا کو ٹھنڈک پہنچائی۔ماں بننے کا احساس کتنا خوبصورت ہوتا ہے۔ساری تکلیفیں مشکلیں اس ننھے وجود کو تھامتے ہی مانند ہو جاتی ہیں اور ٹھنڈک کا احساس دلاتی ہے۔رافع کو شفا ماں بنے کے بعد اور خوبصورت لگ رہی تھی۔رافع نے ایک بار پھر اسکی پیشانی چومی اور دھیرے سے 'I'm blessed' کہا۔

"کیا ہم اندر آسکتے ہیں" محسن کی چہکتی آواز آئی تو رافع تھوڑا دور ہوا "آجاؤ"۔۔۔۔

سب اندر آئے تو رافع نے اپنی گڑیا اماں کے ہاتھ میں دی۔ محسن مبارک باد دیتے ہوئے اسکے گلے لگا۔ردا نے بھی اسے مبارک دی اور پھر شفا کے گلے لگی۔ حسن

صاحب اور نازیہ بیگم نے بھی اسے مبارک باد دی۔" ماشاءاللہ یہ تو میری شفا کا عکس ہے پھر ثروت بیگم نے لیا اور اسکے بعد شفیع صاحب نے لیا" پاپا ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسکے کانوں میں اذان دیں اور اسکا نام رکھیں۔" رافع نے انکے پاس آتے ہوئے اپنی گڑیا کو پیار کرتے ہوئے کہا" اگر کسی کو اعتراض نہیں تو پھر میں اسکا نام 'نور العین' رکھنا چاہوں گا۔" شفیع صاحب کے کہتے ہی سب نے رضامندی دے دی۔ اذان دینے کے بعد شفیع صاحب نے کہا" یہ ہم سب کی آنکھوں کا نور ہے۔ اللہ اسکے نصیب اچھے کرے" ردا نے اسے انکے ہاتھ میں لیا" اب پرنسس اپنی پھوپھو کے پاس آئے گی"

"جی نہیں وہ پہلے اپنے چاچا چاچی سے ملے گی" محسن نے اسکے قریب آتے ہوئے کہا سب ہنس دیے

"ہاؤ کیوٹ بھائی۔۔۔ یہ کتنی پیالی ہے" ردا نے کہا جس پر سب ہنس دیے" بلکل اپنی چاچی کی طرح" محسن نے اسکے کانوں میں سرگوشی کی تو ردا شرما گئی۔

©®©®©®©™®

" محسن ذرا سدرا کو کال کرو ابتک نہیں آئی" نازیہ بیگم نے محسن سے کہا جو نور کو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا جبکہ ردا مسلسل اس سے لڑے جا رہی تھی کہ اب

www.neweramagazine.com

اسکی باری ہے۔

"امی میری تھوڑی دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے بس آتی ہو گی۔" محسن نے دوبارہ بے بی کو ردا سے دور کرتے ہوئے کہا اس بار وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی۔

"ہٹو پرے۔۔۔۔۔میری بیٹی کو رولا دیا تم لوگوں نے" رافع نے محسن کے ہاتھ سے نورالعین کو لیتے ہوئے کہا۔

وہ اسے ہاتھوں سے جھولا دیتے ہوئے دوبارہ شفا کے پاس آکر بیٹھ گیا۔نور بھی باپ کی شفقت پاتے ہی دوبارہ سو گئی تھی۔ "میری آنکھوں کا نور۔۔میرے ٹھنڈک ہے۔۔۔میری شہزادی" رافع نے دوبارہ اسے چومتے ہوئے کہا وہاں ثروت بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے جسے انہوں نے فوراً صاف کر لیا۔

"اسلامُ علیکم" سدرا اور بلال نے روم میں اینٹر ہوتے ہوئے کہا سب سے ملنے کے بعد انہوں نے رافع اور شفا کو مبارکباد دی اور بے بی کو لیا "ماشاءاللہ۔۔۔۔بہت پیاری ہے"

"سدرا تمہیں معلوم ہے پاپا نے اس پرنسس کا نام نورالعین رکھا ہے" ردا نے چہکتے ہوئے بتایا۔

"ارے واہ۔۔۔۔بہت پیارا نام ہے۔۔۔دیکھئے بلال کتنی کیوٹ ہے۔"

"ہمم۔۔۔۔واقعی۔۔۔۔مجھے بھی ایسی ہی پیاری سی ڈول چائیے" بلال نے اسکے کانوں میں کہا وہ شرما گئی۔ جبکہ محسن اور ردا دوبارہ ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے۔

سب بڑوں نے اپنے بچوں کی نظر اُتارتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا اور اللہ سے انکی دائمی خوشیوں کے لئے دعا مانگی۔ سدرا نے نور کو دوبارہ رافع کی گود میں دیا۔ اب وہ سب اپنی گفتگو میں مصروف تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رافع نے ایک بار پھر شفا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا "تھینک یو سو مچ۔۔۔میری زندگی کو مکمل کرنے کے لئے"

"تھیکس ٹو یو ٹو۔۔۔۔مجھے اتنا پیار دینے کے لئے۔۔۔مجھے یہ سب خوبصورت رشتے دینے کے لئے۔۔۔اپنا ساتھ دینے کے لئے۔۔۔رندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے" شفا نے سرگوشی میں اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور دونوں ایک

دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے۔رافع کے ہاتھ میں موجود ننھی سی گڑیا ہلکا سا کسمسائی اور ہلکا سا مسکرا دی وہ دونوں بھی اسے دیکھ پھر مسکرائے۔ان دونوں کے سنگ زندگی مسکرا رہی تھی۔

میری قلم میری سوچ تجھ سے ہے وابستہ

میری تو زیست کا ہر رنگ تجھ سے ہے وابستہ

لب پہ جو پھول تھے خوشیوں کے سب تیرے ہی تو تھے

آج اس آنکھ کے آنسو بھی ہیں تجھ سے وابستہ

ہم کسی بھی راہ پر چلیں پاس تو تیرے ہی پہنچیں گے

کہ میری ہر راہ کے راستے ہیں تجھ سے وابستہ

تو میرے دل سے میری روح میں سمایا ہے ساقی

اب تو ہر سانس کا رشتہ بھی ہے تجھ سے وابستہ

****

امید کرتی ہوں کہ آپکو یہ چھوٹی سی سبق آموز کہانی اچھی لگے۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین